

## Respected Urdu Lover,

### Greetings and Welcome,

Our mission is to upload 1,001 Free Urdu Novels by 2010. You can help us by

- (1) Composing some pages of the upcoming Novels
- (2) Emailing this Novel to your 50 friends.

For more details please visit now: [www.1001Fun.com](http://www.1001Fun.com)

:: Our Special Thanks to ::

[www.OneUrdu.com](http://www.OneUrdu.com)

[www.PakStudy.com](http://www.PakStudy.com)

[www.UrduArticles.com](http://www.UrduArticles.com)

[www.UrduCL.com](http://www.UrduCL.com)

[www.NayabSoftware.com](http://www.NayabSoftware.com)

## اردو پسندوں کو آداب اور خوش آمدید

ہمارا مشن دو ہزار دس (2010) تک ایک ہزار ایک (1,001) مفت اردو ناول آن لائن کرنے کا ہے۔ آپ اردو سے محبت کے اس مقدس مشن میں ہمارے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔ ﴿1﴾ آئندہ ناول کے چند صفحات کی کمپوزنگ کر کے ﴿2﴾ یہ ناول اپنے پچاس (50) دوستوں کو ای میل کر کے ﴿2﴾ مزید تفصیلات کے لیے ابھی وزٹ کیجیے۔

[www.1001Fun.com](http://www.1001Fun.com)

تاریخ آغاز:- 24-05-2008

by: theproactiveproduction.

# لاشوں کا بازار

از

ابن صفی

خرچی کا انحصار قرض پر تھا۔۔۔۔۔ بہر حال اس کا شمار لندن کے معزز ترین لوگوں میں تھا۔

Released on 2008

## Page 3

کوئی مشرقی شہزادہ ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا ترک ہے۔

ملوگی اس سے ضرور۔۔۔۔۔ضرور۔۔۔۔۔مجھے مشرق سے عشق ہے اس  
وقت تو یہ پرانی کہانیوں کا شہزادہ معلوم ہو رہا ہے۔

رینی ہنسنے لگی۔ لیکن کچھ کہا نہیں۔ وہ اسے اس مشرقی شہزادے کے قریب لے گئی۔۔۔۔۔ جو گوشے میں کھڑا اس طرح پلکیں جھپکا رہا تھا جیسے کوئی شرمیلی لڑکی بے لگام مردوں کے درمیان پہنچ گئی ہو۔

مستر علی عمران۔۔۔۔ رینی نے کہا۔ او ماڈ موز ٹیل رومیلا دیگال۔۔۔

ساما لیکم عمران بوکللائے ہوئے انداز میں پیشانی تک ہاتھ لے گیا۔۔۔ پھر مصافحہ کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ آپ سے مل کر بہت خوش ہوا۔۔۔

اور میرے لئے بھی یہی سمجھیے۔۔۔ رومیلا مسکرائی۔

آج دن بھر موسم بڑا واہیات رہا۔ عمران نے کہا۔

مجھے احساس ہی نہ ہو سکا۔ رومیلہ بولی۔ لندن مجھے بہت پسند ہے۔

چی ہوا ہوا کی راتیں ساری دنیا میں سب سے زیادہ خوشگوار ہوتی ہیں۔

آپ ادھر رہے ہیں

لہا رہا تھا۔ وہ بہت خوبصورت تھا۔۔۔۔۔ لیکن چہرے پر حماقت کے آثار نظر آرہے تھے۔ جب رینی مومی شمعیں بجھا کر کیک کاٹ رہی تھی اس وقت اس مشرقی شہزادے نے اسے دعا دی تھی۔۔ ہاتھ اٹھانے کے انداز سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس نے دعا دی ہو۔۔۔۔۔ لیکن اس نے جو کچھ بھی کہا تھا وہ

کسی کی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ ویسے اگر وہاں کوئی اردو جاننے والا ہوتا تو اس مشرقی شہزادے کی بوٹیاں بھی نہ ملتیں۔ اس نے کاہ تھا۔

اگر تم میرے ملک میں ہو تیں تو باجرے کی روٹیاں پکاتے پکاتے تمہارے ہاتھ سیاہ پڑ جاتے۔ خدا تجھے کسی دھقان سے آشنا کر دے۔

رومیلا اس میں بڑی کشش محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جب رقص کے لئے وہ سب عمارت کے وسیع ہال میں اکٹھا ہوئے تو رومیلا نے ریٹی سے اس کے متعلق پوچھا۔

[illegible]

اپنے قومی لباس میں ہے۔۔ رومیلا نے پوچھا۔

میں نہیں جانتی کہ اس کا قومی لباس کون سا ہے۔۔۔۔۔ اس کے جسم پر میں نے ہزار قسم کے لباس دیکھے ہیں۔

رومیلا ہنسنے لگی۔۔۔۔۔ پھر اس نے کہا۔

میں تکلفات کی عادی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔ آپ مجھ سے موسم کے علاوہ بھی دوسری چیزوں کے متعلق گفتگو کر سکتے ہیں۔

اب تو ضرور کروں گا۔۔۔۔۔ میرا دل چاہتا ہے بہت سی باتیں کروں۔۔۔۔۔ اور کیا بتاؤں پہلی ملاقات ہی سے موسم کی باتیں کرتا آ رہا ہوں اور دوسری ملاقات آج تک کسی سے ہوئی ہی نہیں۔

چہ۔۔۔۔۔ رومیلا نے افسوس ظاہر کیا۔

تو اب میں دوسری قسم کی گفتگو شروع کروں عمران نے احمقانہ انداز میں پوچھا۔

ضرور۔۔۔۔۔ ضرور۔۔۔۔۔ رومیلا اس پر بے تحاشہ دلچسپی لے رہی تھی۔

مگر دوسری قسم کی باتیں عمران سوچنے لگا۔ دوسری قسم کی کون سی باتیں کی جائیں۔۔۔۔۔ اچھا آپ کو مرغیوں سے دلچسپی ہے۔

صبح کے ناشتے میں انڈوں کی حد تک۔۔۔۔۔ رومیلا نے جواب دیا۔

میرے محلات میں پچاسی ہزار مرغیاں ہیں

نہیں۔۔۔۔۔ رومیلا نے حیرت ظاہر کی۔

میرے دادا کا انتقال وہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔ عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

ارے تم سالگرہ کے موقع پر بھی یہی غمناک تذکرہ لے بیٹھے۔ رینی نے غصیلی آواز میں کہا۔

مجھے افسوس ہے۔۔۔۔۔ مس ڈیکن۔۔۔۔۔

میں ابھی آئی۔ رینی انہیں چھوڑ کر دوسری طرف چلی گئی۔

فرانس آپ کو کیسا لگا۔۔۔۔۔ پرنس ڈھمپ۔

آہا۔۔۔۔۔ فرانس کے موسم کا کیا کہنا۔۔۔۔۔ بس یہ معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔۔ جیسے جیسے۔۔۔۔۔

میں فرانس میں رہتی ہوں۔

تب تو آپ بڑی خوش قسمت ہیں وہاں کا موسم۔

موسم۔۔۔۔۔ آخر آپ اتنی بار موسم موسم کیوں کہتے ہیں

نہ کہوں۔۔۔۔۔ اف۔۔۔۔۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مجھے الو بھی بناتے

ہیں۔۔۔۔۔ معاف کیجئے گا۔۔۔۔۔ مجھ سے یہی کہا گیا ہے کہ پہلی ملاقات پر موسم وغیرہ کی باتیں

کی جاتی ہیں۔

Released on 2008

Page 6

شہزادہ ہے۔

یہیں رہتا ہے۔ لارڈ وگفلیڈ کے لہجے میں حیرت تھی۔

حیرت انگیز وہ بڑا اچھا ناپتا ہے۔۔۔۔۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ سائنس میں ریسرچ کر رہا ہے۔۔ کیا یہ سچ ہے۔ رومیلا نے پوچھا۔

بالکل سچ ہے۔

مجھے حیرت ہے ارے وہ باتیں تو بالکل احمقوں کی سی کرتا ہے۔

مگر وہ باتیں کرتا کب ہے۔ رینی نے کہا۔

ڈچز آف ونڈلمیر کلب چیئر میں بیٹھی ہوئی رقص دیکھ رہی تھی۔

ہاں۔۔۔۔ میں تنہا ہوں۔ لارڈ وگفلیڈ اس کے قریب ہی بیٹھتا ہوا بولا۔ میں محسوس کر رہا ہوں کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

سرڈیکن کے یہاں کی تقاریب میں کسی کی بھی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔ مجھے یہ سن کر حیرت ہوتی ہے۔

کیا جنرل دیگال کی لڑکی پہلی بار لندن آئی ہے۔ لارڈ وگفلیڈ نے اس سے پوچھا۔

میں نہیں جانتی۔ وہ بڑی مغرور معلوم ہوتی ہے۔ ڈچرز ونڈلمیر نے کہا۔ پھر اس کی طرف جھک کر آہستہ سے راز دانہ انداز میں بولی۔ یہ جنرل دیگال کوئی خاندانی آدمی تو نہیں ہے۔ اس کا باپ ایک دوا فروش تھا اور ماں ایک موچی کی لڑکی۔ جب یہ چھوٹے آدمی ترقی کر جاتے ہیں تو ان کے دماغ آسمان پر ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتی کہ سر ڈیکن نے اسے کیوں منہ لگایا ہے۔۔۔۔ اور اس کی لڑکی کو دیکھو وہ اس احمق مشرقی کے ساتھ ناچ رہی ہے۔

یہ مشرقی کون ہے۔







یس مائی لیڈی۔

وہ اس بورھی عورت کے ساتھ ناچ رہا ہے۔ اس نے کہا

تم بہت حسین ہو۔۔۔ عمران نے آہستہ آہستہ اس کے کان میں کہہ رہا تھا۔۔۔ ونڈ لیر تم بہت دلکش ہو۔

دھمپ خاندان میں یہ کاک ٹیل کی بجائے ڈنکی ٹیل کہلاتی ہے۔

میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔ مجھے ایک لینڈی ڈاگ منگوادو۔

پہلے تم کیلی پیٹرن سے میری شادی کرادو۔

ابھی تم مجھ سے محبت کر رہے تھے۔

دادی یاد آگئی تھیں۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا۔ مگر کیلی پیٹرن۔

جہنم میں گئی کیلی پیٹرن۔۔۔ میں نے پچھلے سال سے اسے نہیں دیکھا۔

تو اس کی تصویر ہی مل سکے۔

شٹ اپ۔۔۔ کیلی کی بکواس بند کرو۔

نک کارٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو میں پچاس جوتے لگاؤں گا۔

تم بدتمیز ہو ڈھمپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ایک خاندانی آدمی ہے۔۔۔۔۔ بہت شاندار۔

وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔ میں اس سے ملوں گا۔

وہ شاید ملک معظم سے بھی ملنا پسند نہ کرے۔۔۔۔۔ می اب نہیں ناچوں گی۔

اوہ۔۔۔۔۔ ڈھمپ ڈارلنگ مائی ہنی۔

شہد تو تم ہو میں شہد کا مکھا ہوں۔۔

میں جوان ہوتی تو تم سے شادی کر لیتی۔

شادی تو میں صرف کیلی پیٹرن سے کروں گا۔

کس سے۔

کیلی پیٹرن سے۔۔

بکواس ہے۔۔۔۔۔ قطعی بکواس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم اسے کبھی نہ پاسکو گے۔

کیوں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں اسے جانتا ہوں۔

تب تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نک کارٹر کو بھی جانتے ہو گے۔۔۔۔۔ لیکن یہ ناممکن ہے۔

اچھا نک کارٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ جو گوشت کی دوکان کرتا ہے۔

تم گدھے ہو۔۔۔۔۔ نک کارٹر کی شان میں گستاکی کر رہے ہو۔

اگر کسی اسٹریلوی کے سامنے تم نے۔۔۔۔۔ یہی بات کہہ دی تو وہ تمہیں گولی مار دے گا۔

میں سارے اسٹریلیا کو فنا کر دوں گا۔۔۔۔۔ تم کیا سمجھتی ہو ونڈ لیمبر۔



وہ دونوں پھر ہال میں واپس آگئے۔۔۔ سر ڈیکن عمران کی صلاحیتوں سے بخوبی

کبھی کبھی وہ انہیں بھی گھسنے کی کوشش کرتا تھا لیکن سر ڈیکن ہنس کر ٹال دیتے۔ عمران نے

جاتے۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔ پہلے وہ اس کی اجمقانہ تجویزوں پر قہقہے لگاتے۔۔۔ لیکن جب وہ

بحیثیت پولیس کمشنر آج کل ان کی زندگی بڑی الجھنوں میں گزر رہی تھی۔ لندن کے

لندن کا زلزلہ کہلاتا تھا۔۔۔۔۔ جس طرح زلزلے کے متعلق پہلے سے کچھ نہیں کہا جاسکتا

طرح اٹھتا اور جو کچھ بھی لڑنا چاہتا تھا لڑ لڑتا۔ غیر متعلق لوگ تماشائیوں کی طرح دور سے دیکھتے اور حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے۔

سنتا۔۔۔ جب تک رررر رہنا پوائیں جی رانی۔ جب رررر م ہو جانا تو پھ اس انداز

Released on: 2008

ہو گے۔ اس پر میں نے نک کارٹر کو گالی دی۔۔۔ اور وہ بگڑ گئی۔۔۔ کہنے لگی کہ اگر تم نے یہ

آسٹریلوی۔۔۔اوہ۔سرڈیکن نے کچھ سوچتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

آسٹریلیا۔۔ ٹھیک تو مجھے خیال پڑتا ہے کہ آسٹریلیا کے کسی معاملے میں نک کارٹر کا نام بار بار

ڈچز نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک معزز آدمی ہے۔۔۔۔۔ بہر حال یہ سوچنے کی بات ہے کہ

مجھے کیلی پیٹرن سے کوئی دلچسپی ہے نہ کسی نک کارٹر سے۔ میں تو ہر حال میں لندن کی فضا

مارے ہیں۔ انہیں کیلی پیٹرن کی تلاش ہے۔۔ تو میرا خیال صحیح نکلا کہ ڈچز کیلی پیٹرن کے

کیلی پیٹرسن کا معاملہ آج تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔ عمران بولا۔

حیرت انگیز طور پر بچ نکلا تھا۔۔۔۔۔۔ یہی کہنا چاہئے کہ اس کا مقدر بڑا اچھا ہے۔ ایک بار تو اس ریڈیو کار کا ٹرانسمیٹر ہی خراب ہو گیا تھا جو اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ ورنہ چاروں طرف سے مکلا رنس کی گاڑی گھیر لی جاتی۔

دوسرا واقعہ الیکشن کے زمانے میں پیش آیا تھا۔ لندن کی اس سڑک سے ایک جلوس گذر رہا تھا جس پر پولیس نے مکلا رنس کی گاڑی کا تعاقب شروع کیا تھا۔۔۔۔۔۔ اگر پولیس اس وقت عقلمندی سے کام نہ لیتی تو اس سڑک پر ہزاروں لاشیں نظر آتیں۔

مکلا رنس کے سلسلے میں ایک خاص بات اور بھی تھی وہ یہ کہ اکثر مہینوں گذر جاتے اور مکلا رنس کا نام تک نہ سنا جاتا۔۔۔۔۔۔ اور پھر اچانک دو چار دنوں کے لئے لندن میں زلزلہ سا آجاتا تھا۔۔۔۔۔۔ بیشمار قتل ہوتے۔۔۔۔۔۔ لاتعداد ڈاکے پڑتے اور نہ جانے کتنی عمارتیں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتیں۔۔۔۔۔۔ بعض اوقات تو یہ بھی معلوم نہ ہو پاتا کہ مکلا رنس چاہتا کیا ہے۔

پچھلے چھ ماہ سے لندن کی فضا پرسکون رہی تھی لیکن آج کل پھر مکلا رنس نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی تھیں۔۔۔۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ لندن کے پولیس کمشنر والٹر ڈیکن اس خوشی کے موقع پر بھی فکرمند تھے۔۔۔۔۔۔ حالانکہ انہیں اپنی اکلوتی لڑکی کی انیسویں سالگرہ پر بہت زیادہ مسرور ہونا چاہئے تھا۔

دوسری صبح ڈیکن ہال میں محدودے چند مہمان رہ گئے تھے۔ یہ وہی لوگ تھے جو باہر سے

میں اطمینان کا سانس لیتی جیسے اللہ نے بڑا فضل کیا ہو۔۔۔۔۔۔ اس کے علاوہ اور ہو بھی کیا سکتا تھا۔۔۔۔۔۔ مکلا رنس کا پتہ پولیس کمشنر کو نہیں تھا ورنہ اس کے گلے میں زنجیر ڈال کر سارے لندن میں تشہیر کرائی جاتی۔ پولیس کے پاس صرف اس کے کارناموں کا ریکارڈ تھا۔ لیکن اس کی شخصیت کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا تھا۔

اکثر اس کے گروہ کے ایک آدھ آدمی پکڑے بھی گئے۔۔۔۔۔۔ مگر اس سے صرف اتنا ہی ہوسکا کہ ان کی نشاندہی پر دو چار اور ہاتھ آ گئے اور بس

مکلا رنس کون تھا۔۔۔۔۔۔ کہاں تھا۔۔۔۔۔۔ وہ بھی نہ بتا سکے۔۔۔۔۔۔ ویسے ان کا بیان تھا کہ حملوں اور ڈاکوں کے وقت ان کی قیادت وہی کرتا ہے۔۔۔۔۔۔ لیکن وہ یہ بھی نہیں بتا سکے تھے کہ اس کی شکل کیسی ہے۔۔۔۔۔۔ کیونکہ اس کا چہرہ سیاہ نقاب میں پوشیدہ ہوا کرتا تھا انہیں اس کی قیامگاہ کا بھی علم نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ بہر حال لندن کی پولیس آج تک مکلا رنس پر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔

جب اس کا دل چاہتا اپنے آدمیوں سمیت لندن کے بھرے بازاروں میں تباہی اور افراتفری پھیلاتا گذر جاتا۔۔۔۔۔۔ اس کی گاڑی میں چاروں طرف مشین گن فٹ ہوتیں۔۔۔۔۔۔ لیکن گولیوں کی بوچھاڑ اس وقت شروع ہوتی جب کوئی اسے روکنے کی کوشش کرتا۔۔۔۔۔۔ مگر اب تک صرف دو بار ایسے مواقع پیش آئے تھے۔۔۔۔۔۔ اور دونوں ہی بار

رومیلا آہستہ سے گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھ گئی۔۔۔ ایک آنکھ کنجی کے سوراخ سے لگائی ہی تھی کہ اسے بیساختہ ہنسی آ گئی۔۔۔ ہنسی قہقہے میں تبدیل ہوئی۔۔۔ اور ساتھ ہی اندر سے کچھ اس قسم کی آوازیں آئیں جیسے میزیں اور کرسیاں الٹ رہی ہوں۔

پھر دروازہ کھلا عمران خاکی پتلون اور سینڈ وکٹ بنیان میں سامنے کھڑا تھا۔ اس وقت رومیلا اس کی جسمانی ساخت کا اندازہ لگا سکی۔۔۔ بازوؤں کی مچھلیاں دیکھنے میں ہی فولاد معلوم ہوتی تھیں۔

گڈ مارنگ۔۔۔۔۔ یو کڈیز۔ عمران نے الوؤں کی طرح دیدے نچا کر بزرگانہ انداز میں کہا۔

ہم بچیاں ہیں۔۔۔۔۔ رینی آنکھیں نکال کر غرائی۔

بوڑھا ڈھمپ یہی سمجھتا ہے۔

ہٹوا دھر۔ رینی اسے ایک طرف دھکیل کر کمرے میں گھستی ہوئی بولی۔ میری مہمان تمہارا کمرہ دیکھنا چاہتی ہیں۔

آپ کی اجازت سے۔ رومیلا نے مسکرا کر کہا اور کمرے میں چلی گئی۔ اس بار پھر اس پر ہنسی کا دورہ پڑا۔ کمرہ کچھ اسی قسم کا تھا لوگ اپنے کمرے کی دیواروں پر شیروں ہرنوں اور بارہ

آئے تھے ان میں رومیلا بھی تھی۔ جس نے صبح ناشتے کی میز پر عمران کی عدم موجودگی کو بہت شدت سے محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔ اسے توقع تھی کہ ناشتے کی میز پر اس سے ضرور ملاقات ہوگی۔۔۔۔۔ اس نے رینی سے اس کی عدم موجودگی کا سبب پوچھا۔

اوہ۔۔۔۔۔ اوہ۔۔۔۔۔ وہ کبھی ناشتے میں ہمارے ساتھ نہیں ہوتا۔ وہ اس وقت اپنے کمرے میں سر کے بل کھڑا ہوگا۔

سر کے بل۔۔۔۔۔ رومیلا کچھ اس انداز میں ہنس پڑی جیسے رینی نے یہ جملہ اسے چڑھانے کے لئے کہا ہو۔

تمہیں یقین نہیں آیا۔۔۔۔۔ اچھا ابھی دیکھیں گے۔ رینی بولی رومیلا بہت بے چین تھی۔ پچھلی رات بھی وہ اس کریک شہزادے کے متعلق بہت کچھ سوچتی رہی تھی۔

ناشتہ ختم کرنے کے بعد وہ دونوں ساتھ ہی اٹھیں۔۔۔۔۔ رینی اسے عمران کے کمرے کی طرف لے جا رہی تھی۔

دروازے کے سامنے رک کر اس نے آہستہ سے کہا۔ کنجی کے سوراخ سے جھانکو۔

رومیلا ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

نہیں ادھر کوئی نہیں آئے گا۔۔۔۔۔ رینی نے سرگوشی کی۔



اب مطلب بھی بتاؤں۔ عمران جھنجھلا کر بولا۔

میں بتاتی ہوں مطلب۔۔۔۔۔ رینی مسکرا کر بولی پرس آف ڈھمپ کا خیال ہے کہ جس طرح آج ہم لوگ اپنے کمروں میں قدیم یونانی اور مصری ظروف رکھتے ہیں اسی طرح اب سے ایک ہزار سال بعد یہ بالٹیاں یہ دیگچیاں اور سیلا پچیاں کمروں کی زینت بنیں گی۔

اور گدھوں کے سر۔ رومیلا نے الو بنانے والے انداز میں پوچھا۔

یہ تاریخی گدھے ہیں۔۔۔۔۔ عمران گرج کر بولا۔ یہ چنگیز خان کے گدھے کا سر ہے۔ یہ گدھا فرعون سوم نے اس گدھے کو بھائی بنایا ہوا تھا۔۔۔ اس لئے یہ فرعون چہارم کا بچا ہوا۔۔۔۔۔

اور یہ تیسرا۔۔۔

تیسرے کے متعلق ابھی تحقیق جاری ہے۔۔

پھر یہ تاریخی کیسے کہا جاسکتا ہے۔

کیونکہ مجھے اس کی تاریخ پیدائش زبانی یاد ہے۔۔۔۔۔۔۔ بس اب گدھوں کے متعلق گفتگو ختم۔۔۔۔۔ بعض لوگ تو ن پر اس طرح ناک بھوں چڑھاتے ہیں جیسے میں نے ان کے عزیزوں کے سر کاٹ کر دیوار پر لگا دیئے ہوں

سنگوں وغیرہ کے سر لگاتے ہیں۔ عمران کے کمرے میں گدھوں کے تین سر نظر آ رہے تھے۔

تصاویر میں زیادہ تر بوڑھی عورتوں کی تصویریں تھیں۔ اتنی بوڑھی کہ ان کے چہروں پر جھریوں کے علاوہ اور کسی قسم کے خدوخال نہیں پائے جاتے تھے۔۔۔۔۔ پھر کچھ وٹوں چمگاڈوں اور بندروں کی تصاویر کا نمبر تھا۔

کیا حماقت ہے۔۔۔۔۔ عمران جھلا گیا۔۔۔ جو بھی یہاں آتا ہے۔۔۔۔۔ ہنسنے لگتا ہے۔۔۔۔۔ گویا میں الو ہوں۔۔۔

اور تم اپنی تصویریں یہاں لگانا بھول گئے۔۔۔۔۔ رینی نے سنجیدگی سے کہا۔

بھول نہیں گیا۔ مصلحتاً نہیں لگائی۔۔۔۔۔ کئی آدمی مجھ سے لڑ پڑتے ہیں کہ میں نیاں کی تصویر اپنے کمرے میں کیوں لگا رکھی ہے۔

رومیلا بری دلچسپی سے چاروں طرف دیکھتی رہی۔۔۔۔۔ مختلف جگہوں پر اونچے اونچے اسٹولوں پر بالٹیاں۔۔۔۔۔ دیگچیاں اور سیلا پچیاں رکھی ہوئی تھیں۔

یہ کیا ہے۔ رومیلا نے پوچھا۔

یہ سب کچھ آج سے ایک ہزار سال بعد کے لئے ہیں۔ عمران نے جواب دیا۔

کیا مطلب۔۔



جی ہاں۔۔۔۔۔ عمران سر ہلا کر مغموم لہجے میں بولا۔ بچپن ہی سے یہی عالم ہے۔

اتنے میں ایک نوکر نے آ کر اطلاع دی کہ سر ڈیکن لائبریری میں عمران کا انتظار کر رہے ہیں اور وہیں اس کا ناشتہ بھی موجود ہے۔ لڑکیاں جو شاید تفریح کے موڈ میں تھیں۔ اس اطلاع پر کچھ جھنجھلا سی گئیں۔۔۔۔۔ لیکن اسے سر ڈیکن نے طلب کیا تھا اس لئے رینی دخل انداز بھی نہیں ہو سکتی تھی۔

جیسے ہی اس نے ناشتہ ختم کیا۔۔۔۔۔ سر ڈیکن اخبار ایک طرف ڈال کر چشمہ اتارنے لگے پھر انہوں نے کہا۔ ہم کچھلی رات کیلی پیٹرن کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔

کیلی پیٹرسن ایک بہت بڑی فرم کی مالک ہے۔ لیکن کوئی نہیں جانتا کہ کیلی پیٹرسن کون

پھر رو میلانے بوڑھی عورتوں کی تصاویر پر اعتراض کیا۔

پرنس آف ڈھمپ - کیا بات ہے آج تمہارا موڈ بہت خراب معلوم ہوتا ہے۔ رینی نے کہا۔

تم لوگ میری عبادت میں خلل انداز ہوئی ہو۔

آہا تو تم سر کے بل کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہو۔ رو میلانے کہا۔

اب اس کا مذاق اڑاؤ گی۔۔۔۔۔ ہائیں۔

نہیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ رینی جلدی سے بولی۔ آج کی خبریں سناؤ

آج کی خبریں۔۔۔۔۔۔۔۔ عبادت کے دوران میں آج کے متعلق جو انکشافات ہوئے ہیں۔ وہ ایسے نہیں کہ عام آدمیوں کے سامنے دہرائے جاسکیں۔

انکشافات۔۔۔ رومیلا آنکھیں پھاڑ کر بولی۔

ہاں۔۔۔۔۔لندن ایسی جگہ ہے۔۔۔۔۔یہاں ذرا ذرا سی باتیں کہانیاں بن جاتی ہیں۔۔۔ہاں بہر حال۔۔۔۔۔ڈیرنگ پیٹرن کی موت کے بعد وہ اس کی تنہا وارث تھی۔۔۔راجر پیٹرن کے خاندان میں بھی اس کے علاوہ اور کوئی نہیں بچا تھا۔ دس سال پہلے اس کے والدین اور تین بھائی ایک وبا کا شکار ہو گئے تھے۔ ڈیرنگ پیٹرن کو اس کا علم تھا کہ اس کی کوئی بھتیجی سڈنی میں موجود ہے لہذا اس نے اس کے لئے باقاعدہ طور پر وصیت نامہ مرتب کرایا تھا۔

ڈیرنگ پیٹرسن کے انتقال کو کتنا عرصہ گزرا ہے۔ عمران نے پوچھا۔

پانچ سال۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے انتقال کے بعد بھی وہ ایک سال تک آسٹریلیا میں رہی۔ پھر لندن۔ چار سال سے وہ یہیں کہیں رہتی ہے۔ لیکن اسے کوئی بھی نہیں جانتا۔

اگر اس کی اور مکلا رنس کی شادی ہو جائے تو کیسی رہے۔ اسے بھی کوئی نہیں جانتا۔

بکواس شروع کردی تم نے۔

سرڈیکن ایک بار میری سمجھ میں نہیں آتی آخر کیلی پیٹرن کا کام کیسے چلتا ہوگا۔ کوئی نہ کوئی  
تو اسے جانتا ہی ہوگا۔

کیلی پیٹرسن کا وکیل بھی وہی ہے جو اس کے چچا ڈیرنگ پیٹرسن کا وکیل تھا۔ وہ مطمئن ہے

6

کیلی پیٹرن۔۔۔۔۔ سرڈیکن نے ایک طویل سانس لی۔۔۔ کیلی پیٹرن کا پراسرار ہونا ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا جب کہ اس کا وکیل مطمئن ہے۔ لیکن جب سے مکلائنس اس میں دلچسپی لینے لگا ہے پولیس کی تشویش بڑھ گئی ہے۔ اور اب ہم محض کیلی کی حفاظت کے لئے اسے منظر عام پر لانا چاہتے ہیں۔ تین دن پہلے کی بات ہے کہ مکلائنس کے آدمی پیٹرن بی جنگ کارپوریشن کے جنرل منیجر کو پکڑ لے گئے تھے۔۔۔۔۔ دو دن تک اس پر اس سلسلے میں تشدد کرتے رہے لیکن وہ غریب کیلی پیٹرن کی شخصیت سے واقف نہیں ہے۔ انہیں بتاتا کیا۔ بہر حال انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔ اور اب وہ شفا خانے میں اپنی چوٹوں کا علاج کر رہا ہے۔

کیلی پیٹرسن ہے کیا بلا۔ عمران نے پوچھا۔

دراصل پیٹرسن ڈیرنگ پیٹرسن ایل لاولڈ آدمی تھا۔۔۔۔۔ اس کی موت کے بعد ترکہ اس کی بھتیجی کیلی پیٹرسن کو ملا۔۔۔۔۔ جو آسٹریلیا میں مقیم تھی۔۔۔۔۔ میرا خیال ہے کہ شاید ڈیرنگ پیٹرسن نے بھی کبھی اس کی شکل نہ دیکھی ہو۔ ڈیرنگ کا چھوٹا بھائی راجر پیٹرسن آسٹریلیا میں جا بسا تھا۔ وہیں اس نے شادی کی اور اس کا خاندان کبھی انگلینڈ نہیں آیا۔

یہ تو کسی جاسوسی ناول کا پلاٹ معلوم ہوتا ہے سر ڈیکن۔



فراڈ کا مطلب سمجھنے میں دیر لگتی ہے ویسے عام طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ کیلی پیٹرن کا وجود

ہائیں۔۔۔۔۔ تب تو یہ شادی ضرور ہوگی سر ڈیکن۔

Released on 2008

Page 21

پیٹرن کے وکیل ہارڈنگ سے بھی دو باتیں ہو جائیں گی۔

لیکن مکلا رنس سے بچے رہنا۔۔۔

آہا۔۔۔۔۔ جناب۔۔۔۔۔ مجھے اپنی موت پر کبھی افسوس نہیں ہوتا۔۔۔ آپ فکر نہ کیجئے۔

عمران کی ٹیکسی مورگیٹ اسٹریٹ میں داخل ہوئی۔ اور پولیس چوکی کے سامنے سے گذرتی ہوئی ایک بڑی عمارت کے سامنے رک گئی۔ پی چنگ یہیں رہتا تھا۔

عمران نے ٹیکسی سے اتر کر کرایہ ادا کیا اور عمارت کے برآمدے میں پہنچ کر کال بیل کا بٹن دبائے لگا۔۔۔۔۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھے انگریز ہٹلر کا سرد کھائی دیا۔

کیا بات ہے۔۔۔۔۔ اس نے عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھتے ہوئے ڈپٹ کر پوچھا۔  
مسٹر پی چنگ سے ملنا ہے۔

نہیں پیکنگ سے کوئی خط نہیں آیا۔ ہٹلر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ یہ ڈاک خانہ نہیں ہے۔

قبل اس کے عمران کچھ کہتا۔ دروازہ بند ہو گیا۔۔۔۔۔ تقریباً دو تین منٹ بعد اس نے پھر گھنٹی کا بٹن دبایا۔۔۔۔۔ اس بار دروازہ کھلنے میں دیر نہیں لگی۔۔۔۔۔ لیکن جس نے دروازہ

کیا آپ قانونی طور پر اسے مجبور نہیں کر سکتے۔

قطعاً نہیں۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب کوئی یہ شبہ ظاہر کرے کہ کیلی پیٹرن بجائے خود فرد ہے۔ دو آدمی کے لئے بہت مناسب ہیں۔۔۔۔۔ ایک تو پیٹرن کا وکیل ہارڈنگ اور دوسرا پیٹرن کا پارٹنر پی چنگ لیکن ان میں سے ایک مطمئن ہے اور دوسرا خاموش۔ ایسی صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔

ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

یعنی۔

آج میں پہلے پی چنگ سے ملوں گا۔

ضرور ملو۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ ہوشیار رہنا۔۔۔۔۔ وہاں تمہیں ایک خطرناک آدمی بھی ملے گا۔

کون۔۔۔

سنگ ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک دوغلا چینی جس کے متعلق لندن کی پولیس شبہات میں مبتلا ہے۔

ہوگا۔۔۔ میں صرف پی چنگ کی شکل دیکھنا چاہتا ہوں اس کے بعد خدا نے توفیق دی تو





Released on 2008

Page 24



تمہاری اپنی زبان کیا ہے۔

عمران نے اپنی پوری زبان منہ سے نکال کر اسے دکھائی اور دراز قد چینی جھنجھلا گیا

اگر تمہیں مکلا رنس نے بھیجا ہے تو میں تمہیں چلا جانے دوں گا مگر یہ جان بخشی ایک کام کے صلے میں ہوگی۔

مکلاؤنس سے کہہ دینا اس طرح آنکھ اٹھانے کی بھی جرات نہ کرے ورنہ اس کا سارا بھرم خاک میں مل جائے گا۔ بلکہ اس سے یہ بھی کہہ دینا کہ پی چنگ کی پشت پر کوئی برسائی مینڈک نہیں بلکہ سنگ ہی ہے۔

ہائیں۔۔۔۔۔ کیا کہا۔۔۔ پی چنگ برساتی مینڈک ہے عمران نے حیرت  
ظاہر کی۔ ویسے اسے اس پر حیرت تھی کہ یہی مجھ سے آدنی سنگ ہی ہے۔ اس نے سنگ ہی کا  
نام بہت زیادہ سنا تھا اور لندن ہی کے دوران قیام میں سرخ چین کے ریڈیو سے اس نے بھی  
سنا تھا کہ سنگ ہی نے سرخ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی اور اپنے مقصد میں ناکام رہنے  
پر وہاں سے بھاگ

اپ ہی اپنی زندگی کا بیمہ کرا لیجئے۔ عمران نے مسمیٰ صورت بنا کر دراز قد چینی سے کہا۔

ضرور۔۔۔۔۔ ضرور۔۔ وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور عمران کے قریب آ کر آہستہ سے بولا۔

اتنی دیر میں سارے دروازے مقفل ہو چکے ہوں گے تم یہاں سے باہر نہیں نکل سکو گے۔  
اوہو۔۔۔۔۔ بہت بہت شکریہ۔ عمران نے شرمیلی ہنسی کے ساتھ کہا۔ میں بہت تھک گیا  
ہوں شاید آپ مجھے شام تک یہاں آرام کرنے کی اجازت دے دیں گے۔

تمہارا تعلق کس کمپنی سے ہے۔ ویسے تم مجھے جرمن نہیں معلوم ہوتے۔  
میرا تعلق نیو لائیف انشورنس کمپنی سے ہے۔ اور میں جرمن نہیں ہوں۔

پھر کون ہو

میں دراوڑ ہوں

تم مجھ سے نہیں اڑ سکتے سمجھے۔۔۔۔۔ دراز قد چینی نے اردو میں کہا۔ میں جانتا ہوں کہ تم کس قوم یا نسل سے تعلق رکھتے ہو۔

عمران کو سخت حیرت ہوئی لیکن اس نے اپنے چہرے سے نہیں ظاہر ہونے دیا اور برجستہ بولا میں چینی زبان نہیں سمجھ سکتا۔

Released on 2008

Page 26

ارے۔۔۔۔۔ خبردار اگر تم نے اس کے خلاف نفرت ظاہر کی۔۔۔۔۔ مجھے اس کے نام ہی سے۔۔۔۔۔ عمران نے شرما کر سر جھکا لیا۔۔۔۔۔ پھر آہستہ سے بولا وہ ہوگئی

عمران نے محسوس کیا کہ وہ اپنے ہاتھ چھڑا لینے میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔ اس کی انگلیاں اسے اپنی کلائی پر جنکوں کی طرح لپٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔ اس نے اپنا ہاتھ چھڑانے



عمران ریسیور رکھ کر بری بری گالیاں بکنے لگا۔۔۔ اچانک کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا وہ چونک کر مڑا۔۔۔۔۔۔ یہ سنگ ہی تھا جس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

ٹھہرو۔۔۔ سنگ ہی نے اسکا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔ کئی بہت خوبصورت لڑکی ہے۔۔۔۔۔ خیر ہوگی۔۔۔۔۔ ویسے تم اردو سمجھتے ہو اور میرا اندازہ غلط نہیں تھا کہ تم برصغیر کے کسی ملک کے باشندے ہو۔

کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔۔۔ سنگ ہی نے مسکرا کر پوچھا۔ تم نے کس نمبر پر رنگ کیا تھا۔  
ڈبل تھری فور ڈبل ناٹ۔۔۔

Released on 2008

مورگیٹ اسٹریٹ سے نکل آنے کے بعد بھی وہ پیدل ہی چلتا رہا۔

﴿Page 29﴾

تھا۔۔۔۔۔ اور عمارت۔۔۔۔۔ ڈیکن ہال۔۔۔۔۔

کیا تم مجھے الو سمجھتے ہو۔۔۔۔۔ سنگ ہی جھلا گیا۔

الومیرا پسندیدہ پرندہ ہے۔۔۔۔۔ میں تمہیں اس قابل نہیں سمجھتا عمران نے سنجیدگی سے

کہا۔۔۔۔۔ کو کچھ معلوم تھا تمہیں بتا دیا وہ بھی محض اس لئے کہ مجھے مکلارنس سے محبت نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور اب یہ چاہتا ہوں کہ وہ میری کٹی کور ہا نہیں کرتا تو مجھے بھی مار ڈالے۔

مجھ سے اڑنے کی کوشش نہ کرو۔۔۔۔۔ میں تمہیں یہاں اس دوکان میں بھی درست کر سکتا ہوں۔

پہلے خود کو درست کر لو پھر مجھے درست کرنا۔۔۔۔۔ ڈونگرے کا بال امرت پیا کرو۔ یا اشرف میڈیکل لیپوریٹریز لائیل پور سے بہار اطفال اور اکثر مسان منگوا لو۔۔۔۔۔ تم سوکھے کے مرض میں مبتلا معلوم ہوتے ہو۔۔۔۔۔ یہ دوائیں ضرور استعمال کرو انڈے کی زردی میں چڑھا دیا کروں گا۔۔۔۔۔ ٹاٹا۔۔۔۔۔

عمران ہاتھ ہلاتا ہوا دوکان سے نکل گیا۔۔۔۔۔ سنگ ہی نے بھی اس کے ساتھ ہی دوکان سے باہر قدم نکالا۔

تم خفا ہو گئے ہو دوست۔۔۔۔۔ سنگ ہی پھر اس کا بازو پکڑتا ہوا بولا۔

عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

میں نے کئی بار ٹیلیفون ڈائریکٹری میں تلاش کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔ لیکن مجھے۔۔۔۔۔ تم نہیں بتاؤ گے۔۔۔۔۔

مجھے معلوم ہی نہیں مسٹر پنگ لی۔۔۔۔۔ پنگ پنگ۔۔۔۔۔ پن چن۔۔۔۔۔ پھر بھول گیا شاید آپ کا نام۔۔۔۔۔

کیا تم نے آپسچ سے معلوم کرنے کی کوشش نہ کی ہوگی۔

کی تھی۔۔۔۔۔ معلوم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ مگر مجھے نام یاد نہیں رہتے۔۔۔۔۔ پورا پتہ ذہن سے اتر گیا۔۔۔۔۔ بالکل یاد نہیں۔۔۔۔۔ لیکن وہ کوئی سر تھا۔۔۔۔۔ اوہو۔۔۔۔۔ ٹھہریئے۔۔۔۔۔ یاد آ گیا۔۔۔۔۔ سر مکھن تھا شاید۔۔۔۔۔ نہیں سر ڈیکن۔۔۔۔۔ اوہا۔۔۔۔۔ وہ مارا آ گیا یاد۔۔۔۔۔ سر ڈیکن۔۔۔۔۔ سر

سر ڈیکن۔۔۔۔۔ کیا جکتے ہو۔۔۔۔۔ پورے لندن میں صرف ایک ہی سر ڈیکن ہے اور وہ ہے پولیس کمشنر۔۔۔۔۔

وہ مارا۔۔۔۔۔ عمران خوش ہو کر بولا۔۔۔۔۔ اب بالکل یاد آ گیا۔ یہی نمبر

میں تمہیں مچھر نہیں کہوں گا۔

سنگ ہی نے آہستہ آہستہ سے اسے الگ ہٹاتے ہوئے کہا۔ چلو ہم کہیں بیٹھ کر کچھ غم غلط کریں گے۔

یار تم بڑی با محاورہ اردو بول لیتے ہو۔ عمران نے حیرت ظاہر کی۔

میں دس زبانوں کا ماہر ہوں۔

وہ دونوں اسی سڑک کے ایک جوائنٹ میں آ بیٹھے۔

کیا پیو گے۔۔۔ سنگ ہی نے پوچھا۔

آج تو دہی کی لسی پینے کو جی چاہتا ہے۔

تم لندن میں ہو بر خود ارفضول کو اس نہ کرو۔۔۔ ہسکی اور سوڈا منگواؤں۔۔

میں شراب نہیں پیتا۔

اوہو۔۔۔۔۔ کیا لندن میں بھی تم اتنے ہی کمزور دل کے ہو۔

ہاں۔۔۔۔۔ لندن میں بھی مجھے ٹھنڈا پانی مل ہی جاتا ہے چچا۔

سنگ ہی نے اس کے لئے چائے اور اپنے لئے ہسکی کا آرڈر دیا۔

نہیں تو۔۔۔۔۔ عمران نے پلٹ کر کہا۔۔۔۔۔ مگر تم میرا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔۔۔ ورنہ کہیں پولیس مجھے کسی شے میں دھرنہ لے۔۔۔۔۔ تم صورت سے گروکٹ معلوم ہوتے ہو۔۔۔۔۔

کیا بکتے ہو کس میں اتنی ہمت ہے کہ میری طرف آنکھ بھی اٹھا سکے۔ میں ایک معزز آدمی ہوں۔

معزز مچھر۔۔۔۔۔ ملیر یا والا۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلا کر کہا۔

سنگ ہی کو غصہ نہیں آیا وہ بدستور مسکراتا رہا۔۔۔

تم رہتے کہاں ہو۔۔۔

تیرہ ہالے اسٹریٹ

خیر ہوگا۔ تم کہیں رہتے ہو۔۔۔ مجھے اس سے غرض نہیں ہے مگر نہ جانے کیوں میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں۔

سچ۔۔۔۔۔۔۔ عمران پر مسرت لہجے میں چیخا۔ اور لندن کی ایک بھری پُری سڑک پر اس سے بغلگیر ہو گیا۔

تم پہلے آدمی ملے ہو جس نے مجھے پسند کیو ہے۔۔۔ عمران اس کی پشت تھپکتا ہوا بولا۔ اب

Released on 2008

◀Page 32▶



اچھا دوست۔ سنگ ہی ایک طویل سانس لے کر بولا۔ تم جاؤ لیکن آج تک کوئی ایسا آدمی ایک ہفتے سے زیادہ نہیں زندہ رہ سکا۔ جس نے سنگ ہی کی کوئی بات ماننے سے انکار کی ہو۔  
کیا بگاڑ لو گے میرا۔۔۔؟

میں تمہاری صورت بگاڑ دوں گا۔ اتنے بد صورت ہو جاؤ گے کہ کبھی کوئی لڑکی تمہارے منہ پر تھوکتا بھی پسند نہیں کرے گی۔۔۔

عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں بیٹھ گیا۔۔۔ اپنی دانست میں وہ سنگ ہی کے گرد جال مضبوط کرتا جا رہا تھا،

ہم۔۔۔ ہپ۔۔۔ می جانتا ہوں۔۔۔ تم مجھے پہلے ہی لفنگے معلوم ہوئے تھے۔ عمران ہانپتا ہوا بولا۔ می جانتا تھا کہ تم جھکے کسی جال میں پھانسنے کی کوشش کرو گے۔

تم احمق ہو۔۔۔ میں تمہیں تمہاری کٹی واپس دلانا چاہتا ہوں۔۔۔ فی لا حال تم سے جو کام لینا چاہتا ہوں اس کے لیے تم سے زیادہ موزوں آدمی اور کوئی نہ مل سکے گا۔

کیوں مجھ میں کوئی موزونیت نظر آ رہی ہے۔ کیا میری شکل عورتوں کے ملازموں کی سی ہے۔ ارے اگر شوہروں جیسی شکل بھی ہوئی تو میں خودکشی کر لوں گا۔

نہیں میری جان تم تو شہزادے معلوم ہوتے ہو۔ سنگ ہی عمران کا ہاتھ سہلاتا ہوا بولا۔

بکواس نہ کرو۔۔۔۔۔۔ یہ پاؤنڈ میں نے بطور خیرات تمہیں نہیں دیئے۔۔۔  
اگر مجھے اسکا شبہ بھی ہو جائے تو تمہارا گلا گھونٹ دوں عمران نے آنکھیں نکال کر کہا۔  
تمہیں میرا ایک کام کرنا ہوگا۔

بتاؤ

تمہیں لندن کی ایک معزز عورت کے ہاں ملازمت کرنی پڑے گی۔

عورت کی ملازمی۔۔۔۔۔۔ عمران ہتھے سے اکھڑ گیا۔۔۔ ارے لو یہ اپنے روپے۔۔۔ میں کسی عورت کی ملازمت نہیں کروں گا۔۔۔ تم پر بھی لعنت ہے۔۔۔ ہاں۔

وہ ایک معزز عورت ہے۔۔۔ ڈچز آف ونڈلیم۔۔۔۔۔۔ اس کے یہاں تقریباً نصف درجن نوجوان اور خوبصورت ملازمائیں ہیں۔۔۔ کیا سمجھے۔۔۔۔۔۔ اور تم اس کے کتوں کی دیکھ بھال کرو گے۔

گدھے چراؤں گا۔۔۔ عمران جھلا گیا۔۔۔۔۔۔ یہ لو اپنے روپے میں جا رہا ہوں۔۔۔

اس نے نوٹوں کی گڈی اٹھا کر سنگ ہی کے سامنے ڈال دی اور آدھی پیالی چائے چھوڑ کر اٹھ گیا۔

سنگ ہی نے وٹوں کی گڈی اس کی طرف کھسکا دی۔ عمران سوچ رہا تھا کہ وہ اور سنگ ہی دونوں ایک ہی نتیجے پر پہنچے ہیں۔ عمران کی نظر پہلے سے ڈچز پر تھی اور اسے یقین تھا کہ نہ صرف کیلی بلکہ مکلا رنس تک پہنچنے کا زریعہ بھی سو فیصد یہی عورت ہو سکتی ہے۔

وہ بڑے غور سے سنگ ہی کی تجاویز سنتا رہا۔ حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں سن رہا تھا اس کا ذہن کہیں اور تھا۔ لیکن سنگ ہی کو اس کا احساس بھی نہ ہوسکا۔ کہ عمران اس کیتا جو یز میں دلچسپی نہیں لے رہا۔

#### (4)

دوسرے دن لندن کے باشندے پیٹر سن اور مکلا رنس کے سلسلے میں ایک نئے نام سے واقف ہوئے۔ یہ نام تھا سنگ تھا۔ اور اس سنگ ہی نے مکلا رنس کو ایک مقامی اخبار کے ذریعے چیلنج کیا تھا۔ ویسے یہ دوسری بات ہے کہ سنگ ہی اس چیلنج کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا تھا۔ اس کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ یہ چیلنج کس نے شائع کرایا ہے۔۔۔۔۔

یہ چیلنج دراصل پی چنگ کی حمایت تھا مضمون میں یہ خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ ممکن ہے پیٹر سن پی چنگ کا رپوریشن کے مینیجر کے بعد خود پی چنگ کا نمبر آ جائے۔ لہذا سنگ ہی کی طرف مکلا رنس کو چیلنج تھا کہ پی چنگ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ ہی لے۔

پھر تم مجھے کسی عورت کا ملازم کیوں بنانا چاہتے ہو۔۔۔؟

اوہ مری بات بھی تو سنو۔ وہاں تم کسی شہزادے کی طرح زندگی بسر کرو گے۔ ڈچز آف ونڈلیر کو کو ایک سیہ پڑھے لکھے آدمی کی ضرورت ہے جو اس کے کتوں کی دیکھ بھال کر سکے۔ اسے مشرقیوں سے عشق ہے۔ وہ فوراً تمہیں رکھ لے گی۔۔۔ اور پھر انے دوستوں میں فخر یہ کہے گی کہ مغل اعظم کی نسل کا ایک شہزادہ اس کے کتوں کی دیکھ بھال کرتا ہے بلکہ زیادہ اچھا تو یہ ہو گا کہ تم اسے یہی کہہ دو۔۔۔

کیا کہہ دو۔۔۔؟

یہی کہ تم غل اعظم کی نسل سے ہو۔۔۔ وہ تمہیں ہاتھوں ہاتھ لے گا۔

پھر؟

پھر تم کتوں سے زیادہ آدمیوں کی دیکھ بھال کرنا۔۔۔ میں دراصل ڈچز کے ملنے جلنے والوں کی فہرست چاہتا ہوں۔

جاسوسی؟ عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا۔ اور اچانک اس کے چہرے پر جوش کے آثار نظر آنے لگے اور وہ سنگ ہی کا ہاتھ دبا کر بولا۔ میں ضرور کروں گا۔۔۔ میں ضرور ڈناز کی ملازمت کروں گا۔ مجھے جاسوسی کا بڑا شوق ہے۔۔۔ لاؤ نوٹ مجھے واپس کر دو۔

--

ہر وہ آہستہ آہستہ کہنے لگا۔ پی چنگ تم مجھے دن میں ہزار بار حرامزادہ کہا کرو۔ مجھے زرہ برابر بھی پرواہ نہیں۔۔۔ لیکن تمہاری وہ دھمکی مجھے بہت پسند ہے۔۔۔ اگر وہ نہیں تو پھر تمہاری بھتیجی چن۔۔۔ مجھے آج کل ایک محبوبہ کی ضرورت ہے میں بہت اداس ہوں۔۔۔ لندن کی عورتیں مجھ سے نفرت کرتی ہیں۔

حرامزادے۔۔۔ ہی چنگ تکلیف سے چیخا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سنگ ہی کی انگلیاں اس کا گوشت پھاڑ کر ہڈیوں تک اتر گئی ہوں۔

اور تم یہ جانتے ہو کہ سنگ ہی تمہاری حفاظت کر رہا ہے۔ اگر میں یہاں سے چلا جاؤں تو تم جہنم میں پہنچ جاؤ گے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ انگریز مت سے کتنی نفرت کرتے ہیں تمہارے معاملے میں وہ مکلا رنس کے ساتھ ہوں گے۔

مجھے چھوڑ دو۔۔۔ میں مرا جا رہا ہوں۔ پی چنگ نے رو دینے والی آواز میں کہا۔ سنگ ہی اسے چھوڑ کر الگ ہٹ گیا۔ کہ اتنے میں فون کی گھنٹی بجنے لگی سنگ ہی نے بڑھ کر ریسپور اٹھالیا،

ہیلو۔۔۔ اس کے حلق سے بالکل پی چنگ کی سی آواز نکلی۔۔۔ لیکن اب پی چنگ میں اتنی سکت نہ رہ گئی تھی کہ وہ اس پر احتجاج بھی کر سکتا۔ وہ ایک آرام دہ کرسی پر پڑا ہانپ رہا تھا

یہ چیخ پی چنگ کی نظر سے گزرا تو اس کی سانسیں پھولنے لگیں۔ وہ ایک ڈرپوک آدمی تھا اور ان دنوں تو اسے ہر وقت اپنے چاروں طرف مکلا رنس کے بھوت دکھائی دیتے تھے۔

اے حرامزادے تو نے یہ کیا کیا؟ پی چنگ، سنگ ہی پر مکاتان کت دوڑا۔

میں نہیں جانتا کہ یہ کس کی حرکت ہے؟

تم جانتے ہو میں بھی جانتا ہوں۔ تم سے سوای حرامزدگی کے کس بات کی توقع کی جاسکتی ہے۔۔۔؟

اچھا چلو۔۔۔ یہی سہی۔۔۔ میں نے اسے چیخ کیا ہے پھر؟

میرا حوالہ کیو دیا تو نے؟ پی چنگ اپنے سر پر ہتھر مار کر چیخا۔

تاکہ وہ تمہیں مار ڈالے اور تمہاری ڈچ محبوبہ آزاد ہو جائے وہ مجھے اچھی لگتی ہے۔

حرامزادے۔۔۔ پی چنگ چیخ کر اس پر چھپٹا۔۔۔ سنگ ہی بڑی پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا۔۔۔ اور چنگ توند کے بل فرش پر گرا۔

دوسرے ہی لمحے میں سنگ ہی چھلانگ مار کے اسکی پشت پر سوار تھا۔ پی چنگ نے اٹھنے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن وہ سنگ ہی کی گرفت تھی۔ اس نے اپنے پیر اور ہاتھ اس کے تھلے جسم میں پیوست کر دیئے۔ بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی کیکڑا کسی موٹی مچھلی سے چمٹ گیا ہو

نہیں دے سکتے تو میں یہاں سے جا رہا ہوں۔۔۔

ہائے۔۔۔ پی چنگ پھر تو ندر ہاتھ رکھ کر رہا۔

اٹھو جلدی کرو۔۔۔ مت کے بعد دولت تمہارے کس کام آئے گی؟

چپ حرامزادے۔۔۔ اٹھ کر کراہتا لڑکھڑاتا کمرے سے چلا گیا۔ سنگ ہی بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا وہ دو چار منٹ ہی اس کمرے میں ٹہرا پھر نشست کے کمرے میں چلا آیا جہاں سے وہ دروازے پر آنے والوں کو صاف دیکھ سکتا تھا

گھڑی وہ اب بھی دیکھ رہا تھا۔۔۔ فون موصول ہونے کے ٹھیک دس منٹ بعد اسے سیڑھیوں پر ایک آدمی نظر آیا۔ اور یہ آدمی عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے اپنے بانی شانے سے ایک ایرگن لٹکا رکھی تھی۔۔۔ سنگ ہی جھنجھلا گیا۔ اتنے میں گھنٹی بجی اور خود سنگ ہی دروازہ کھولتے ہوئے عمران کو ایک گندی سی گالی دی۔

ارے تم ہوش میں ہو یا نہیں۔ اس وقت مکلا رنس کی طرف سے دو ہزار پونڈ وصول

کرنے آیا ہوں۔۔۔۔

تم۔۔۔؟ سنگ اسے گھورنے لگا۔

ہاں۔۔۔ میں۔۔۔ ابھی میں نے تمہارا کام نہیں شروع کیا فی الحال مکلا رنس کا کام کر رہا

ہاں۔۔۔ میں پی چنگ ہوں۔ سنگ ہی ماؤتھ پیس میں کہہ رہا تھا۔ اوہ۔۔۔ ہو میں بے قصور ہوں،، میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔ نہیں اب سنگ ہی یہاں نہیں ہے

آپ اپنے کسی آدمیکو بھیج دیجئے۔۔۔ میں دو ہزار پونڈ کا چیک دے دوں گا۔ اچھا کیش ہی منگوا لیجئے گا۔۔۔ میں تو اپکا غلام ہوں۔۔۔ اگر مجھے کیفی پیٹرن کے بارے میں کچھ معلوم ہوتا تو وہ بھی بتا دیتا۔

سنگ ہی ریسپور رکھ کر مڑا۔۔۔

کان تا؟ پی چنگ ہانپتے ہوئے بولا۔

مکلا رنس

ارے باپ۔۔۔۔۔ پی چنگ تو ندر پر دونوں ہاتھ رکھ کر رہا۔

دو ہزار پونڈ تیار رکھو۔ اس کا ایک آدمی آرہا ہے۔

ارے میں مر گیا۔۔۔ دو ہزار پونڈ۔۔۔ پھر تمہاری موجودگی سے فائدہ ہی کیا؟

تم نکالو تو۔۔۔ یہ رقم۔۔۔ مکلا رنس کے تابوت کے لیے خرچ کروں گا اس کا آدمی ٹھیک

دس منٹ بعد یہاں پہنچ جائے گا اس نے یہی کہا ہے۔

دو ہزار پونڈ۔۔۔ نہیں،، میں نہیں دے سکتا۔

ہتے ان کے جسموں پر عمدہ لباس تھا۔۔۔ لیکن چہرے کی شرافت کا سا انداز ہاتھوں میں نہیں تھا کیونکہ ان کے ہاتھوں میں ریوالبور تھے۔۔۔

ان میں سے کسی ایک نے کہا۔ ٹام تم انہیں دیکھو اس عمارت میں نصف درجن سے زیادہ آدمی نہیں ہوں گے۔

پھر پانچ آدمی اندر گھستے چلے گئے اور ایک وہیں ان پر ریوالبور تانے کھڑا رہا۔  
نہیں۔۔۔ بیوٹم اپنا ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔ یہ ریوالبور بغیر آواز کا ہے۔ زرا سا بھی شور نہیں ہونے پائے گا۔۔۔

عمران کے ہاتھ ایئر گن سمیت اوپر اٹھ گئے۔ سنگ ہی نے بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے تھے۔ لیکن اس کے ہونٹوں پر ایک شریر سی مسکراہٹ تھی۔

تم اپنی ہوائی بندوق زمین پر ڈال دو ننھے بچے۔ ریوالبور والے نے تحقیر آمیز لہجے میں کہا،  
نہیں۔۔۔ میں مئی سے کہہ دوں گا۔۔۔ عمران نے کسی ننھے بچے کی طرح اسکو دھمکی دی۔  
۔۔۔ ویسے ایئر گن کی نال ریوالبور والے کے چہرے کی طرف تھی اور ایک انگلی ٹریگر پر۔

اسے زمین پر ڈال دو۔ دوسری بار تحکمانہ لہجے میں کہا گیا لیکن اچانک ایک ہلکا سا کھٹکا ہوا اور ایئر گن کے دبائے سے زرد رنگ کی غبار کی ایک دھاری نکل کر ریوالبور والے کے چہرے پر

ہوں تمہارا بھی جلد ہی شروع ہو جائے گا فکر کی بات نہیں۔۔۔

میں تمہیں مار مار کر ادھموا کر دوں گا۔ سنگ ہی دانت پیس کر بولا۔

اپنی زندگی میں شاید اسے پہلا ہی آدمی ملا تھا

ارے جاؤ۔۔۔ اپنا کام کرو۔ عمران ایئر گن کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔ میں کیا تم سے کمزور پڑتا ہوں۔۔۔ دو ہزار پونڈ کی رقم وصول کرنے تھا آیا ہوں۔۔۔ اگر کوئی مسرت دل میں ہے تو نکال لو۔۔۔ کھلا ہوا چیلنج ہے۔ ارے تم مجھے تو چیلنج کر نہیں سکتے مکلا رنس کو کیا کرو گے۔۔۔ مکلا رنس بہت اونچا آدمی ہے۔۔۔ اب تم پنا حشر دیکھنا۔۔۔

تم دو ہزار پونڈ مجھ سے لے جاؤ گے؟

ہاں۔۔۔ تم سے ابھی اور اسی وقت۔ یہ مکلا رنس کا حکم ہے۔۔۔ اگر نہیں ادا کرو گے تو یہاں تمہاری اور اس موٹے کی لاشیں نظر آئیں گی۔

میں نہیں دیتا دو ہزار پونڈ۔۔۔ چلو دیکھیں تم کیا کر لیتے ہو۔

عمران نے نہایت اطمینان سے اپنی ایئر گن سیدھی کی اور سنگ ہی کی پیشانی کا نشانہ لیتا بولا۔ نکالو دو ہزار پونڈ۔

ٹھیک اسی وقت چھ آدمی دھڑا دھڑا کمرے میزں گھس آئے۔۔۔ یہ سب شریف صورت

یہ مختا فیصلہ کن تھے۔۔۔۔

وہ سوچ رہا تھا کہ یا تو اس کی اتنی محنت برباد ہو جائی گی یا میدان ان کے ہاتھ رہے گا۔۔  
۔۔ سنگ ہی کی طرف سے اخبار میں اس نے چیلنج شایع کر لیا تھا اور اس وقت فون پر دو ہزار پونڈ  
کا مطلبہ بھی اس نے کیا تھا اور وصولیابی کے لیے بھی خود ہی پہنچ گیا تھا۔ مقصد اس کے علاوہ اور  
کچھ نہیں تھا کہ مکلا رنس اور سنگ ہی میں باقاعدہ طور پر ٹھن جائے۔

ویسے بادی اظہر میں سنگ ہی مکلا رنس پر پہلے ہی ادھار کھائے بیٹھا تھا لیکن ان دونوں  
کا ٹکراؤ ضروری بھی نہیں تھا یہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا جب مکلا رنس پی چنگ کو چھیڑنے کی  
کوشش کرتا۔ مگر یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ وہ اسے چھیڑ ہی بیٹھتا۔ جب فرما جنرل مینجر کیلی  
پیٹرن کے متعلق کچھ نہیں بتا سکا تو پی چنگ سے اسکی توقع رکھنا فضول ہی بات تھی۔

بہر حال عمران نے ابھی تک جتنی بھی حرکتیں کی تھیں ان کا مقصد یہی تھا مکلا رنس اور سنگ  
ہی کسی طرح ٹکرا جائیں مگر اس وقت کے حادثے سے بساط ہی بدل گئی تھی عمران کو تو قلع نہیں تھی  
مکلا رنس کے آدمی اتنی جلدی چڑھ دوڑیں گے۔

اور یہ بات بھی اس پر آج ہی واضح ہوئی کہ اس گروہ کے آدمی اپنی شخصیت کو چھپانے کی  
کوشش نہیں کرتے۔۔۔ ان میں سے ایک کے چہرے پر بھی اسے نقاب نظر نہیں آئی تھی۔ ان  
کے چہرے بھی ایسے نہیں تھے کہ میک اپ کا گمان ہوتا،

پڑی۔

پھر وہ بوکھلا کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اسے سنبھلنے کی بھی مہلت نہ مل سکی۔ عمران کے ہاتھ میں  
اس کا ریوا لور تھا اور خود وہ فرش پر۔۔۔ سنگ ہی نے اپنے ناک چنگلی سے دبا لی تھی۔  
کھسکو۔ عمران نے اس اندر کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔ ورنی ہم بھی بیہوش ہو جائیں  
گے۔

ان دونوں نے دوسرے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا۔۔۔ سنگ ہی عمر انکو عجیب  
نظروں سے گھور رہا تھا۔

میں نہیں سمجھ سکتا۔۔۔ اس چال کا مطلب۔۔۔ عمران نے آہستہ سے کہا۔

میرا خیال ہے کہ یہ مکلا رنس کے آدمی ہیں۔۔۔ پھر مجھے تنہا کیوں بھیجا تھا۔۔۔

پرواہ نہ کرو۔۔۔ سنگ ہی جلدی سے بولا۔ تم یہاں کہیں چھپ جوؤ۔۔۔ میں ان سے نبھا  
لوں گا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔ ورنہ پھر میں خطیر میں پڑ جاؤں گا اور میری کٹی۔۔۔

عمران کی آواز گلوگیر ہو گئی اور سنگ ہی نے برابر والے کمرے میں دھکیل کر باہر سے  
دروازہ بند کر دیا۔ عمران نے اس کے رویے پر احتجاج کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی اس کے لیے



عمران کمرے سے نکل کر سنگ ہی کے ساتھ چلنے لگا۔۔۔ لیکن اب اسکی ایئر گن سنگ ہی کے ہاتھ میں تھی عمران نرزہ برابر بھی تشویش ظاہر نہیں کی۔

وہ ایک بڑے کمرے میں آئے جہاں پر چھ آدمی بندل پڑے ہوئے تھے۔۔۔

ان کے پارسل تیار ہیں۔۔۔ اور ان کی بنگ تم کراؤ گے۔۔۔ سنگ ہی مسکرا کر بولا۔

کیا تم یں انہیں ختم کر دیا؟۔۔۔ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑیں۔

نہیں۔۔۔ میں بیوجہ کسی کو جان سے نہیں مارتا،،، یہ صرف بیہوش ہیں البتہ ان کے کپڑے میں نے ضبط کر لیے ہیں۔

عمران نے دیکھا پارسلوں پر تحریر تھا مکلا رنس کی خدمت میں ایک غریب الوطن کی طرف سے۔

تم غالباً انہیں شارع عام پر پھنکوا دو گے۔ عمران نے پوچھا۔

قطعاً یہی خیال ہے میرا۔۔۔ ویسے ابھی ساتواں تھیلا خالی پڑا ہے۔ اب تم بھی بیہوش ہو جاؤ۔

ارے واہ۔۔۔ ارے۔۔۔ خبردار۔ عمران اچھل کر پیچھے ہٹ گیا اور سنگ ہی نے قہقہہ لگایا۔

عمران ایک آرام دہ کرسی پر گر کر سوچنے لگا۔۔۔ اس نے جو طریقہ اختیار کیا تھا انتہائی خطرناک تھا ان حالات میں یہ بھی ہو سکتا تھا کہ سنگ ہی کو اس کی اصلیت کا علم ہو جاتا۔۔۔

اس نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا لیکن دروازہ باہر سے مقفل تھا۔۔۔ اس کمرے می یہی ایک دروازہ تھا۔۔۔ اور اوپر دو روشندان تھے۔ وہ بھی اتنے چھوٹے تھے کہ ان میں سے نکل جانا محارت تھا۔

وہ پھر بیٹھ گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ سنگ ہی کیا کرے گا؟ ابھی پانچ مسلح آدمی عمارت میں موجود تھے ایک تو بیہوش ہو چکا تھا، جسکا چار گھنٹے سے قبل ہوش میں آنا ناممکن تھا۔

تقریباً آدھی گھنٹے تک عمران اسی کمرے میں بند رہا۔۔۔ پھر دروازہ کھلا آنے والا سنگ ہی تھا۔ مگر وہ اتنا ہشاش بشاش نظر آ رہا تھا جیسے ابھی ابھی خوبصورت عورتوں کے درمیان سے اٹھ کر آیا ہو۔

نکلو بھتیجے۔۔۔ تم بھی نکلو۔۔۔ اس نے عمران سے کہا۔

وہ لوگ چلے گئے۔۔۔ عمران نے خوفزدہ آواز میں پوچھا۔

نہیں اب روانی کیئے جائیں گے۔۔۔ اور تمہاری روانگی کے متعلق میں نے سوچا ہے کہ اس رجسٹرڈ پوسٹ کیا جائے۔ چلو باہر نکلو

مقصد؟

مقصد ظاہر ہے۔۔۔ میں دو ہزار پونڈ وصول کرنا چاہتا تھا۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

میں نے اخبارات میں آپاک اچیلنج پڑھ کر سوچا کہ براہ راست چینگ کو دھماکانا چاہیئے وہ ڈرپوک آدمی ہے بھرے میں آجائے گا۔ میں یہ بھی جانتا تھا پی چنگ نے اس چیلنج کی مخالفت کی ہوگی۔

تم سب کچھ جانتے تھے بھتیجے۔۔۔ مگر یہ بتاؤ کہ یہ چیلنج کس نے شائع کر لیا۔

کیا عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کیا وہ چیلنج۔۔۔ یعنی کہ آپ۔۔۔ میں نہیں سمجھا۔

میں نے شائع نہیں کروایا۔ سنگ ہی نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ میں ان لوگوں کو پرلے درجے کا گدھا سمجھتا ہوں جو کسی کو لکار کر مارتے ہیں۔۔۔ بہر حال تم مجھے بتاؤ کہ اس چیلنج کا کیا مطلب ہے؟

بھلا میں کیا بتا سکتا ہوں چچا؟

بھتیجے بہت برا آدمی ہوں۔۔۔ اتنا برا کہ میرے باپ نے مرتے دم تک میری ماں سے شادی نہیں کی تھی۔۔۔ اور میں نے اپنے باپ کی چھوٹی بہن سے اس وقت شادی کی تھی جب وہ چالیس سال کی تھی اور میں انیسویں سال میں قدم رکھ چکا تھا

تمہاری ایئر گن مجھے بہت پسند آئی ہے۔۔۔ اسے میں اپنے پاس رکھوں گا۔

وہ تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی۔۔۔ عمران نے فخریہ انداز میں کہا۔

مجھے سچ بتاؤ تم کون ہو؟

میں جنت کی حور ہوں۔۔۔ عمران نے لڑکیوں کی طرح لچکتے ہوئے کہا۔

خیر اب تم یہاں اس وقت تک ٹھہرو گے جب تک مجھے مطمئن نہ کر دو۔

میں ساری زندگی یہاں ٹھہر سکتا ہوں چچا سنگ۔۔۔ آج ایک سو پونڈ دلواؤ۔۔۔ وہ میں

نے کل رات ہی ختم کر دیئے تھے

تم مجھے یعنی سنگ ہی کو الو بنانے کی کوشش کر رہے ہو؟

ارے تو بے توبہ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں چچا جان عمران اپنا منہ پیٹنے لگا۔ اتنے میں آدمی

کمرے می داخل ہوئے یہ بھی چینی ہی تھے۔ انہوں نے وہ پرسل ڈھونڈنے شروع کر دیئے

دس منٹ کے اندر ہی اندر کمرہ خالی ہو گیا۔

کیا تم یں اس وقت مجھے دو ہزار پونڈ کے لیے فون نہیں کیا تھا۔

کیا تھا۔ عمران نے مخلصانہ انداز میں کہا۔



تمہارے فرشتے بھی نہ کروا سکتے تھے۔ یقیناً میں نے ایک غلطی کی تھی اس پر مجھے افسوس ہے۔

تم نے چیلنج نہی شایع کرایا تھا۔۔۔؟

ارے چاچا۔۔۔ میری جان تم کیسی باقی کر رہے ہو۔۔۔ مجھے کیا پڑی ہے کہ خواخواہ۔۔۔  
اور پھر اس میں میرا فائدہ ہی کیا۔۔۔ مگر ٹھہرو،،، اب ایک بات سمجھ آ رہی ہے۔۔۔ مجھے سوچنے  
دو۔۔۔

اچھی طرح سوچ لو بھتیجے تم نے مجھ پر چچا بنایا ہے۔

عمران کچھ دیر تک بیٹھا سر کھجاتا رہا پھر سنجیدگی سے بولا۔ یہ حرکت کیپٹن پیٹرسن کی بھی ہو  
سکتی ہے۔۔۔ چیلنج بازی اسکا محبوب مشغلہ ہے۔ ہفت روزہ اسٹیشن میں اس کے مضمون بھی  
شایع ہوتے ہیں۔ ایک بار وہ خود بھی وہ خود بھی میکلا رنس کو چیلنج کر کی ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ  
اس نے سوچا ہو کہ میکلا رنس اور سنگ ہی کو ایک دوسرے سے ٹکرا دیا جائے ظاہر ہے اگر تم  
دونوں الجھو تو وہ محفوظ ہو جائے گی۔۔۔

بھتیجے تم کافی عقلمند معلوم ہوتے ہو۔۔۔ اسی لیے مجھے میکلا رنس سے زیادہ تمہارے متعلق  
تشویش ہو گئی ہے۔۔۔ جو شخص سنگ ہی کو الو بنانے کی کوشش کرے وہ یقیناً کچھ وزن رکھا ہوگا

-

آہا۔۔۔ تب تو واقعی تم بہت گریٹ ہو۔۔۔ بلکہ بہت گریٹ ہو۔

چیلنج کس نے شایع کر لیا تھا؟ سنگ ہی غصے میں بھر گیا۔

ارے میں کیا جانوں۔۔۔ بابا۔۔۔ ویسے اگر تم مجھے تھیلے میں پیک کرنا چاہتے ہو تو  
میں اس کے لیے تیار ہوں۔۔۔ مگر تمہیں کافی محنت کرنی پڑے گی۔۔۔ میں ایسا مرغ نہیں کہ آ  
سانی سے ہاتھ آ جاؤں۔۔۔ کرو کوشش۔

عمران پھر کھڑا ہو گیا۔ مگر کچھ اس انداز میں جیسے اڑنے کے لیے پرتول رہا ہو۔۔۔۔۔

سنگ ہی خاموش بیٹھا اسے گھورتا رہا۔ آخر اس نے آہستہ سے کہا۔ بیٹھ جاؤ۔

نہیں بیٹھوں گا۔۔۔ اب تم پر اعتبار نہیں کر سکتا معلوم نہیں کب اچھل کر چبوچ لو۔

ابھی تک کیسے اعتماد کیا تھا۔۔۔؟

وہ دوسری بات ہے اس وقت تک تمہارے خیالات میری طرف سے خراب نہیں ہوئے

تھے۔

تم خود بھی اعتراف کر چکے ہو کہ دھوکے سے دو ہزار پونڈ وصول کرنے کی نیت سے آئے

تھے۔

اگر میں اعتراف نہ کرتا تو تمہیں معلوم کیسے ہوتا۔ اور اگر اعتراف نہ کرن اچھا تو

عمران خاموش ہو گیا۔۔۔۔ اور سنگ ہی نے پوچھا۔  
تمہارا مکلا رنس سے کوئی تعلق نہیں۔  
نہیں چچا۔۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔۔  
پھر تم نے اس دن فون کسے کیا تھا۔

سنگ ہی اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ آخر کار اس نے کہا۔ میں تم میں دوسرا سنگ ہی

عمران نے ایک طویل سانس لی اور آرام کرسی میں لیٹ گیا۔ چند لمحے کمرے کی فضا پر بوجھل سانسناٹا طاری رہا۔۔۔۔۔ پھر عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

اب آئے ہو راہ راست پر سنگ ہی مسکرایا۔۔۔ مجھ سے بچ نکلنا بہت مشکل ہے۔ ہاں  
اب جلدی سے مجھے اپنے متعلق سب کچھ بتادو۔ ہو سکتا ہے میں تمہیں معاف ہی کر دوں۔

ہے میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں آ جاؤ سامنے دو دو ہاتھ ہو جائیں اور تم یہ بھی نہ سمجھنا کہ میں تمہاری ہسٹری سے واقف نہیں ہوں۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو۔  
کرو گے دو دو ہاتھ۔ سنگ ہی مسکرا کر بولا۔

ہر طرح تیار ہوں۔

اچھا تو نکالو۔ ریوالور۔۔۔۔۔

میں ریوالور نہیں رکھتا۔۔۔۔۔

مجھ سے لو۔۔۔۔۔ سنگ ہی نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کی گود میں پھینک دیا اور  
بولا اچھ طرح پرکھو ریوالور میں راؤنڈ موجود ہیں۔

عمران نے چرخی کھول کر دیکھی اور کار تو سوں کی طرف سے مطمئن ہو جانے کے بعد کھڑا  
ہو گیا۔ کمرے کے دوسرے سرے پر سنگ ہی موجود تھا۔

فائر کرو۔ سنگ نے کہا۔

مگر تم خالی ہاتھ ہو۔۔

پرواہ نہ کرو۔۔۔۔۔ جتنی تیزی سے فائر کر سکتے ہو کرو۔

دیکھ رہا ہوں۔

مگر میرے باپ شادی شدہ آدمی ہیں۔ عمران نے مایوسی سے کچھ اس انداز میں کہا کہ  
سنگ ہی بیساختہ ہنس پڑا۔

تم۔۔۔۔۔ واقعی عجیب ہو۔ سنگ ہی بولا تم نے مجھے پولیس کمشنر کے نمبر بتائے  
تھے۔

محض معاملے کو الجھانے کے لئے ورنہ پھر کس کے نمبر بتاتا۔ ویسے یہ کسی جاسوسی ناول کی  
سی گتھی ہو جاتی۔۔۔۔۔ سنسنی خیز۔۔۔۔۔ کہ جو نمبر پولیس کمشنر کے ہیں وہی مکلا رنس  
کے بھی ہیں۔ کیوں۔۔۔۔۔ تھی نا سنسنی خیز بات۔

ہوں سنگ ہی اسے پھر شہبے کی نظر سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ چند لمحے وہ ایک دوسرے کی  
آنکھوں میں دیکھتے رہے۔ پھر سنگ ہی بولا۔ مکلا رنس سے سارا لندن تھراتا ہے تم نے آخر  
اس کا راستہ کاٹنے کی جرات کیسے کی تھی۔

سنو چچا سنگ۔۔۔۔۔ مکلا رنس جب پیدا ہوا ہوگا تو اس کی حیثیت ایک حقیر گوشت کے  
لوٹھڑے سے زیادہ نہ رہی ہوگی۔۔۔۔۔ لیکن آج وہ مکلا رنس ہے۔۔۔۔۔ ضروری  
نہیں کہ میں اس گوشت کے لوٹھڑے سے خوفزدہ ہو جاؤں۔۔۔۔۔ ارے وہ تو کچھ بھی نہیں

کیا بتاؤں۔۔۔۔۔ عمران ہانپتا ہوا بولا۔۔۔۔۔ ہاتھ کانپ جاتے ہیں۔ میں خود ہی بچا بچا کر فائر کرتا ہوں۔

عمران نے مختلف بہانوں سے سنگ ہی پر چھتیس راؤنڈ چلائے لیکن سنگ ہی کا بال بریکا نہیں ہوا۔۔۔ اور عمران۔۔۔۔۔ شاید وہ دنیا کے ایک عجیب ترین آرٹ سے نہ صرف روشناس ہوا تھا بلکہ اس نے اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔۔۔ چھتیس بار فائر کرنے کا مقصد یہی تھا کہ وہ بچاؤ کے پینٹرے ذہن نشین کر سکے۔۔ اس صلاحیت کے معاملے میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا۔

Released on 2008

عمران نے اس کے پیروں پر ایک فائر جھونک دیا۔ لیکن گولی دیوار سے ٹکرائی سنگ ہی اس سے شاید تین فٹ کے فاصلے پر کھڑا مسکرا رہا تھا۔

کیوں بھیتے۔۔۔ کیا خیال ہے۔ سنگ ہی نے مسکرا کر پوچھا۔ اس کے جسم پر کہیں کوئی ہلکی سی خراش بھی نہیں آئی تھی۔ ساری گولیاں دیواروں پر پڑی تھیں۔۔۔۔۔ عمران کا یہ عالم تھا جیسے اسے سکتہ ہو گیا ہو۔

کچھ پرواہ نہیں۔۔۔ دوسرے راؤنڈ چلاؤ۔۔۔ اس بارنڈر ہو کر فائر کرنا۔۔۔ سنگ ہی نے جواب دیا۔

کیوں چچا تم کچھ اداس ہو گئے ہو۔ عمران نے نہایت ادب سے کہا۔

کچھ نہیں۔۔۔۔ میں سمجھتا تھا کہ ساری دنیا میں یہ فن صرف میرے پاس ہے۔

ارے لاجول۔۔۔۔۔ تم غلط سمجھتے تھے۔۔۔۔۔ یہ فن تو میری خالہ کی چچی کی نواسی کو بھی آتا تھا۔ میں نے برسوں کا حقہ بھر کر یہ فن حاصل کیا تھا۔

سنگ ہی کچھ نہ بولا۔ وہ ہتھیلی پر ٹھوڑی ٹیکے عمران کو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کم از کم عمران تو اندازہ نہیں کر پایا تھا کہ سنگ ہی کے دل میں کیا ہے اور آنے والے لمحات عمران کے لئے خوشگوار ہوں گے یا بدترین۔۔۔۔۔

[illegible]

کچھ نہیں سنگ ہی ایک طویل سانس لیکر بولا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ تم پر اعتماد کر لوں اور اب میرا خیال ہے کہ تم ونڈ لیمر کیلئے روانہ ہو جاؤ۔۔۔ ڈچر تمہیں ہاتھوں ہاتھ لے گی۔

اسکاٹ لینڈ یارڈ کا سراغ رساں کیپٹن پاول کمشنر کے آفس میں داخل ہوا۔ سرڈیکن نے اسے خصوصیت سے یاد کیا تھا۔ ورنہ ان کے دفتر میں ادنیٰ آفیسروں کا کیا کام۔۔۔۔۔ سرڈیکن نے اپنے سر کو خفیف سی جنبش دے کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ پاول بیٹھ تو گیا لیکن اس کے چہرے پر کچھ ایسے آثار تھے جن میں بے چینی اور احساس کمتری دونوں

سنگ ہی ہنس پڑا۔۔۔ مگر ہنسنے کا انداز تحقیر آمیز تھا۔

ہائیں عمران آنکھیں پھاڑ کر بولا۔ کیا تم مجھے بالکل چغدا ہی سمجھتے ہو۔

ہاں۔ بالکل۔۔۔۔۔وقت نہ برباد کرو۔۔۔۔۔تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں۔

نہیں پہلے فائر۔

سنگ ہی کافی دیر تک اسے محض مذاق سمجھتا رہا۔ لیکن عمران نے کچھ اس قسم کی گفتگو شروع کر دی کہ اسے غصہ آ گیا۔ حالانکہ اس طرح جھنجھلانا سنگ ہی کی روایات کہ خلاف تھا مگر وہ بھی عمران ہی تھا۔ جو اسے بعض اوقات کسی کثیر العیال کلرک کی طرح چڑچڑا بنا دیتا تھا۔ بہر حال سنگ ہی نے ریوالور لوڈ کیا۔۔۔ لیکن فائر کرنے سے پہلے ایک بار اسے باز رکھنے کی کوشش کی۔ مگر عمران پر بھی شاید بھوت سوار تھا۔

سنگ ہی نے فائر کیا۔۔۔ اور اپنا سامنہ لے کر رہ گیا۔۔۔ پہلے تو وہ کافی شرمندہ ہوا۔۔۔ پھر اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نظر آنے لگے عمران دوسرے سرے پر کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔ سنگ ہی نے چیپ چاپ ریو الو راہی جیب میں ڈال لیا۔ وہ کچھ مضحکہ سا بھی نظر آنے لگا تھا۔

گھروں میں سوئے تھے انہیں بھی نہیں معلوم وہ برہنہ حالت میں ان تھیلوں میں کس طرح پہنچے۔۔۔۔۔ ایک کا بیان ہے کہ وہ اپنے مکان کے زینوں پر چڑھ رہا تھا کہ کسی نے پشت سے اس کے سر پر ضرب لگائی پھر اسے پتہ نہیں کہ کیا ہوا۔۔۔۔۔ صرف یہی ایک آدمی ہے جس کے سر پر چوٹ ہے بقیہ اچھے خاصے ہیں ان کے جسموں پر ہلکی سی خراشیں بھی نہیں پائی گئیں۔

اور ان تھیلوں پر تحریر تھا۔ مکلا رنس کی خدمت میں ایک غریب الوطن کی طرف سے جی ہاں اس لئے خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ مکلا رنس ہی کے آدمی ہیں اور شاید یہ حرکت سنگ نے کی ہے۔ کیونکہ کل اس کا چیلنج بھی شایع ہوا تھا۔

پھر تم نے پی چنگ کے مکان پر چھاپہ ضرور مارا ہوگا۔ جی ہاں۔۔۔۔۔ مگر ناکامی ہوئی۔۔۔۔۔ عمارت خالی تھی حتیٰ کہ وہاں فرنیچر بھی نہیں مل سکا۔۔۔۔۔ البتہ ایک کمرے کی دیواروں پر گولیوں کے بیالیس نشانات ملے ہیں۔ بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی مجبوط الحواس آدمی نے دیواروں پر فائرنگ کی ہو۔ اگر وہ عمارت خالی ملی ہے تو یہ حرکت سو فیصدی سنگ ہی کی معلوم ہوتی ہے۔ جی ہاں۔ یہی خیال ہے۔

شامل تھے۔

میں نے تمہیں اس لئے طلب کیا ہے کہ تم سے نک کارٹر کے متعلق کچھ پوچھوں۔ سرڈیکن نے کاغذات سے نظر ہٹائے بغیر کہا۔

جناب عالی نک کارٹر آسٹریلیا کا ایک مشہور آدمی تھا۔۔۔۔۔ اس کی ہسٹری دراصل اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب اس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا کامیاب علاج دریافت کیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کی ہسٹری تاریکی میں ہے۔ انتہائی کوششوں کے باوجود بھی کچھ نہیں معلوم ہو سکا۔

وہ بہت زیادہ اہم ہے۔ سرڈیکن بولے۔

لیکن اس سے پہلے کی زندگی پر ابھی تک روشنی نہیں پڑ سکی۔ معلومات حاصل کرنے کے سارے ذرائع اختیار کئے جا رہے ہیں۔

ان آدمیوں کے متعلق کچھ بتاؤ۔۔۔۔۔ جو تھیلوں سے برآمد ہوئے ہیں۔

وہ آپس میں ایک دوسرے سے واقف ہیں۔ ہر ایک کا بیان مختلف ہے۔۔۔۔۔ دو آدمیوں کا کہنا ہے کہ وہ بلومزبری کے ایک شراب خانے میں شراب پی رہے تھے لیکن انہیں نہیں معلوم کہ کس نے انہیں برہنہ کر کے تھیلوں میں بند کر دیا۔۔۔۔۔ تین پچھلی رات اپنے

کیوں۔۔۔۔

وہ چھ آدمی جو برہنہ حالت میں بند ملے تھے کسی حیثیت سے نچلے طبقے کے نہیں ہو سکتے۔

ان کا شمار شرفاء میں ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ پڑھے لکھے اور باعزت ہیں۔۔۔

مجھے علم ہے۔۔

مگر وہ تو اس واقعے کی نوعیت خود ہی نہیں سمجھ سکے سر ڈیکن نے کہا۔

اور سنگ ہی نے ان کے ساتھ یہ برتاؤ کیا۔ سرڈیکن مسکرائے پھر آگے جھک کر آہستہ سے بولے۔ یہ بہترین موقعہ ہے۔ پاول اپنی آنکھیں کھلی رکھو۔ سنگ ہی سے اس کا ٹکراؤ ہر حال میں ہمارے لئے مفید ہوگا۔

مگر جناب والا۔۔۔ یہ ڈچز کی زیادتی ہے۔ کیا قانون انہیں مجبور نہیں کر سکتا۔

کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ مگر ایسے حالات میں ہم کیلی پیٹرن کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتے۔۔۔۔۔ وہ خود جو کچھ بھی کر رہی ہے اپنی ذمہ داری پر۔۔۔۔۔ کیلی پیٹرن پر خاک ڈالو۔۔۔۔۔ جب تک وہ ہم سے رجوع نہ کرے ہم پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ لیکن مکلا رنس۔۔۔۔۔ اب وہ سلسلہ ختم ہی ہو جانا چاہیے۔۔۔۔۔ لندن کی پولیس کی شہرت پر بٹہ لگ رہا ہے۔



تھیں۔ تقریباً پندرہ منٹ تک وہ اسی طرح بیٹھی رہی۔ پھر یک بیک چونک پڑی۔

دوسرے ہی لمحے میں وہ میز کے ایک پائے سے لگے ہوئے بٹن کو بار بار دبا رہی تھی۔ یہ سلسلہ اس وقت ختم ہوا جب ڈچز نے کسی کے قدموں کی آہٹ سن لی۔

ایک خوش پوش نوجوان لائبریری میں داخل ہوا۔۔۔۔۔ دروازے پر رک کر وہ احتراماً تھوڑا سا جھکا اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

کل ایک معزز مہمان آ رہا ہے۔۔۔۔۔ ایک مشرقی شہزادہ۔۔۔۔۔ اس کے لئے تین کمرے مشرقی طرز پر سجادیئے جائیں۔

بہتر ہے۔۔۔۔۔ محترمہ۔۔۔۔۔

اس کمرے میں بہترین قسم کے ایرانی قالین موجود ہیں۔۔۔ ڈچز نے لائبریری کے آخری سرے والے سبز رنگ کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔ اور میز کی دراز کھول کر ایک کنجی نکالی پھر اسے اس کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔

قالینوں کا انتخاب تم خود کرو گے۔ مجھے تمہاری پسند پر اعتماد ہے۔

شکریہ مائی لیڈی۔ وہ پھر تعظیماً جھک کر سیدھا کھڑا ہوتا ہوا بولا۔۔۔ مگر میرا قصور تو مجھے بتا دیجئے۔۔۔۔۔ مجھ سے کون سی غلطی سرزد ہوئی ہے کہ آپ مجھے اس کمرے میں بھیج رہی

میرا بھی یہی خیال ہے۔ پاول بھی جواباً مسکرایا۔

ونڈلیر کیسل کی شاندار لائبریری میں ڈچز بیٹھی ہوئی کسی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔ اور یہ بات قطعی یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ وہ کتاب کتوں کی پرورش اور دیکھ بھال ہی سے متعلق رہی ہوگی۔ ورنہ ڈچز کو کتابوں سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی۔

دفعۃً ایک بٹلر مشنری میں ایک لفافہ رکھے ہوئے اندر آیا۔

کیا ہے۔ ڈچز نے کتاب سے نظر ہٹائے بغیر پوچھا۔

ایک تار ہے مائی لیڈی۔۔۔۔۔ بٹلر نے ادب سے جواب دیا۔

ڈچز نے تار مشنری سے اٹھا لیا اور وہ بے آواز قدموں سے چلتا ہوا باہر نکل آیا۔ ڈچز نے لفافہ چاک کر کے تار کا فارم نکالا اور پڑھنے لگا۔

ڈچز آف ونڈلیر کو پرنس آف ڈھمپ کی طرف سے معلوم ہو کہ میں نے کافی غور و فکر کے بعد لندن میں ہی لینڈی ڈاگ پیدا کرنے کا طریقہ سوچ لیا ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ یہ طریقہ سو فیصدی کامیاب ہوگا۔

اس لئے میں کل ونڈلیر کیسل پہنچ رہا ہوں۔ ڈچز نے تار ختم کر کے ایک طویل سانس لی اور چھت کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کی پیشانی پر گہرے تفکر کی بناء پر سلوٹیں ابھر آئی

شکل نہیں دکھائی دی تھی۔۔۔۔۔ اس نے دو ایک بار رینی سے پوچھا لیکن اس نے لاعلمی ظاہر کی۔

یعنی تمہیں تشویش بھی نہیں۔ رومیلا نے حیرت سے کہا۔

مجھے کیوں ہوتی تشویش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اکثر اسی طرح اطلاع دیئے بغیر غائب ہو جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ڈیڈی بھی اس سے نہیں پوچھتے کہ وہ کہاں تھا۔  
رومیلا خاموش ہو گئی۔

اسی دن تقریباً دو بجے عمران ڈیکن ہال میں داخل ہوا۔ سر ڈیکن سے سب سے پہلے  
مڈ بھیڑ ہوئی۔۔۔۔۔۔ شاید وہ اس کے منتظر ہی تھے۔

تم کہاں سے آرہے ہو۔ سردیکن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

یہ نہ پوچھیے۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ان چھ برہنہ آدمیوں کا حال اخبار میں پڑھ کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ مکلا رنس پر جو کچھ بھی گذری ہو۔۔ خدا جانے۔

کہا مطلب۔۔۔

جناب کھیل شروع ہو گیا ہے۔ میں نے پنگ پانگ کے بلے سے فٹ بال پر ہٹ لگائی ہے۔۔۔۔۔ کیا کروں غلطی ہو ہی گئی۔

ڈچز کا ہاتھ دوبارہ میز کی دراز میں ریگ گیا۔ اچانک وہ ایک پستول سمیت باہر آ گیا۔ جس کا رخ نوجوان کے سینے کی طرف تھا۔

تم وہاں آرام سے رہو گے۔۔۔۔ ڈچر نے اسے گھورتے ہوئے آہستہ سے کہا اور نہ تم مجھے جانتے ہو۔۔۔۔

اچھی طرح مائی لیڈی نوجوان کے لہجے میں بڑی تلخی تھی۔

چلو ڈچر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

نوجوان چپ چاپ سبز دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ڈچر پستول لئے اس کے پیچھے چل رہی تھی۔ نوجوان نے دروازے میں کنجی لگائی۔ قفل کھولا اور حیب حاب اندر داخل ہو گیا۔۔

ڈیز نے دروازہ اپنی طرف کھینچ کر کنجی گھمادی جو قفل ہی میں لگی ہوئی تھی۔

پھر وہ بڑے اطمینان سے میز کی طرف واپس آئی پستول میز کی دراز میں ڈال دیا اور پہلے ہی کی طرح کتاب کے مطالعے میں مشغول ہو گئی۔

ڈیکن ہال میں ابھی کچھ مہمان مقیم تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان میں رومیلادریگال بھی تھی۔  
اسے اس بات سے بڑی تشویش تھی کہ عمران اچانک کہاں غائب ہو گیا۔ دودن سے اس کی

تو گویا۔۔۔۔۔ مجھے اپنا مذاق جاری رکھنا چاہیے۔ عمران چہک کر بولا۔  
تم سر ڈیکن مسکرائے۔۔۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہارے جسم میں کسی شیطان کی  
روح حلول کر گئی ہے۔

بکواس بند کرو۔ اب کیا پروگرام ہے۔

کیوں۔۔۔۔

کیا تمہیں یقین ہے کہ تم وہاں رہ کر۔۔۔۔۔۔۔۔ کیلی پیٹرسن کا پتہ لگا سکو گے۔  
 ہو سکتا ہے۔ لگا ہی لوں۔

Released on 2008

ارے جناب بس مذاق ہی مذاق۔۔۔۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ چھ آدمی برہنہ کر کے تھیلوں میں ٹھونس دیئے جائیں گے۔ ورنہ میں کپڑے پہن کر مذاق کرتا۔ بات بس اتنی سی تھی کہ میں نے سنگ ہی کو چھیڑنے کے لئے اس کی طرف سے ایک چیلنج شائع کر دیا تھا۔

جی ہاں بس غلطی ہو ہی گئی۔ عمران نے مغموم آواز میں کہا۔

خدا جانے اب تو جو کچھ بھی ہونا تھا ہو چکا۔

اوہ باپ۔۔۔۔۔ تب مجھے فوراً پیرس چلا جانا چاہیے۔

کیوں

Page 50

Released on 2008

Page 51



وہ اسے کشادہ کمرے میں لائی۔۔۔۔ اور عمران اس کمرے کے ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔۔۔۔۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ ایک بدبودار راستے سے یہاں تک پہنچا تھا۔ یہاں اعلیٰ قسم کا فرنیچر تھا، دروازوں پر قیمتی اور دبیز پردے تھے۔ ان میں سے کئی ایسے بھی تھے جن پر مشرقی طرز کا کارچوبی کام بنا ہوا تھا۔ ایک طرف بخوردان سے خوشبودار دھوئیں کی لکیریں نکل کر خلا میں لہریئے جا رہی تھیں۔ بہر حال کمرے کا ماحول عجیب یوریشین قسم کا تھا۔۔۔۔۔ بوڑھی عورت عمران کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے دوسرے دروازے سے نکل گئی۔۔۔۔۔ عمران ایک صوفے پر بیٹھ کر سنگ ہی کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔ اس نے اسے یہیں کا بتا دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد سنگ ہی کمرے میں داخل ہوا مگر عجیب ہیبت میں۔۔۔۔ بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں کثرت شراب نوشی کی بناء پر سوجی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھیں۔ گالوں پر لپ اسٹک کے دھبے تھے۔ جنہیں صاف کرنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھی گئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں رائی کی وہسکی کی آدھی بوتل تھی جسے وہ شاید سوڈا ملائے بغیر پیتا رہا تھا۔۔۔۔۔ عمران کو دیکھ کر مسکرایا۔

کیوں بھتیجے۔۔۔۔۔ تم اب بھی لندن ہی میں مقیم ہو۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ لندن آ رہی ہے۔۔۔۔۔ غالباً اپنے بلومزیری والے مکان

دوسری طرف اس نے سنگ ہی جیسے خطرناک آدمی کو شیشے میں اتار لیا تھا مگر اب سوچ رہا تھا کہ اگر اسے اس کی اصلیت معلوم ہوگئی تو بنانا یا کام بگڑ جائے گا۔۔۔۔ ڈچر تک پہنچ جانے کے بعد تو سنگ ہی کے اعتماد کی جڑیں اور زیادہ مضبوط ہو جائیں اور شاید اس صورت میں وہ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھتا کہ عمران کون ہے اور کس مقصد کے تحت اس سے آنکرایا ہے۔۔۔۔ مگر ایسے حالات میں جب کہ خود ڈچر اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرے گی سنگ ہی کا بدگمان ہو جانا لازمی امر ہوگا۔

عمران کافی دیر تک سوچتا رہا۔ لیکن ایسی کوئی تدبیر اسے نہ سوجھ سکی جس سے سنگ ہی بھی مطمئن ہو جاتا اور ڈچر کی غلط فہمیاں بھی رفع ہو جاتیں۔

بہر حال کچھ دیر بعد وہ اٹھا شام کا لباس پہنا اور کمرہ مقفل کر کے نکل کھڑا ہوا۔

ایک گھنٹہ بعد وہ سوہو کی ایک گندی سی گلی میں داخل ہو رہا تھا۔ اسی گلی میں ایک جگہ رک کر اس نے ایک ایسے دروازے پر دستک دی جس کا پالش اڑ گیا تھا۔۔۔۔ اور جگہ جگہ دیمکوں کی تباہ کاری کے نشانات نظر آ رہے تھے۔

تقریباً دس منٹ بعد ہلکی سی چڑچڑاہٹ کے ساتھ دروازہ کھلا اور عمران ایک بوڑھی عورت کی رہنمائی میں ایک متعفن گلیا راطے کرنے لگا۔ عورت نے اس سے یہ بھی نہیں پوچھا تھا کہ وہ کون ہے اور کیا چاہتا ہے۔

سنگ ہی نے رومال سے اپنے گال صاف کرتے ہوئے کہا کام کی بات کرو لڑکے۔۔۔ ورنہ سنگ ہی کی سزا تمہیں خودکشی پر مجبور کر دے گی۔

جو سزا خودکشی پر مجبور کر دے منطقی اعتبار سے اسے سزا کہا ہی نہیں جاسکتا۔

اچانک سنگ ہی نے تین بارتالی بجائی۔ دوسرے لمحے میں دو قوی ہیکل چینی اندر گھس

آئے۔۔۔۔۔ سنگ ہی نے چینی زبان میں ان سے کچھ کہا اور وہ بے تحاشہ عمران پر جھپٹ پڑے۔ عمران پہلے ہی سے تیار بیٹھا تھا۔ وہ اتنی صفائی سے ان کے درمیان سے نکلا کہ ان کے سر ایک دوسرے سے ٹکرا کر رہ گئے۔ وہ غصیلی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ حملہ کر بیٹھے۔ عمران جھکائی دے کر نہ صرف ان کی گرفت میں آنے سے بچ گیا بلکہ ایک کی پشت پر لات رسید کر دی۔ وہ توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سنگ ہی پر جا گرا۔ اتنی دیر میں عمران نے دوسرے چینی کی اچھی خاصی مرمت کر دی۔ سنگ ہی اپنے اوپر گرتے ہوئے چینی کو تھوکر مار کر شاید سخت سست کہنے لگا تھا۔

یہ سب کچھ ہوتا رہا لیکن سنگ ہی نے ان دونوں کی مدد نہیں کی۔ آخر ایک چینی نے چھرا نکال لیا۔

چچا سنگ۔۔۔۔۔ عمران ہنس کر بولا۔ اگر یہ چھرا ان دونوں میں سے کسی کے

میں قیام کرے گی۔

تب تو اور بھی اچھا ہے۔۔۔۔۔ یہیں اس سے مل لو۔۔

یہاں ملنا ٹھیک نہیں ہے چچا۔۔۔۔۔ بلو مزیری والے مکان کے قرب و جوار میں میرے چند شناسا رہتے ہیں سارا معاملہ چوپٹ ہو جائے گا۔۔

تم بہانہ بازی کر رہے ہو۔۔۔۔۔ سنگ ہی جھنجھلا کر بولا۔

ارے۔۔۔۔۔ واہ۔۔۔۔۔ عمران نے بھی اسی لہجہ میں جواب دیا۔۔۔ میں تمہارے باپ کا نوکر ہوں۔۔۔ چونکہ میری تفریح ہی یہی ہے اس لئے میں نے یہ کام انجام دینا منظور کر لیا تھا۔ اگر دھونس دھڑلے پر آؤ گے تو میں بھی تم سے کمزور نہیں ہوں۔

سنگ ہی ہنس پڑا۔۔۔۔۔ پھر سنجیدگی سے بولا۔

نہ جانے کیوں تم پر ہاتھ اٹھانے کو دل نہیں چاہتا۔

تم مجھ سے ڈرتے ہو چچا سنگ۔۔۔۔۔ اپنی کمزوری کو خلوص میں چھپانے کی کوشش نہ کرو۔

چلو یہی سہی۔۔۔۔۔ میں تم سے ڈرتا ہوں۔۔۔۔۔ پھر۔۔۔

پھر کچھ نہیں میں کب کہتا ہوں کہ نہ ڈرو۔۔۔۔۔ مگر یہ تمہارے گالوں پر۔۔۔۔۔





نک کارٹر۔۔۔۔۔سنگ ہی آہستہ سے بڑبڑایا۔ ٹھہرو۔۔۔۔۔مجھے سوچنے دو۔  
وہ خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا۔ پھر بولا۔ میں نے یہ نام سنا ہے۔ آسٹریلیا میں کہاں تھا۔  
سڈنی۔

اوہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا۔۔۔۔۔میں اس کے متعلق معلومات حاصل کروں گا۔ میرے  
ایک انگریز دوست کی زندگی کا بیشتر حصہ آسٹریلیا ہی میں گزرا ہے اور سڈنی میں اس کا قیام تھا۔  
کیا وہ یہیں لندن میں رہتا ہے۔

ہاں۔۔۔۔۔سر و گفلیڈ۔۔۔۔۔موجودہ گفلیڈ کا چچا بڑا شاندار آدمی  
ہے۔۔۔۔۔کیا تم نے اسے کبھی دیکھا ہے۔

نہیں لیکن لارڈ و گفلیڈ سے میری جان پہچان ہے۔۔۔۔۔وہ مجھے ایک مشرقی شہزادے کی  
حیثیت سے جانتا ہے۔

اوہو۔ تم لمبا فراڈ کر رہے ہو۔ سنگ ہی مسکرایا۔

اس کے بغیر میرا کام ہی نہیں چلتا۔ اخراجات بہت وسیع ہیں۔ تم نے روزانہ سو پاؤنڈ  
دینے کا وعدہ کیا تھا مگر ابھی تک ایک ہی قسط ملی ہے۔

اب مجھے ٹھگنے کا ارادہ ہے۔ کیوں خیر اس قصے کو ختم کرو۔ کیا واقعی لارڈ و گفلیڈ تمہیں پہچانتا

اگر مجھے کبھی اس کے وجود پر یقین آسکا تو ضرور مان لوں گا۔ سنگ ہی نے برا سامنہ بنا کر  
کہا۔

اگر وجود پر یقین نہیں ہے تو پھر مجھے ڈچز آف ونڈلیم کے یہاں کیوں بھیجنا چاہتے ہو۔  
وہ تمہیں یہ بھی معلوم ہے۔ سنگ ہی نے حیرت سے کہا۔

میں کیا نہیں جانتا چچا۔۔۔۔۔میں یہ بھی جانتا ہوں کہ مکلائس اس سے پریم  
کرنے لگا ہے اور اس سے شادی کے بغیر نہیں مانے گا۔

تم نے شاید فیون کھا رکھی ہے۔ سنگ ہی بولا۔  
میں چینی نہیں ہوں۔ عمران نے جواب دیا۔

سنگ ہی کسی سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اس نے کہا نک کارٹر کے متعلق تم کیا کہہ رہے تھے۔  
میرا خیال ہے کہ وہ ابھی زندہ ہے۔

کون کیا بک رہے ہو۔۔۔۔۔صاف صاف کہو۔

نک کارٹر۔ آسٹریلیا کا ایک باشندہ ہے۔ جس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا  
کامیاب علاج دریافت کیا تھا۔۔۔۔۔آسٹریلیا میں وہ مر گیا تھا۔ مگر لندن میں شاید زندہ  
ہے۔

Released on 2008

Page 57

ونڈ لیمبر سے ملے گا۔ ویسے عمران اس وقت بڑا شاندار لگ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پایا جانے والا دایمی احمق پن غائب ہو چکا تھا اور وہ سچ مچ شہزادوں کے سے انداز میں گفتگو کر رہا تھا۔

کیا ڈچز آپ سے واقف ہیں جناب والا۔۔۔۔۔ سیکرٹری نے پوچھا۔

اچھی طرح عمران نے پروقار انداز میں جواب دیا۔

مگر وہ ابھی تشریف نہیں رکھتیں۔ تاوقتیکہ وہ آپ سے ملنے پر رضامند نہ ہوں ہم مجبور ہوں گے۔

کیا بکواس ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کسی چڑچڑے رئیس کی طرح کہا۔ میں کلب ممبر بننا چاہتا ہوں

اس کے لئے بھی دوسروں ممبر کی سفارش ضروری ہے۔

سفارش پر پرنس آف ڈھمپ لعنت بھیجتا ہے۔۔۔۔۔ سمجھے مائی ڈیر سیکرٹری

قانون۔۔۔۔۔ قانون ہے جناب۔۔۔۔۔

اچھی بات ہے تم بہت جلد روائیل کلب کا انجام دیکھ لو گے۔

میں نہیں سمجھا جناب۔

زیادہ تر غیر ملکی طلباء رہتے ہیں۔

عمران بھی سنگ ہی کی طرف سے مطمئن نہیں تھا۔ اس نے دو تین ملاقاتوں میں اسے سمجھنے کی کوشش کی تھی اور کسی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سنگ ہی جیسے لوگوں کا دماغ الٹنے میں دیر نہیں لگتی۔ اور ان کے متعلق یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہی دل میں بھی ہوگا۔

بہر حال سنگ ہی کی قیامگاہ سے چل کر سیدھا ماکسٹرن کے بورڈنگ میں آیا اور شام تک اپنے کمرے میں بیٹھا رہا۔۔۔۔۔ اسے یقین تھا کہ سنگ ہی کے کسی آدمی نے ہارلے اسٹریٹ تک اس کا تعاقب کیا ہے۔

بانج بجے کے بعد اس نے ڈچز وونڈلمیر کی بلومزیری والی قیامگاہ پر فون کیا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب بھی ملا لیکن ڈچز گھر پر موجود نہیں تھی۔ اس کے لندن کے کارپرداز نے عمران کے بتایا کہ وہ اسے ساتھ بچے آکسفورڈ اسٹریٹ کے روائیل کلب میں مل سکے گی۔

روائیل کلب حقیقتاً روائیل کلب تھا۔ وہاں خطاب یافتہ یا شاہی خاندانوں کے افراد کے علاوہ اور کسی کا داخلہ ممکن نہیں تھا۔۔۔۔۔ عمران ٹھیک ساڑھے چھ بجے وہاں پہنچ گیا۔ لیکن سوال داخلے کا تھا۔ اس کے لئے اسے سب سے پہلے ریسپشن روم جانا پڑا۔۔۔۔۔ وہاں اس نے اپنا نام پرنس آف ڈھمپ والا کارڈ دکھاتے ہوئے سیکرٹری کو بتایا کہ وہ وہاں ڈچز آف

کلوک روم میں اپنے رین کوٹ اتار کر وہ ہال میں آئے۔ اور ڈچز نے عمران کا تعارف اپنے ساتھیوں سے کرایا۔ ان میں سے ایک سر وگفیلڈ تھا۔ لارڈ وگفیلڈ کا چچا اور دوسرا شریف آف نوٹنگھم۔ عمران کو یاد آ گیا کہ سنگ ہی نے اپنے کسی دوست کا تذکرہ کیا تھا اس کا نام بھی وگفیلڈ ہی تھا۔۔۔۔۔ پھر یہ بھی یاد آ گیا کہ لارڈ وگفیلڈ کا حوالہ بھی دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ تو پھر یہ وہی سر وگفیلڈ تھا۔ عمران کے چہرے پر اب پھر وہی پہلے کی سی حماقت طاری ہو گئی تھی۔ اور وہ کچھ اس طرح خاموش تھا جیسے بولنے کی ہمت نہ پڑ رہی ہو۔

وہ جب بھی بولتا انداز سے صاف ظاہر ہو جاتا کہ اسے اپنے احمق ہونے کا احساس بہت شدت سے ہے اور وہ بولتے وقت سوچتا بھی ہے کہ کہیں کوئی بیوقوفی کی بات زبان سے نہ نکل جائے۔ ٹھیک نوبت وہ کلب سے اٹھ گئے۔ سر وگفیلڈ اور شریف کو شاید اور کہیں جانا تھا۔

تم میرے گھر تک چلو۔ ڈچز نے عمران سے کہا۔

ضرور۔۔۔۔۔ ضرور۔۔۔۔۔ عمران ٹھنڈی سانس لیکر بولا۔ میں اپنی اسکیم کے متعلق اپ کو بتانے کے لئے بے چین ہوں۔

لینڈی ڈاگ والی اسکیم

جی ہاں وہی عمران نے جواب دیا۔

میں اپنی ریاست میں ایک روائیل کلب قائم کروں گا۔ اور اس کی عمارت میں شہر بھر کے بٹے کٹے گدھے باندھے جایا کریں گے۔

کیا آپ سنجیدگی سے کہہ رہے ہیں۔ سیکرٹری نے پوچھا۔

ہاں میں سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں۔ تم دیکھ لینا۔۔۔۔۔ اور یہی نہیں بلکہ اس کے بورڈ پر یہ بھی لکھواؤں گا کہ یہ لندن کے روائیل کلب کی ایک شاخ ہے۔

آپ ہرگز ایسا نہیں کر سکیں گے جناب۔

کیوں ارے وہ انگلینڈ نہیں بلکہ ڈھمپ ہے۔ میری اپنی ملکیت۔۔۔۔۔ میں ڈھمپ کا شہزادہ ہوں۔

ابھی یہ بحث و تکرار جاری تھی کہ ڈچز آف ونڈلیر دو آدمیوں کے ساتھ ریسپشن روم میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔ عمران کہ دیکھ کر وہ ٹھٹکی لیکن پھر بڑی گرمجوشی سے آگے بڑھ کر بولی۔

ہیلو ڈھمپ۔۔۔۔۔۔۔

یس یورائی نس۔ عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

کلوک روم میں جانے کے لئے ریسپشن روم سے گذرنا ضروری ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔۔ ورنہ شاید ڈچز سے اس طرح ملاقات نہ ہو سکتی۔



پرشبہ کرے گا۔

عمران کار سے نیچے اتر گیا۔ سڑک تاریک نہیں تھی۔ لیکن بارش کی وجہ سے ہاتھ کو ہاتھ نہیں سچھائی دیتا تھا۔ عمران کار کی پشت پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے دھکیلنے لگا۔ اسے ناکامی نہیں ہوئی کار آگے کی طرف کھسک رہی تھی۔ ایسے میں ڈرائیور نے اسے اسٹارٹ کرنے کی بھی کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہیں ہوئی۔

اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے ناچ گئے ہیں۔ سر پر لگنے والی ضرب کچھ اتنی ہی شدید تھی۔ اسے اتنی مہلت بھی نہ مل سکی کہ وہ مڑ کر حملہ آور کی شکل ہی دیکھ لیتا۔۔۔ وہ اردو میں ادب لطیف بکتا ہوا ڈھیر ہو گیا۔۔۔۔۔ گرتے گرتے اسے احساس ہوا جیسے سر کے پچھلے حصے سے سورج طلوع ہو کر آنکھوں میں غروب ہو گیا ہو۔

عمران کا تو یہی خیال تھا کہ زیادہ دیر تک بے ہوش نہیں رہا۔ ویسے وہ سوچ رہا تھا کہ شاید اس کی چوٹ دھک میڈیولا اور اوبلا نکلنا تک پہنچ گئی تھی ورنہ وہ بے ہوش نہ ہوتا۔ پھر وہ اپنی بے ہوشی کی سائنٹیفک توجہیہ کے چکر میں پڑ گیا۔ یہ کرتا تو کرتا بھی کیا۔ جہاں اسے ہوش آیا تھا وہ جگہ بالکل تاریک تھی اس نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھا کہ ہاتھ کو ہاتھ بھجائی دیتا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔ اور اسے فوراً احساس ہو گیا کہ نہیں بھجائی دیتا کیونکہ وہ کسی دوسرے آدمی کی ناک ٹٹول رہا تھا۔

اچانک کار بھی رک گئی اور عمران نے ڈرائیور سے استفسار کیا۔ جواب ملا شاید بیٹری فیل ہو گئی ہے۔

ہمپ۔ عمران نے ایک لمبی سانس لی اور اطمینان سے پشت گاہ سے ٹک گیا۔

ڈچز ہونٹوں ہی ہونٹوں میں نہ جانے کیا بڑا رہی تھی۔ ڈرائیور اپنا رین کوٹ سنبھالتا ہوا نیچے اتر گیا۔ لیکن دشواری یہ تھی کہ وہ اس بارش میں بونٹ نہیں اٹھا سکتا تھا۔

وہ ڈچز کے حکم پر چند ایسے آدمیوں کی تلاش میں چلا گیا جو کار کو دھکا دے کر سڑک کے کنارے لگا سکیں۔

لیکن وہ جلد ہی ناکام واپس آ گیا۔ سڑک سنسان ہو جانے کی وجہ سے ایک بھی ایسا آدمی نہیں مل سکا تھا جو کار کو دھکیل کر سڑک کے کنارے پر لگا دیتا۔

اے ڈرائیور۔ عمران نے کہا۔۔۔۔۔ تم اسٹیرنگ سنبھالو میں دھکا دیتا ہوں۔

ارے تم۔۔۔۔۔ ڈچز نے حیرت سے کہا۔

ہاں میں۔۔۔۔۔

نہیں یہ بدنما معلوم ہوگا ڈھمپ۔۔۔۔۔ تم ایک معزز آدمی ہو۔

اونہہ۔ عمران ہونٹ سکڑ کر بولا۔ اس بارش میں کسی کو کیا پڑی ہے کہ میرے معزز ہونے



جلاؤنا۔

“

تقریباً پندرہ منٹ بعد ڈچز کو ہوش آ گیا۔ اور وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ بیٹھی۔

ماچس ہے تمہارے پاس۔

رہی تھی۔

تمہیں اپنی غلطی تسلیم کرنی پڑی گی۔ عمران نے کہا۔ تم پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے مینجر کا حال دیکھ چکی تھیں اس کے باوجود بھی آزادانہ باہر نکلتی رہیں۔۔۔۔۔ تمہیں اپنے ساتھ کم از کم دو مسلح باڈی گارڈت وکھنے ہی چاہئے تھے۔

ڈچز سرپکڑ کر فرش پر اکڑوں بیٹھ گئی اس وقت وہ عمران کو اپنے دیس کی گھاٹنوں اور کھنکنوں سے مشابہ نظر آ رہی تھی۔

اچانک دروازہ کھلا اور چار مسلح نقاب پوش اندر داخل ہوئے ان کے ریوالوروں کی نالیں عمران اور ڈرائیور کی طرف تھیں۔ ایک نے آگے بڑھ کر ڈچز کا بازو پکڑا اور اسے فرش سے اٹھانے کی کوشش کرنے لگے۔

ارے۔۔۔۔۔ الک ہٹو۔۔۔۔۔ عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔ ہر ہائی نس خود ہی اٹھ جائیں گی۔

ڈچز کھڑی ہو گئی تھی اس کا بازو چھوڑ دیا گیا اور تین نفوس کا یہ جلوس چار مسلح نقاب پوش کی نگرانی میں ایک طویل راہداری سے گزرنے لگا۔ پھر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچے جہاں بہت تیز روشنی تھی۔۔۔۔۔ بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے رات کی شوٹنگ کے لئے وہ کسی

ڈھمپ۔۔۔۔۔ ہم کہاں ہیں۔

پتہ نہیں۔۔۔۔۔ عمران نے گھوم کر اسے اپنی تڑخی ہوئی کھوپڑی دکھائی جو جسے ہوئے خون سے چکٹ گئی تھی۔ ڈچز کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ اچھل کر اٹھی اور عمران کو بازوؤں میں جکڑ کر اس کا سر سہلانے لگی۔

یہ کیا ہوا۔۔۔۔۔ ہم کہاں ہیں ڈھمپ ڈیئر۔

شاید مکلا رنس کی قید میں۔۔۔۔۔ عمران نے بڑی سادگی سے جواب دیا۔

ڈچز ایک خوفزدہ سی چیخ مار کر دیوار سے جا لگی اور اس کی پھٹی ہوئی آنکھیں اس طرح ویران ہو گئیں جیسے روح نفس غصری سے پرواز کر گئی ہو۔

مائی ڈیئر ونڈلیر عمران آگے بڑھ کر اس کا شانہ تھپکتا ہوا بولا۔ پرواہ مت کرو۔۔۔۔۔ کیلی پیٹرسن کا معاملہ معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اسے تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔۔ لیکن اگر تم نے مکلا رنس پر حقیقت ظاہر کر دی تو اس کے علاوہ پھر اور کوئی دنیا میں نہ رہ جائے گا۔ مطلب سمجھتی ہونا۔۔۔۔۔ اس صورت میں وہ تمہیں کبھی زندہ نہ چھوڑے گا پھر وہ کسی ایسے آدمی کا وجود برداشت کر ہی نہ سکے گا جو اس کے علاوہ کیلی پیٹرسن سے واقف ہو۔

ڈچز کچھ نہ بولی۔۔۔۔۔ اس کا چہرہ زرد ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ بری طرح کانپ

ہاں ڈچز۔۔۔۔۔ اس نقاب پوش نے ڈچز کو مخاطب کیا جو ہال میں پہلے ہی سے موجود تھا۔  
 کیا خیال ہے تم مجھے کیلی کے متعلق بتاؤ گی یا نہیں۔۔۔۔۔  
 ڈچز کسی خوفزدہ بکری کی طرح کھانسنے لگی۔ پتہ نہیں یہ کھانسی تھی یا وہ رورہی تھی کیونکہ اس کی آنکھوں سے آنسو تو بہر حال بہہ رہے تھے۔  
 اس سے کام نہیں چلے گا ڈچز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم بتاؤ گی یا یہیں بغیر تابوت کے دفن کر دی جاؤ گی۔  
 میری زندگی میں تو یہ ناممکن ہے کہ ہر ہائی نس بغیر تابوت دفن کر دی جائیں۔ عمران نے غصیلے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمقانہ انداز میں کہا۔  
 میں تابوت ضرور مہیا کروں گا۔ خواہ کچھ ہو جائے۔  
 یہ کون ہے۔ نقاب پوش نے دوسرے نقاب پوشوں سے پوچھا۔  
 پتہ نہیں ڈچز کے ساتھ تھا۔ ایک نے جواب دیا۔  
 تم گدھے ہو۔ نقاب پوش گرجا۔ ان دونوں کو لانے کی کیا ضرورت تھی۔  
 ہم سمجھے شاید۔۔۔۔۔

اسٹوڈیو میں لائے گئے ہوں۔  
 یہاں عمران نے ایک خاص چیز دیکھی۔ ایک بہت بڑی سی لوہے کی انگیٹھی تھی جس میں کوئلے دہک رہے تھے۔ اور ان کے درمیان لوہے کی دو سلاخیں پڑی ہوئی تھیں جن میں لگے ہوئے دستے لکڑی کے تھے۔ عمران کو اس کا مطلب سمجھنے میں دیر نہیں لگی۔ وہ جانتا تھا کہ مکلائرس کے آدمی کیلی پیٹرسن کا پتہ معلوم کرنے کے سلسلے میں ڈچز کو سخت اذیتیں دیں گے۔  
 مائی ڈیئر ونڈلیر۔ عمران آہستہ سے بولا۔ وہ آتش دان دیکھ رہی ہو اور اس میں گرم ہوتی ہوئی سلاخیں۔  
 ڈچز کے حلق سے ہسٹریائی انداز کی متعدد چیخیں نکل کر وسیع ہال میں گونجیں اور پھر پہلے ہی کا سا سناٹا طاری ہو گیا۔  
 عمران نے تو تین بار اپنی آنکھوں کو گردش دی اور کنکھار کر اخلاقیات پر لیکچر دینے لگا۔ وہ ان نقاب پوشوں کو یوم قیامت اور خدا کی باز پرس سے ڈرا رہا تھا۔ پھر اس نے کرایسٹ اور صلیب کا قصہ چھیڑ دیا۔ اچانک نقاب پوشوں میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اس کا منہ دبا دیا۔۔۔۔۔  
 عمران نے اس سے اپنا منہ چھڑانے کے لئے جدوجہد نہیں کی۔

مسٹر۔۔ عمران نے اسے مخاطب کیا۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ اپنی دھمکی کو بروئے کار لاسکو گے۔  
ارے تم لوگ کیا دیکھتے ہو۔ نقاب پوش نے اپنے ساتھیوں کو لالکارا۔ اس کا منہ بند کر دو  
وہ پھر عمران کی طرف جھپٹے لیکن عمران اس بر صرف کرتا ہی نہیں دکھاتا رہا بلکہ ایک کے  
ہولسٹر سے ریوا لور بھی نکال لیا۔

خبردار تم سب اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو۔ اس نے انہیں للکارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ چاروں بوکھلا کر پیچھے ہٹے اور پھر انہیں اپنے ہاتھ اوپر اٹھانے ہی پڑے۔

تم بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ عمران نے نقاب پوشوں کے سرغنہ سے کہا۔ کیا تم میرے چچا ہو۔

اس نے بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے لیکن عمران یہ فیصلہ نہ کر سکا کہ اب اسے کیا کرنا چاہیے۔ ویسے انہیں زخمی تو کر ہی سکتا تھا۔ مگر زخمی کرنے کے لئے فائر کرنے پڑتے اور فائر کی آوازیں نہ جانے کون سا نیا ہنگامہ کھڑا کر دیتیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس عمارت میں ان پانچوں کے علاوہ اور لوگ بھی رہے ہوں۔ عمران اپنے دوسرے اقدام کے متعلق سوچ ہی رہا تھا

دوسرا نقاب پوش خاموش ہو گیا۔

ارے یار۔۔۔ اگر ہم آگئے تو کونسی مصیبت پڑ گئی۔ عمران نے برا مان جان لینے والے انداز میں کہا۔ کہو تو واپس چلے جائیں۔

اسے مارو۔۔۔۔۔ ٹھیک کرو نقاب پوش نے جھلائی ہوئی آواز میں کہا۔ اور وہ چاروں  
عمران پر ٹوٹ پڑے۔

لیکن ان چاروں ہی کو حیرت تھی کہ اپنے انتہائی پھر تیلے پن کے باوجود بھی وہ اسے ہاتھ نہ لگا سکے۔ وہ کسی بندر کی طرح اچھل کود کر ہر بار ان کے وار خالی دے رہا تھا۔ دو آدمی تو جلد ہی بیکار ہو گئے کیونکہ ان کے گھونسے پوری قوت سے دیوار پر پڑے تھے۔۔۔۔

اوہ۔۔۔ نقاب پوش دانت پیس کر غرایا۔۔۔ تم سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا۔

ٹھہرو۔۔۔۔۔ عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ میری ایک بات سن لو۔۔۔۔۔ ڈچز کو مار بھی ڈالو تو وہ نہیں بتائیں گی۔۔۔۔۔ اگر تم شرافت سے پیش آؤ تو یہ ممکن بھی ہے۔۔۔۔۔

میں کبھی نہ بتاؤں گی۔۔۔۔۔ ڈچز ہسٹریائی انداز میں چیخنی۔۔۔ مجھے مار ڈالو میں ہرگز نہ بتاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔ میں نچلے طبقے کی کوئی ڈرپوک عورت نہیں ہوں۔

میرا تو دم ہی نکل گیا ہے۔۔۔ میں کیا چلوں گا۔۔۔ مجھے کیلی پیٹرن سے کیا

ڈچز جواب بھی خوفزدہ نظر آ رہی تھی عمران کے قریب آ کر آہستہ سے بولی۔ تم ریوالور سمیت۔ اف فوہ۔۔۔۔ بڑی غلطی ہوئی۔



میرا خیال ہے کہ کیلی پیٹرسن ڈچز اور سر وگفیلڈ کا بنایا ہوا ایک فراڈ ہے۔ ممکن ہے کل رات میں نے ایک دلچسپ ڈرامہ دیکھا ہو۔

لیکن تم سر وگفیلڈ کو کیوں گھسیٹ رہے ہو۔

وہ دونوں گہرے دوست ہیں۔۔۔۔۔ اور بہت دنوں تک آسٹریلیا میں رہ چکے ہیں۔

تو اس کا یہ مطلب کہ تم پچھلی رات مکلا رنس سے نہیں ٹکرائے

میرا یہی خیال ہے۔۔۔۔۔ مکلا رنس کی آڑ میں یہ ڈرامہ کھیلا گیا تھا۔۔۔۔۔ کیلی پیٹرسن اس طرح اچانک آٹکی تھی جیسے وہ اس واقعہ کی منتظر رہی ہو۔۔۔۔۔ اس کے آدمیوں نے مکلا رنس اور اس کے ساتھیوں پر پے در پے فائر کئے لیکن شاید کوئی زخمی بھی نہیں ہو سکا تھا۔ اب اسی لائن پر سوچنے کی کوشش کرو کیا یہ ممکن ہے نہیں ہے کہ ڈچز کیلی پیٹرسن کی رقمیں خود ہضم کر رہی ہو۔۔۔۔۔ کیا سر وگفیلڈ فرشتہ ہے۔

فرشتے سنگ کے دوست نہیں ہو سکتے بھتیجے۔۔۔۔۔ تم نے مجھے الجھنوں میں ڈال دیا ہے۔

ہاہا۔۔۔۔۔ لاؤ نکالو۔۔۔۔۔ آج کی رقم۔۔۔۔۔ کل تو میں نے شہزادہ بننے کے سلسلے میں ساری رقم برباد کر دی تھی۔

میں ساری رات اس کے متعلق سوچتا رہا۔۔۔۔۔ عمران نے مغموم لہجے میں کہا۔ بڑی سریلی

آواز تھی۔۔۔۔۔ اب میں سوچ رہا ہوں کہ کہیں میں کٹی کو بھول نہ جاؤں

سنگ ہی معنی خیز انداز میں مسکرا کر رہ گیا۔

کیا سر وگفیلڈ تمہارا دوست ہے۔

ہاں یہ تقریباً بیس سال پہلے کی بات ہے ہم اسپین میں ملے تھے۔

یہاں آنے کا بعد کبھی اس سے ملے ہو۔

نہیں اب ملنے کا ارادہ ہے۔ سنگ ہی نے کہا۔

ہرگز نہیں۔۔۔۔۔ اسے یہ بھی نہ معلوم ہونا چاہئے کہ تم کہاں مقیم ہو۔

یہ تو تمہیں بھی نہیں معلوم بھتیجے کہ میں کہاں مقیم ہوں۔۔۔۔۔ مگر تم یہ کیوں کہہ رہے ہو۔

میرے پاس کیلی پیٹرسن کے متعلق تھیوری ہے۔

تھیوری۔۔۔۔۔ واہ بھتیجے۔۔۔۔۔ اب تم تھیوریاں بھی بنانے لگے شاباش ہاں بتاؤ

تو کیا ہے۔



—

Page 69

قدم رکھ ہی رہا تھا کہ عمران اسے اپنے ساتھ لیتا ہوا گلی میں چل پڑا۔۔۔۔ اور اس کے اٹھتے ہی اس نے ایک بار پھر آگ لگی ہانک لگا یا سے کہ ساتھ وہ آدمی بھی اختیار نہ طور پر آگ آگچ اٹھا جسے عمران گھسیٹتے ہوئے گلی میں لے آیا تھا۔۔۔۔ باہر کے لوگوں کی طرف جھپٹنے اور اندر سے نکلنے والے چینیوں سے ٹکڑا کر رہ گئیہر طرف آگ آگ کا شور مچ گیا لیکن سمگ ہی کے آدمی اس بھیڑ میں اپنا سر پیٹ رہے تھے۔۔۔ کیونکہ اب عمران کہیں پتا نہ تھا۔

(11)

اسی دن ٹچر عمران کی تلاش میں ڈیکن ہال پہنچ گئے عمران موجود تھا سنگ ہی اسے جھگڑا کر لوٹنے کے بعد سے اب تک ڈیکن ہال سے باہر نہ نکلا تھا اب اسے ایک نئے سرے سے سکیم مرتب کرنی تھی۔۔۔۔ کیونکہ سمگ ہی جیسے آدمی کو دشمن بنا کر مطمئن ہو کر بیٹھنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں تھا۔

ڑچر اسے سٹڈی میں ملیسر ڈیکن موجود نہیں تھے  
میں آج ونڈ لیمر جا رہی ہوں ڈھمپ۔۔۔۔

عمران دوڑتے دوڑتے پھر پلٹ پڑا۔۔۔ اور سنگ ہی کے سر پر چپت رسید کرتا ہوا بولا بھتیجے کی طرف سے۔۔۔۔ سنگ ہی ابھی تک آنکھیں مل مل کر کھانس رہا تھا۔۔۔۔۔ چینیوں نے بڑی شد مد سے حملہ کیا تھا عمران کو جان چھڑانی مشکل ہو گئیاں پر چاروں طرف سے مکوں اور تھپڑوں کی بارش ہو رہی تھی اتنے میں اسے کسی کے ہاتھ میں چاقو کی چمک دکھائی دی۔۔۔۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا کہ وہ خود کو ز میں پر گرا لیتا۔۔۔۔ وہ صرف ایک سکینڈ مہلت چاہتا تھا۔۔۔۔ اور یہ مہلت اسے زمین پر گرتے ہی مل گئی چونکہ تین آدمیوں کے ہاتھ میں کھلے ہوئے چاقو تھے۔ اس لئے شاید وہ یہی سمجھا کہ کسی کا وار چل گیا۔۔۔۔ عمران گرا بھی تو چیخ مار کر۔۔۔۔ اس کا ارادہ کچھ اور تھ لیکن حالات نے دوسری صورت اختیار کر لی۔۔۔۔ چینی کے گر جانے پر سنگ ہی کی طرف متوجہ ہو گئے اب بھی پہلے ہی کی طرح اچھل اچھل کر کھانس رہا تھا اور اس کے دہنوں ہاتھ آنکھوں پر تھے

عمران نے لیٹے ہی لیٹے جست لگائی اور دوسرے کمرے میں پہنچ گیا اس کے آگے طویل راہداری تھی جو صدر دروازے کی طرف جاتی تھی۔

راہداری میں پہنچ کر عمران نے آگ آگچنا شروع کر دیا کیونکہ چینی کے پاس دوڑتے ہوئے آ رہے تھے صدر دروازہ بند تھا عمران نے سوچا کہ اگر اس دفعہ وہ ان کے ہاتھ چڑھا تو نہیں۔۔۔۔ مگر چاید اس کے ستارے اچھے ہی تھے ٹھیک اسی وقت ایک آدمی دروازہ کھول کر راہداری میں

سکتا۔۔۔۔

کیوں نہیں کر سکتا

میرے علاوہ۔۔۔۔ اور کوئی کیلی کو نہیں پہچانتا

لیکن یور ہائی نس ایک بات سمجھ میں نہیں آئی

کیا بات

مکلا نس کیلی کے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے۔۔۔۔

خدا جانے۔۔۔۔ میں زرا الجھن میں ہوں لندن میں اس سے بھی زیادہ مالدار عورتیں موجود ہیں

عمران کچھ نہ بولا وہ احمقوں کی طرح چیز کی طرف دیکھ رہا تھا ڈچز نے مسکرا کر کہا تم اسی وقت میرے ساتھ ونڈ لیم چلو گے

میں معافی چاہتا ہوں یور ہائی نسا بھی میری شادی بھی نہیں ہوئی۔۔۔۔ میں کسی صورت میں مرنا پسند نہ کروں گا

: میں تمہیں اتنا بزدل نہیں سمجھتی تھیڈشز نے خوشگوار لہجے میں کہا۔ اتنے میں فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے ریسیور اٹھا لیا۔۔۔۔ لیس ڈھمپ سیکنگ

شکریہ۔۔۔۔ عمران نے اس طرح کہا کہ جیسے لندن میں اس کی موجودگی اس کے لئے تکلیف کا باعث رہی ہو

کل رات تم نے کمال کر دیا میں تو سمجھتی تھی کہ وہ تمہیں مار ہی ڈالیں گے لیکن تم تو دلیر ہو رات میرا ہارٹ فیل ہوتے ہوتے بچا تھا۔ میں سمجھ رہا تھا کہ اگر ریو اور چل ہی گیا تو کیا ہوگا۔۔۔۔ مگر وہ لڑکی کیلی پٹرسنمن اس کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے بیہوش ہونے سے بچا لیا

واقعہ حیرت انگیز اور پراسرار ہے۔۔۔۔ کیلی پٹرسن۔۔۔۔ اسے خود بھی اس بات کا احساس ہوگا کہ بوڑھی ڈچز آف ونڈ لیم خطرے میں ہے۔۔۔۔ حقیقتاً میں خطرے میں ہوں اگر کل تم ساتھ نہ ہوتے تو میرا کیا ہوتا

پتہ نہیں کیا ہوتا۔۔۔۔ مگر میں آپ کو کای سمجھوں عمران نے اسے گھرتے ہوئے سوال کیا کیا میں نہیں سمجھی

ایک بار ایک تلخ تجربے سے دوچار ہونے کے بعد بھی آپ اس طرح آزادی سے گھوم پھڑ رہی ہیں۔ آپ کچ معلوم ہونا چاہیے کہ مکلا نس لندن کا واس ہے

میری گاڑی میں وہ مسلح گارڈ موجود ہیں اور پھر مکلا نس مجھ پر قاتلانہ حملہ کچ ہی نہیں

ارے واہ عمر ان احقانہ انداز من ہمسایات دراصل یہ ہے کہ میں ایک نیا تجربہ کرنے جا رہا ہوں آسٹریلیا کے ویلر اور عرب کے مشکئی سے گھوڑوں کی ایک نئی نسل بناؤں گا مسٹر چرچل سے اس موضوع پر میں نے ایک گھنٹے گفتگو کی تھی۔ ان کا خیال ہے کہ یہ سکیم بڑی منفعت بخش ثابت ہوگی۔۔۔۔۔

چرچل نے تمہیں الو بنایا ہوگا ڈچز ہنسے لگیاسی تم مجھ سے زیادہ نہیں جانتے۔ فرصت کے لمحات میں دو اپنا بڑا پن بالکل بھلا دینا چاہتا ہے۔

تب میں مسٹر چرچل اور گرینا گاربو سے ایک نئی نسل بنانے کی امکانات پر غور کروں گا مجھے یقین ہے کہ مسٹر جارج برنارڈ شا میری اس سکیم کو بہت پسند کریں گے  
کای تم نشے مین ہو

اس نسل کے لوگ گول اور خوبصورت ہوں گے۔ یہ میرا دعویٰ ہے  
تو تم میرے ساتھ نہیں چلو گے۔

نہیں اب مجھے لینڈی ڈاگ سے دلچسپی نہیں رہ گئی۔۔۔

خیر۔۔۔ پھر سہمگر ایک بار تمہیں وائڈ لیمر ضرور آنا پڑے گا من تمہیں بہت پسند کرتی ہوں تم بزدل نہیں ہو خواہ بننے کی کوشش کرتے ہو۔۔۔۔۔ اچھا

دوسری طرف سے سرڈیکن کی آواز آئی۔ اوہ۔۔۔۔۔ کیا تم گھر پہنچ گئے

ہاں من مسٹر چرچل سے مل چکا ہوں عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا اور میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ میں اس سکیم پر چار لاکھ پاؤنڈ خرچ کا سکتا ہوں

کیا بک رہے ہو سرڈیکن نے جھنجھلا کر کہا۔

پرواہ نہیں ویسے تو میں دس لاکھ پاؤنڈ تک خرچ کر سکتا ہوں لیکن فی الحال چار لاکھ ہی کہے ہیں مسٹر چرچل مجھ سے مل کر بہت خوش ہوئے ہیں

عمران۔۔۔۔۔ آواز غصیلی تھی

اچھی بات ہے۔۔۔۔۔ مگر چرچل کو مجھ سے کہنا تھا کہ میں رات کا کھانا اس کے ساتھ ہے کھاؤں۔۔۔۔۔ خیر میں پھر کسی وقت نکالوں گا۔۔۔۔۔

میں آ رہا ہوں سرڈیکن نے آپ سے باہر ہوتے ہوئے کہا تم وہیں ٹھہرنا۔۔۔۔۔ ورنہ مجھ سے بڑا آدمی کوئی نہ ہوگا۔۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔۔۔ ٹھیک ہیفی الحال ڈیڑھ سو گھوڑے خرید لو عمران نے جواب دیا اور

دوسری طرف سے ریسور پٹخنے کی آواز آئی۔ ڈچز اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے تھوک نکل کر کہا آج کل لمبی لمبی قمیصیں خرچ کر رہے ہو

جیسے سچ مچ قہر خداوندی ہی رہا ہوا اس نے گھنٹی بجا کر اپنے ملازم آئرش کو بلایا۔۔۔۔۔  
وہ بھی کمرے کی حالت دیکھ کر بوکھلا گیا عمران نے جواب طلب نظروں سے اس کی  
طرف دیکھا۔

جناب والا۔۔۔۔۔ میں نہیں جانتا۔۔۔۔۔

کیا نہیں جانتے

میں نے اپنی ماں سے سنا تھا کہ گدھوں کے گرد روچیں منڈلاتی رہتی ہیں۔۔۔۔۔  
۔ دیواروں پر گدھوں کے سردیکھ کرمس ہمیشہ کانپ جاتا تھا۔۔۔۔۔  
چلوٹھیک کرو عمران اسے گھونسا دکھا کر چیخا۔۔۔۔۔  
نوکر خاموش کھڑا اپنی چکنی کھوپڑی پر ہاتھ پھیرتا رہا۔۔۔۔۔  
کیا تم نے سنا نہیں۔۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آتا۔۔۔۔۔ کک۔۔۔۔۔ کہ۔۔۔۔۔

کای یقین نہیں آتا۔۔۔۔۔

بھو۔۔۔۔۔ بھوت۔۔۔۔۔ اچانک بوڑھے آئرش کے گلے سے گھٹی گھٹی چینیں نکلنے

ڈچڑاٹھ گئی عمران اسے جاتے دیکھتا رہا ڈچڑ کے جاتے ہی رومیلا اور رینا آندھی کی طرح  
اسٹڈی میں داخل ہوئیں شاید وہ ملحقہ کمرے سے ان کی گفتگو سنتی رہیں تھیں عمران نے دیکھ کر سر  
کے بل کھڑے ہونے کی کوشش کیلیکن رینی نے اسے کامیاب نہ ہونے دیا۔۔۔۔۔ عمران  
بسورتا ہوا سید اھا کھڑا ہو گیا

یہ ڈچڑ سے تمھارا کیا رشتہ ہیرینی نے چڑانے والے انداز میں کہا

ہم دونوں شاہی نسل سے ہیں عمران نے اکر کر کہا

خیر ہوگا رینی بولہم تو افسوس ظاہر کرتے ہیں

کس بات پر

زلزلے نے تمھارا کمرہ تباہ کر دیا رینی نے مغموم لہجے میں کہا

عمران کی جان نکل گئی۔۔۔۔۔ اس نے سوچا کہ یقیناً زلزلوں نے ان دونوں کمروں میں  
تباہی مچادی ہوگی۔ دوسرے ہی لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اپنے کمرے میں جا رہا تھا۔۔۔۔۔  
وہاں سچ مچ اسی طرح کے زلزلے کی تباہی نظر آئیمیزیں اور کرسیاں الٹی پڑی تھیں۔ تصویروں  
کے فریم دیواروں سے گر کر چکنا چور ہو گئے تھے۔ بہر حال آسانی سے ٹوٹنے والی چیزوں میں  
سے ایک بھی چیز صحیح سلامت نہیں تھی عمران نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور اس طرح سر ہلانے لگا

مگر یہ قصہ زیادہ دنوں تک نہیں چل سکتا۔۔۔۔۔

کیوں۔ کوئی خاص بات ہے

کیلی پیٹرن شاید اب لندن کی سب سے مالدار خاتون ہو گئی ہے

وہ کس طرح

مرحوم لارڈ بیویشام کی جائیداد بھی اسی کو ملے گی

یہ ہرگز نہیں ہو سکتا عمران بگڑ گیا لارڈ بیویشام کی جائیداد مجھے ملے گی کیا یہ ضروری ہے کہ دنیا بھر کی جائیدادیں اسی کے حصے میں آئیں

پھر بکواس شروع کر دی تم نے۔۔۔۔۔

عمران کچھ نہ بولا۔۔۔۔۔ وہ کچھ سوچنے لگا تھا

سرڈیکن نے کہا مگر لارڈ بیویشام کا وکیل کیلی پیٹرن سے مطمئن نہیں ہے۔ لہذا لارڈ بیویشام کا ترکہ اس وقت کیلی کی طرف منتقل نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ کیلی منظر عام پر نہ آ جائے

مگر لارڈ بیویشام کا کیلی پیٹرن سے کیا تعلق

کیلی پیٹرن کی دادی بیویشام خاندان سے تعلق رکھتے تھے

لگیں اور عمران سچ مچ بوکھلا گیا ادھر نوکر گر تا پڑتا کمرے سے بھاگا

ڑھیک اسی وقت ہٹلر نے آ کر سرڈیکن کی آمد کی اطلاع دیوہ شاید فون کا ریسپورر رکھ کر ہی اپنے آفس سے نکل پڑے تھے

عمران اسٹڈی میں چلا گیا سرڈیکن ابھی بیٹھے بھی نہیں تھے۔

یہ کیا بکواس شروع کی تھی تم نے

یہاں ڈچز آف وندولیر تشریف رکھتی تھیں وہ اس لئے تشریف لائی تھیں کہ مجھے اپنے ساتھ وندولیر لے جائیں

تو پھر۔۔۔۔۔

تو پھر آپ سوچیے کہ وہ مجھ پر مہربان کیوں ہوں گئیں ہیں

میں سمجھتا ہوں یہ کیلی پیٹرن کا معاملہ۔۔۔۔۔ ڈچز نے پچھلی رات تمہیں بیوقوف بنانے

کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔ اگر وہ اس سازش میں شریک ہے تو مجھے بڑا افسوس ہوگا

شریک۔۔۔۔۔ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں کیلی پیٹرن ڈچز کی ایک اسٹنٹ ہے

اب میں بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ سرڈیکن بولے

اس کی موت بڑی پراسراری ہوگی جناب آپ لکھ لیجئے

آخر کیوں

اگر کیلی پیٹرن آپ کی دانست میں فراڈ ہے تو یہی ہونا چاہیے آپ خود سوچیں کوئی ایسا وکیل کیوں کر زندہ رہ سکتا ہے جسے ڈچز کی بات پر یقین نہ ہو

سنوڈچز انگلینڈ کی بڑی عورتوں میں سے ہے لیکن وہ پولیس سے ٹکرانے کی ہمت نہیں کر سکے کچھ یقین ہے

کیوں نہیں کر سکے گیمس آپ سے متفق نہیں ہوں وہ بڑے جوڑ توڑ والی عورت کچھ علم ہے کہ بار سوخ بھی ہیکیا لندن کا پولیس کمشنر بھی اس کا احترام نہیں کرتا سرڈیکن نے کوئی جواب نہیں دیا عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا مجھے لارڈ ہیویشام کے وکیل کا پتہ چاہیے

سکس اپر برکلے میوز

شکریہ۔۔۔۔

لیکن اس سے مل کر کیا کرو گے۔۔۔ او ہوٹھرو۔۔۔ اس سلسلے میں سنگ ہی کا کیا رویہ ہے

سنگ ہی کا نام بھی نہ لپیٹا ج ہم دونوں میں محبت کا آ کری اسٹیج بھی ہو گیا اتفاق تھا کہ

کاش میری دادی بھی۔۔۔۔ عمران اتنا کہ کر خاموش ہو گیا

اب ہیو خاندان یعنی اپنے نانہال کے ترکے کی مالک کیلی پیٹرن ہو گیا س خاندان کا آخری فرد لارڈ ہیویشام تھا۔۔۔۔

کیا لارڈ ہیویشام اور ڈچز آف ونڈلیر میں بھی کوئی تعلق تھا

ہاں۔۔۔۔ آں۔۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں دوست رہے ہوں

بس یا اور کچھ بھی۔۔۔۔ میرا مطلب رشتہ داری سے ہے۔۔۔۔

نہیں رشتہ داری نہیں تھی۔۔۔۔

خیر اب آپ یعنی لندن کی پولیس اس بارے میں کیا کرے گی

لندن کی پولیس اب کیلی پیٹرن کے بارے میں تحقیقات شروع کرے گی۔ کیونکہ مرحوم لارڈ ہیویشام کا وکیل اس پراسرار کیلی پیٹرن پر مطمئن نہیں ہے۔۔۔۔ وہ بذات خود اپنا اطمینان کرنا چاہتا ہے۔ اس لیے ڈچز کی یقین دہانی کافی نہیں ہو سکتی

میرے خدا۔۔۔۔ عمران اچھل پڑا تب تو مجھے ہیویشام کے تابوت کے لئے بھی اسے آرڈر دے دینا چاہیے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وقت پر تیار نہ ملے

پھر بکواس کرنے لگے



اب یہ مشکل ہے جناب بلکہ ناممکن بھی۔۔۔۔۔ یا تو وہ مجھے مار ڈالے گا یا زندگی بھر یاد رکھے گا۔۔۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ کو

اچھا اگر اس معاملے میں الجھنے ہی کا خیال ہی تو پاول کے ساتھ مل کر کام کرو یاں یہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ مگر پاول بڑا چڑچڑا آدمی ہے اور عقل بھی موٹی رکھتا ہے اس سے بہتر تو اینڈ پیکٹر گول رہے گا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ مکلا رنس کے پیچھے پاول شروع ہی سے رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آخر تک ہی شروعات ہی رہے گی بہر حال میں نے پاول سے تمہارا تذکرہ کیا ہے۔۔۔۔۔ مگر وہ تمہیں صرف اسی طالب علم کی حیثیت سے جانتا ہے جو کچھلی رات ڈچز کے ساتھ تھا۔۔۔۔۔ اگر تم اسے حیرت زدہ کر سکتے تو اسے اپنا سب سے بڑا مداح پاؤ گی پاول اسی قسم کا آدمی ہے

(12)

مکلا رنس حقیقتاً خواہ کوئی چوہا ہی رہا ہو لیکن لندن والے اس کا نام سن کر ہی حواس کھو بیٹھے تھے۔۔۔۔۔ اس کے حمل بھی عجیب دھج سے ہوتے۔۔۔۔۔ اس کی بہترین مثل وہ حملہ

بچ کر

نکل آیا۔۔۔۔۔ بس اپنا لیو بوٹری ورک کام آ گیا ورنہ مجھے اپنا تابوت تک خریدنے کی مہلت نہ ملتی۔

سرڈیکن کے استغفار پر اس نے پوری کہانی دہرا دی

اوہ۔۔۔۔۔ تو مجھے اس کا پتہ بتاؤ ورنہ ہو سکتا ہے کہ تمہاری زندگی خطرے میں پڑ جائے۔ تم نے دنیا کے ایک خطرناک آدمی کو چھیڑ دیا یہ تم سنگ ہی کو نہیں جانتی وہ ان لوگوں میں سے ہے جو قانون کی روح سے باہر رہ کر قانون شکنی کرتے ہیں تم نے بہت بڑا کیا اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم اس طرح اس سے ٹکراؤ گے تو میں تمہیں ہرگز اس سے باز رکھنے کی کوشش کرتا

میں دنیا کا احمق ترین آدمی ہوں جناب۔۔۔۔۔ مجھے میرے حال پر ٹھوڑ دینیے تم سنگ کو کای سمجھتے ہو اس کی دسائی وزارت عظمیٰ تک ہیا گریہ بات نہ ہوتی تو وہ انگلینڈ کے ساحل پر قدم بھی نہ رکھ پاتا

میری دسائی بھی۔۔۔۔۔ کیر چھوڑ بیان باتوں میں کیا رکھا ہے۔ بہر حال اب مجھے نئے سرے سے کام شروع کرنا ہے۔۔۔۔۔

نہیں 1 میرا خیال ہے کہ اب تم اس قصے سے الگ ہی ہو جاؤ ہم دیکھ لیں گے

قبل چیک کی جانے والی پٹرول کار کے نمبروں میں کوئی فرق نہ تھا حالانکہ یہ ایک ناممکن بات تھی اور ان میں سے ایک کار کے نمبر یقینی طور پر جعلی تھے۔

اسکیٹ لینڈیا کا آفیسر کیلی پیٹرسن کے وکیل کو بھی جانتا تھا۔ لہذا اسے شبہ ہو گیا اس نے کیلی کے وکیل سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے اب میں وکیل نے بتایا کہ کیلی پیٹرسن کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے اسے ہیڈ کوارٹر میں طلب کیا گیا ہے

میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ چپ چاپ نیچے اتر آؤ آفیسر نے ان لوگوں سے کہا۔ لیکن کار کے اندر سے ایک بیا وازر یوالور نے اس کا استقبال کیا۔۔۔ آفیسر کے حلق سے ایک طویل چیخ نکلی اور وہ سڑک پر گر کر ترپنے لگا اس کے سینے سے خون ابل رہا تھا

پھر اسی کار کے مایگر فون سیمکلائس کا نعرہ بلند ہوا۔ اور کار پھر فرار لے بھرنے لگی۔ لوگ اسے کام سے خوفزدہ ہو جاتے تھے لیکن محض سنسنی پھیلانے کے لئے انہوں نے دو چار راہ گیروں کو بھی ڈھیر کر دیا۔

پھر اس کے بعد حقیقی معنوں میں مکلائس کے آدمیوں نے تفریح شروع کر دیا اور بے کھٹکے نکلے چلے گئے اور یہ بات ہے کہ کسے اور گلی میں اسے نمبر کی دوسری گاڑی گھیر لی گئی ہو۔۔۔ یہی مکلائس کے آدمیوں کی تفریح تھی وہ برابر لندن کی پولیس کو ٹرانسمیٹر کے ذریعے گمراہ کئے جا رہے تھے اور پھر وہ جلد ہی کامیاب ہو گئے کیونکہ کسی اور جگہ اسے نمبر کی ایک کار

تھا جو ڈچز ونڈ لیمروالے واقع کے دو دن بعد کیا گیا یہ حملہ کیلی پیٹرسن کے وکیل پر ہوا تھا لوگوں کا خیال تھا کہ مکلائس کو ہاتھ پر ڈالنے کی ہمت نہیں کرے گا کیونکہ وہ مورگیت پولیس کی چوکی پر رہتا ہے۔ عمارت کے نچلے حصے میں پولیس چوکی تھی۔ اس کے اوپر کے فلیٹ میں وکیل کا آفس تھا اور وہ وہیں رہتا بھی تھا۔۔۔۔۔

اچانک ایک پولیس پٹرول کار چوکی کے سامنے آ کر رکی اور اس پر سے چار باوردی آفیسر وکیل کے فلیٹ میں پہنچنے کے لیے طے کرنے لگے

چھیک اس وقت ریڈیو سے ہیڈ کوارٹر پر اعلان ہوا کہ کچھ پٹرول کاریں پراسرار طریقے سے غائب ہوں گئیں ہیں لہذا جہاں کہیں بھی کوئی پٹرول کار نظر آئے اسے ضرور چیک کیا جائے۔۔۔۔۔ مورگیت چوکی کے انچارج نے یہ اعلان سنا اور کمشدا کاروں کے نمبر بھی نوٹ کئے پھر سامنے سڑک پر کھڑی ہوئی کار کی طرف نظر پڑی اور وہ باہر نکل آیا۔۔۔۔۔ کار خالی تھی اس میں بیٹھنے والے اوپر جا چکے تھے۔۔۔ لیکن انچارج مطمئن ہو گیا کیونکہ کمشدہ کاروں کے نمبران کاروں کے نمبر سے مختلف تھے۔ انچارج واپس چلا گیا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ چاروں وکیل سمیت نیچے اترے اور پٹرول کار فرار لے بھرتی ہوئی مورگیت سے نکل گئیں لیکن اگلے ہی چوڑا ہے پر اسے رکنا پڑا۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی وہاں پر ایک پٹرول کار روکی جا چکی تھی اسکاٹ لینڈیا کا ایک زمہدار آفیسر بھی وہاں موجود تھا اور اس اتفاق کو کیا کہا جائے کہ کچھ دیر

حتیٰ کہ بعض اوقات وہ شراک ہی کی ایکٹنگ بھی کرنے لگتا تھا۔۔۔ گفتگو کرتے کرتے کرسی کی پشت سے ٹک جاتا آنکھیں بند ہو جاتیں اور انگلیوں کے سرے آپس میں مل جاتے۔۔۔

اور اسی حالت میں وہ اکثر سو بھی جاتا۔۔۔ لہذا عمران اسے زیادہ پینے نہیں دیتا تھا ایسے موقع پر پاول کو عمران پر بڑا غصہ آتا۔۔۔ وہ سوچتا یہ کیسا کمینہ آدمی ہے کہ اسے مفت کی شراب بھی گراں گزرتی ہے

پاول نے عمران پر ایک احسان ضرور کیا تھا۔۔۔ وہ یہ کہ اس کا حلیہ بدل کر رکھ دیا تھا۔۔۔ پاول زہنی طعر پر خواہ کیسا ہی رہا ہو۔ لیکن میک اپ میں اپان جواب نہیں رکھتا تھا۔ سکاٹ لینڈ یارڈ کے سارے آفیسروں کو اس کا اعتراف تھا۔۔۔ میک اپ کی تجویز پاول ہی نے پیش کی تھی اس کا خیال تھا کہ اکلانس عمران کو پہچان گیا ہے لہذا اب اس کی زندگی خطرے میں ہو سکتی ہے اور بات ہے کہ عمران نے اسے سنگ ہی سے پیچھا چھڑانے کا بہترین طریقہ سمجھا ہو۔۔۔ وہ جانتا ہے کہ سنگ ہی اس کی تلاش میں ہو سکتا ہے۔۔۔ یہ وہ زمانہ تھا جب عمران میں زیادہ پختگی نہیں آئی تھی۔ بہترے معاملات میں وہ کچا تھا۔ خصوصاً میک اپ میں تو بالکل ہی کچا تھا۔۔۔ خصوصاً میک اپ کا بالکل ہی سلیقہ نہیں تھا۔۔۔ لہذا اس نے پاول کو نانس پر چڑھا کر اس

پکڑ لی گئی

بہر حال مکلانس کے آدمی صاف نکل گئے۔۔۔۔۔ وہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے صرف ایسے ہی راستوں کے متعلق اطلاعات دیتے جن سے انہیں ناگزیرنا تھا۔۔۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس ادھر ادھر ناچتی رہی اور کیلی پیٹرسن کا وکیل مکلانس کے ہاتھ کے چڑھ گیا۔ دوسرے دن وہی کار آکسفورڈ کی سٹریٹ میں ایک جگہ کھڑی پائی گنیسکاٹ لینڈ یارڈ کے فوٹو گرافر اس پر ٹوٹ پڑے اور انگلیوں کے نشانات کی نشاندہی شروع ہو گئی۔۔۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ عوام کو کبھی معلوم نہ ہو سکا۔

عمران باقاعدہ انسپیکٹر پاول کے ساتھ کام کر رہا تھا اور پاول۔۔۔ وہ اپنی زندگی سے عاجز آ گیا تھا۔۔۔ کیونکہ عمران بار بار اس کا نام بھول جاتا تھا اور اسے ہزاروں بار اب تک دہرانا پڑا کہ اس کا نام چاول نہیں پاول ہے۔

پاول کا خیال تھا کہ سرڈیکن نے خواہ مخواہ ایک بل اس کے سر ڈال دی ہے۔ کیونکہ پاول دراصل آرام کرسی کا سراغرساں تھا وہ تھیوریاں بناتا منطقے ماشگافیاں کرتا۔۔۔ اور اس کے ماتحت ادھر ادھر دوڑتے پھرتے۔۔۔ اس کا طریقہ استدلال بالکل شراک ہومز کا تھا۔۔۔

اپنی صحیح شکل و صورت مینہ نہ نکلنا چاہیئے جب تک کہ مکلا رنس گرفتار نہ ہو جائے  
وہ سی سام ہوٹل کے ایک میز پر جم گئے کمرے کی فضا مختلف قسم کی شراب کی بو سے اگھل  
سی ہو رہی تھی اور اس کے ساتھ بھانت بھانت قسم کے تمباکو کا دھواں بھی چکراتا پھر رہا تھا پاول  
ہونٹوں پر زبان پھیر کو منہ چلانے لگا۔۔۔ وہ بے تحاشہ پیتا تھا۔۔۔ اور اتنے جاش سے پیتا  
جیسے محبوبہ کے والدین کا خون پی رہا ہو ویران نے اسے نادیدوں کی طرح منہ چلاتا دیکھ کچ  
مایوسی سے سر ہلانے لگا

پھر پاول نے ویٹر کو بلانے کا اشارہ کیا ہی تھا کہ عمران نے کہا۔ ہم یہاں شراب پیئے نہیں  
اے مسٹر چاول۔۔۔ ار۔۔۔۔۔ پاول

تو پھر کیا ہن یہاں بیٹھ کر بھجن گائیں گے۔۔۔۔۔ بھجن یا اور کچھ کہتے ہیں اسے۔۔۔۔۔  
مقدس گیت۔۔۔۔۔ میں نے ایمرن کی ایک نظم میں پڑھا تھا

شش۔۔۔ عمران اس کے پیڑ پر بیٹھ رکھتا ہوا بولا برو شو شاید وہی ہے۔۔۔۔۔ ادھر دیکھو  
یلماری کے قریب۔۔۔ کاؤنٹر۔۔۔ کے پیچھے

ویران نے جس آدمی کی طرف اشارہ کیا تھا وہ کاؤنٹر کے پیچھے شراب کی بوتلیں رومال  
سے صاف کر رہا تھا اس کے جبرے بھاری تھیا اور پیشانی بہت تنگ۔۔۔ اتنی غیر متناسب کی وہ

سے پہتیری گڑ کی باتیں معلوم کر لی تھیا اور اس کے عیاض اس نے پاول سے وعدہ کر لیا کہ  
فرصت ملے ہی اسے مشرقی سپہ گری سکھائے گا۔۔۔ مشرقی فنون سپہ گری کا نام سنتے ہی پاول  
کی باچھیں کھل جاتی۔۔۔ اس کے متعلق اس نے قصہ کہانیوں میں بہت کچھ پڑھا تھا۔۔۔۔۔

بہر حال دونوں میں کچھ چیزیں ایسی تھیں جس کی بنا پر دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے  
تھیا نہی نے اپنی تفتیش کا آغاز اس مکان سے کیا تھا جہاں عمران کو پہلی بار مکلا رنس کے درشن  
ہوئے تھے۔۔۔ وہاں انہیں صرف ایک ہی بات معلوم ہی سکی۔۔۔ وہ ماکن عرصہ سے خالی  
تھا۔۔۔ وہاں سے ایک آدمی بھی نکل آیا جو اسے پہچانتا تھا اور اسے اس کا نام بھی معلوم تھا۔۔۔  
اس نے بتایا کہ اس کا نام برو شو ہے اور عام طور پر بندرگاہ کے علاقے کے ایک ہوٹل سی سام  
میں دیکھا جاتا ہے ہو سکتا ہے وہاں ملازم ہیلکین ملازم والی وردی اس نے جسم پر نہیں دیکھی گئی۔

پاول اور عمران اس آدمی برو شو کا حلیہ زہن نشین کر کے بندرگاہ کی طرف چل دیے

سیسام ہوٹل اس علاقے میں گمنام نہیں تھا نفاست پسند جہاز عموماً اسی ہوٹل کو دوسروں پر  
ترجیح دیتے تھے

وہ دونوں سر شام ہی وہاں پہنچ گئے۔ آج پاول بھی میک اپ میں تھا خیر عمران تو ہر وقت  
آئینہ میں اپنی صورت دیکھ کر لعنت بھیجتا رہتا پاول کا خیال تھا کہ اسے اس وقت تک

بجائے زہنی جمناسٹک کا قائل تھا اور اس کا خیال تھا کہ سرِاغر ساں خود ہی بھاگ دوڑ شروع کر دے تو ماتحت کاہل ہو جاتے ہیں

اہسکی اور ساڈا آ گیا پاول نے برے پیار سے اپنے پائپ میں تمباکو بھری اور تھوڑی دیر تک اسے سہلاتا رہا اور پھر اہسکی کے دو چار چسکیاں لے کر تمباکو کی دیاسلائی جلائی اور فضا میں نئی قسم کے تمباکو کے دھوئیں کا اضافہ ہو گیا۔

ومعان بہت شدت سے بول رہا تھا کہ اچنک اس نے بروشو کو کونٹر کے پیچھے سے دیکھا وہ چند لمحے کمرے میں نظر دوڑاتا رہا پھر کسی کو اشارہ کیا۔۔ ایک آدمی ایک گوشے سے اٹھا اور وہ دونوں باہونکل گینپاول نیم باز آنکھوں سے انہیں دیکھتا رہا تھا جیسے ہی عمران نے اس کا بازو پکڑ لیا

یہ کیا حماقت ہے بیٹھو کل اسے ٹھیک کریں گیاس نے اسے بٹھانے کی کوشش کی لیکن عمران ہاتھ چھڑا کر ایک طرف ہٹ گیا

جہنم مہس جاؤ پاول بڑبڑایا اور پھر شراب پینے لگا

(13)

آدمی تو معلوم ہی نہیں ہوتا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ آں۔۔۔ ہو سکتا ہے۔ پاول اپنے مخصوص لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بولا۔۔۔ اور عمران کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے بروشو کے وجود کی تمام تر زرمہ داری اسی پر ہو۔۔۔

میں اسے دوسرے نام سے جانتا ہوں پاول نے آہستہ سی کہا اطالوی ہے۔۔۔ اور اس کا نام شاید اسکا نٹو ہمیں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا اس کا نام مجھے صحیح طرح یاد نہیں ہے۔۔۔ بہر حال یہ ایک خطرناک آدمی ہے کئی بار کاسز یافتہ

تب تو ہمیں ایک کام کا آدمی مل گیا عمران نے کہا۔

کیون نہ فون کر کے کسی کو یہاں بلا لیں جو اس کی نگرانی کر سکے

ہم خود ہی کر لیں گے نگرانی۔۔۔ عمران نے کہا۔

ہ میرے اصول ک خلاف پپاول نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

میں اصول کا سبق آج تک نہیں پڑھا۔۔۔ یہ میری خوش قسمتی ہے

میں بہت تھک گیا ہوں پاول بڑبڑایا۔ وہ چارپگ لئے انہیں یہاں سے اٹھوں کا ساتھ ہی اس نے ویٹر کو بلا کر وسکی کا آرڈر دیا۔۔۔ عمران کعب بڑاتاؤ آیا لیکن وہ خاموش ہی رہا دھر عمران نے اصول سرِاغر سانی پر لیکچر دینا شروع کر دیا۔ جس کا ان تھا آرام کر سیوہ بھاگ دوڑ کی

وہی دونوں جو کچھ دیر قبل یہاں سے گزرے تھے

اسے یاد رکھنا بہت مشکل ہیکانٹیبیل نے برے ادب سے جواب دیا

عمران پھر آگے بڑھ گیا وہ دراصل اسی چکر میں تھا کہ وہ بروشو سے ٹکرا جائیگا مگر دشواری یہ تھی کہ اس کے ساتھ ایک اور آدمی تھا ویسے اگر وہ سکاٹ لینڈ والوں کا سہارا لیتا تو بروشو کی گرفتاری عمل میں آسکتی تھی مگر عمران یہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اسے تو یہ کرنے کی دھن تھی کہ آخر یہ مکلا رنس ہے کیا بلا

پھر ایک چانکا دینے والی بات بھی سامنے آئی۔۔۔ اس بروشو کی نگرانی ایک اور آدمی بھی کر رہا تھا۔۔۔ یہ ایک چینی تھا اور اسے پہچاننے میں عمران کو زرا دشواری نہیں ہوئی تھی یہ سنک ہی کے ساتھیوں میں سے تھا۔ اور پچھلے دنوں حملہ کرنے والوں میں یہ بھی شامل تھا۔۔۔

اب عمران کے لئے ایک چھوڑ دو آدمی ہو گئے تھیا سے بروشو اور چینی دونوں پر نظر رکھنی تھی بروشو کچھ دیر وہاں رکھا ہوا جہازی قلیوں سے گفتگو کرتا رہا پھر ایک طرف چل پڑا۔

چینی برابر اس کا تعق کرتا رہا عمران ان دونوں کی پیچھے تھا وہ ٹیم کے اس حصے کے قریب پہنچے جہاں بڑی بار بردار کشتیاں کھڑی تھیں۔۔۔ ان میں دہانی اور بار برداری دونوں طرح کی کشتیاں تھیں۔۔۔ کچھ چھوٹیں لانیچیں بھی تھیں۔ بروشو ایک بڑی بادبانی کشتیسی ہا کے سامنے جا

عمران پندرہ منٹ تک ان کا تعاقب کرتا رہا لیکن ایسا لگتا تھا جیسے وہ دونوں سیرسپاٹے کے لئے ہوٹل سی سام سے نکلے ہوں وہ ایک سڑک سے دوسری سڑک تک چلتے رہے۔

عمران نے بھی تمبیہ کر لاکہ خواہ اسے ساری رات پیدل ہی کیوں نہ چلنا پڑے وہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گا وہ دونوں چلتے رہیں گے کہ عمران نے محسوس کیا کہ اب وہ گودی کی طرف جارہی ہیں پھر وہ وہاں رک گئے جہاں گودی کی نگران پولیس چوکی تھی۔۔۔ پھاٹک پر کھڑے ہوئے کو شاید انہوں نے اپنے پاس دکھائے اور پھاٹک سے گزر گئے عمران بھی آگے بڑھا وہ جاننا تھا کہ

وہ اس طرح پھاٹک سے نہیں گزر پائے گا لہذا اس نے سنتری کو وہ بیج دکاھیا جو پاؤں نے اسے وقتی طور پر استعمال کرنے کے لئے دیا تھا یہ سکاٹ لینڈ یا رڈ والوں کا بیج تھا۔۔۔ وہ دیکھنے کے بعد وہ نہایت ادب سے ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران نے پھاٹک سے گزرتے وقت محسوس کیا کہ تعقب کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہیکونکہ بروشو اور اس کا ساتھی نظروں سے غائب ہو چکے تھے۔ و عمران پھر پلٹ پڑا اس نے سنتری سے پوچھا

کای وہ دونوں روزانہ آتے ہیں

کون دونوں جتنا ہمیں نہیں سمجھا جناب



جائے۔ میرا ہاتھ اٹھنے کے بعد رکنا نہیں جانتا اور پھر وہ کتیا اک بچہ پاگل کی سی باتیں کرنے لگا ہے:

میں اسے لے جاؤں گا۔۔۔۔ بروشنے کہا لانچ کدھر ہے۔۔۔۔۔  
ادھر کچھ والے نے ایک طرف ہاتھ اٹھا کر کہا ٹھہرو! من چلتے چلتے اس کی مرمت اور ہی کر دوں ورنہ وہ تمہیں حیران کر ڈالے گا

وہ کیبن میں گھس گیا اور تھوڑی دیر بعد ایک آدمی کو دھکا دیتا ہوا باہر لایا۔۔۔۔۔ عمران اسے دیکھتے ہی بے ساختہ چونک پڑا۔۔۔۔ اس کے جسم کا اوپری حصہ ننگا تھا اور اس نے صرف پتوں ہی پہن رکھی تھی۔۔۔۔۔ وہ کیبن سے نکل کر عرشے مں آگرا۔۔۔۔ اور ساتھ ہی گلچھے والے خافناک آدمی نے اس پر ہنٹر چلایا۔

مجھے مت مارو۔۔۔۔۔ مجھے مت مارو۔۔۔۔۔ پینے والا آہستہ آہستہ بڑبڑایا ہنٹروں کی اس مار

اور اس کی آواز میں بڑا غیر فطری سا تعلق تھا۔۔۔۔ اسے عرشے سے اٹھانے کے لئے اس پر ہنٹروں کی بارش ہتی رہیلیکن اس کی آواز ہلکی سی بڑبڑاہٹ کے آگے نہیں بڑھی۔

عمران نے اس سے اندازہ کر لیا کہ وہ ہوش میں نہیں ہیورنہ چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھالیتا

رکا یہاں روشنی زیادہ نہیں تھی۔۔۔۔۔ کچھ عجیب طرح کی ملگجی روشنی جس نے

تاریک پانی پر جا بجا لہریے ڈال کر ماحول کو حد درجہ پر اسرار بنا دیا تھا

بروشن نے کسی آدمی کچ آواز دیہٹو۔۔۔۔۔ آ رہنڈا۔۔۔۔۔

خلع جلدی کرو۔۔۔۔۔ بروشنے ہانک لگائی

سی یا ک کے عرشے پر ایک بڑی ہرے کین روشن تھی۔۔۔۔۔ عمران اس کے قریب ہی ایک ایک کشتی پر جا چڑھا تھا جو بالکل تاریک تھی اور شاید وہ کشتی ماہی گیری کے لئے تھی عمران ایک جگہ جال کے ڈھیڑ سے الجھ کر گرتے گرتے بچا۔ یہاں اسے مچھلی کی بساند بھی محسوس ہوئی تھی۔

بہر حال اس کشتی پر اس وقت عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا پھر اسے سی ہاک کے عرشے پر ایک مضبوط ہاتھ پیڑ والا لمبا ٹرنگا آدمی دکھائی دیا جس کا چہرہ گل مچھوں کی وجہ سے خافناک دکھائی دیتا تھا اس کے جسم پر ایک پتلون ایک قمیض تھی اور سر پر ایک جہاز رانوں والی ٹیچی۔

کیا ہے۔۔۔۔۔ اس نے غصیلی آواز میں کہا۔

اسے لے جاؤں گا۔ بروشنے کہا

ہاں لے ہی جاؤ ورنہ وہ شاید۔۔۔۔۔ اس نے ایک گندی سی گالی کا اضافہ کر کے کہا مر ہی



پھر کسی بندر کی طرح اسے اپنی پشت پر لاد کر پھرتی سے مڑا عمران نے معنی خیز انداز میں سر ہلاتے ہوئے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں پھر وہ چپ چاپ کشتی سے اتر گیا

چینی اسے لادے کشتی کی آڑ لیتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔

عمران سوچنے لگا کہ وہ اسے کس طرح اور کہاں لے جائے گا کیونکہ آگے ہی بحری پولیس کی چوکی تھی۔

چینی چلتے چلتے رک گیا۔۔۔ یہاں اس جگہ بالکل سناٹا تھا اور پانی میں متعدد لانچیں پڑی ہوئی تھیں چینی نے بے ہوش آدمی کو زمین پر ڈال دیا اور پانی میں گھس کر لانچوں کو ٹٹولنے لگا شاید اسے کسی ایسی لانچ کی ضرورت تھی جس کا انجن مقفل نہ ہو دوسرے ہی لمحے عمران نے کسی لانچ کے سٹارٹر ہونے کی آواز سنی۔۔۔ ایک لانچ دوسری لانچوں کی قطار سے آگے نکل کر بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔ سی ہاک سے اب بھی دھول بھر کے اور گالی گلوچ کی آواز آ رہی تھی شاید ان کی لڑائی ابھی فیصلہ کن سیٹج پر نہیں پہنچی تھی لانچ کچھ دور جا کر بالکل کنارے سے لگ گئیں اس کا انجن بند کر دیا گیا اور چینی کو دکر بے ہوش آدمی کے قریب آنے لگا۔۔۔ لیکن عمران ریگ کر پہلے ہی اس کے قریب آچکا تھا وہ چند لمحوں پر چینی کی آمد کا انتظار کرنے لگا

پھر جیسے ہی چینی بے ہوش آدمی کے اٹھانے کے لئے جھکا۔۔۔ عمران نے اس کے گردن پکڑ لی اور اس انداز میں گرفت مضبوط کرتا گیا کہ چینی کے حلق سے ہلکی سی بھی آواز نہ نکل سکے۔

آخر لکچھے والے نے ہنٹر ایک طرف ڈال دیا اور بروشو سے غصیلی آواز میں بولا ارے کھڑا منہ کیا دیکھتا ہیا سے اٹھاتا کیوں نہیں

اس کے جواب نے آر بنڈا نے اسے ایک گندی سی گالی دی اور عرشے سے چابک اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ دوسرے ہی لمحے بروشو عرشے پر پہنچ چکا تھا

آر بنڈا تو شاہد نشے میں ہیر و شو نے جھلائی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔۔۔ میں اس وقت تجھ سے گھکڑا نہیں کروں گا۔ اسے اٹھانے میں میرے مدد کرو۔

کیا میں تیرے باپ کا نوکر ہوں۔۔۔ آر بنڈا نے چابک کو چکر دے کر کہا اچنک چابک کی نوک بروشو کے گال سے ٹکڑا گئی۔ پھر بس کیا تھا بروشو آر بنڈا پر ٹوٹ پڑا۔۔۔۔۔ دونوں جنگلی بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکریں مار رہے تھے۔۔۔۔۔ کبھی وہ گتھے ہوئی نیچے گر جاتے کبھی اٹھ کر ایک دوسرے کو ریلنے لگتیاں طرح وہ کیمین کی دوسری طرف پہنچ گئے۔۔۔۔۔ غالباً وہ اس کوشش میں تھے کہ ان میں سے ایک پانی میں گر جائے۔۔۔۔۔

عرشے کا وہ حصہ جہاں بے ہوش آدمی پڑا تھا ویران ہو گیا۔۔۔۔۔ دفعتاً عمران کے چوتھی شکل دکھائی دی وہی چینی تھا جو بروشو کا ہچھا کرتا ہوا یہاں تک آیا تھا۔ وہ چوہے کی طرح رینگتا ہوا بت ہوش آدمی کے قریب آ گیا۔

کیا قصہ ہمعمران نے کرسی کھینچ کع بیٹھتے ہوئی کہا  
 قصہا گرسر ڈیکن نے مجھے تمیاریے ساتھ نہ لا گیا ہوتا تو میں تمہیں گولی مار دیتا  
 میں گولی کا جواب گولی سے دیتا ہوں پرواہ نہ کرو۔۔۔۔۔ یہ بتاؤ کہ مجھ ست غلطی کیا  
 ہوئی ہی

تمہاری وجہ سے برو شو قتل کر دیا گیا۔۔۔

ہائیں۔۔۔ کب۔۔۔ کہاں۔۔۔

اس کی لاش ٹیمز کے کنارے ملی ہے۔۔۔

کس جگہ

جہاں ماہی گیروں کی کشتیاں رہتی ہیں۔۔۔۔

کیا وہاں کوئی بڑی کشتی سی ہا کبھی موجد تھی

کیا تم مجھے بالکل الو سمجھتے ہو پاؤل دہاڑا۔۔۔ وہ اس وقت بھی نشے میں تھا

میں نے سی آؤ نہیں سی ہا کہا ہمعمران نے سنجیدگی سے جواب دیا

میں کشتیاں نہیں دیکھ رہا تھا تم مجھے کیا سمجھتے ہو

۔۔۔ زراسی دیر میں وہ کسی شہتیر کی طرح عمران پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا عمران نے  
 اسے پیچھے دھکیل کر بے ہوش آدمی کو اپنی پشت پر لاد ااعمران کی طرف چلنے لگا۔۔۔ وہ جلد سے  
 جلد لانچ پر بیٹھ کر پولیس چوکی پر جانا چاہتا تھا کیونکہ اس کپشت پر جو کوئی بھی تھا اس کے لئے  
 بہت اہم تھا وہ اسے پچانتا تھا اور اس سے پہلے کئی بار مل چکا تھا۔۔۔ یہ ڈچز آف منڈ لیمز کا  
 پرائیویٹ سیکرٹری گوہن تھا اس نے اسے اس رات بھی ڈچز آف منڈ لیمز کے ساتھ دیکھا  
 تھا۔ جب وہ سر ڈیکن کے یہاں تقریب میں شرکت کے لئے آئی تھی

(14)

دوسرے دن عمران شام کو پاؤل سے ملا تھا پاؤل اسے دیکھتے ہی اچھل پڑا وہ شاید ابھی بھی  
 کہیں سے تھکا ہارا واپس آیا تھا،،، اس کے چہرے پر کبیدگی کے آثار تھے  
 میں نے تمہیں منع کیا تھا اس نے چیخ کر کہا۔

یہ پچھلے سال کی بات ہے مسٹر پاؤل

پاؤل۔۔۔۔۔ پاؤل میز پر گھونسا مار کر غرایا اپنا سر کھوپڑی میں رکھا کرو۔ سمجھے۔۔۔۔۔ تم  
 نے پچھلی رات برو شو کا تعقب کر کے سارا کھیل بگاڑ دیا

مدد سے گوہن کو ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کروایا یہاں بھی سائیکل لینڈ کی شناخت نے ہی اس کی مدد کی ورنہ شاید وہ اے کبھی اتنی آسانی سے داخل نہ کروا پاتا۔ یہ شناخت اسے سر ڈیکن کی سفارزش پر ملا تھا عمران نت یہی شرط رکھی تھی۔۔۔ ظاہر ہے کہ لندب جیسے شہر میں غیر قانونی طور پر کچھ کر گزرنے والا آسان نہیں تھا۔۔۔ اس لئے عمران نے سر ڈیکن سے وہی آسانیاں طلب کی تھی جو سکاٹ لینڈ یا رڈ کے سرائیوں کو حاصل تھی

کچھلی رات سے اب تک وہ متعدد بار اس پرائیویٹ ہسپتال کے چکر لگا چکا تھا لیکن ابھی بھی اسے تسلی بخش رپارٹ نہیں ملی تھی۔۔۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ اس کی زہنی حالت صحیح نہیں تھی۔ حد سے بڑھے ہوئے تشدد نے اس کا دماغ الٹ دیا ہیملنگروہ اس کے مستقبل سے مایوس نہیں تھیان کا خیال تھا کہ آہستہ آہستہ اس کت حواس واپس آ جائیں گے

عمران اس وقت پاول سے گفتگو کے دوران بھی اسی کے متعلق ساچتا رہا تھا۔۔۔

پاول نے اس کے رو دینے والی آواز سنی تو اٹھ کر اس کا شانہ تھپک نے لگا ایسا نہ کرو۔۔۔ میں تمہیں دنیا کا سب سے بڑا سرائیوں بنا دوں گا۔۔۔ مگر پہلے تم تمباکو اور شراب کی عادات ڈال لو، پہلے اس کی عادات ڈال لو پھر میری طرح خالڈو ہسکی پینے لگو گے

اچھا میں اگلے اتوار سے شروع کر دوں گا عمران نے سعادتمندانہ انداز میں کہا۔ وہاں کسی نے کشتی کے قریب بروشوکی لاش کی شناخت کی تھی

تم اپنے وقت کے شرلاک ہومز ہو عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا اس لئے متوقع رہتا ہوں کہ تم معمولی سے معمولی چیز کو بھی نظر انداز نہیں کرو گے

پاول خاموشی سے عمران کو دیکھتا رہا پھر میز کی دراز سے رائی کی و ہسکی نکالی پھر بوتل سے کاک نکال کر دو تین گھونٹ لیئے۔۔۔ پھر اسے دوبارہ دراز میں رکھتا ہوا بولا۔ تم میں سرائیوں کی صلاحیت ضرور ہے۔ لیکن زہنی تربیت کی کمی کی وجہ سے جلد باز ہو تمہیں کچھلی رات اس کا تعاقب نہیں کرنا چاہیئے تھا ہو سکتا ہے کہ مکلا رنس کے کسی دوسرے آدمی نے تمہیں تعقب کرتے دیکھ لیا ہو

میں بہت بے وقوف آدمی ہوں۔۔۔ مسٹر۔۔۔ ہج۔۔۔ پاول۔ عمران نے رو دینے والی آواز میں کہا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ پاول کتنا خوشامد پسند آدمی ہے۔۔۔ وہ دراصل بروشوکی لاش کی متعلق تفصیل معلوم کرنے کے لئے بے چین تھا۔۔۔

پاول اس وقت نشے میں بھی تھا اس لئے یہ ضروری تھا کہ اسے عرش سے فرش پر لانے کے لئے عمران اس کی تھوڑی سی چا پلو سی بھی کر یو یاے پاول کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ

عمران نے کچھلی رات کون سا کارنامہ انجام دیا ہے۔۔۔ پاول تو الگ رہا عمران نے تو سر ڈیکن کو بھی اس بارے میں کچھ نہیں بتایا۔۔۔ وہ ہتھوش آدمی کو لالچ میں ڈال کر سیدھا پولیس چا کی پہنچا تھا۔۔۔ وہاں سکاٹ لینڈ یا رڈ کا بیج دکھا کر دوکانشیبلوں کو حاصل کیا اور اب کی

اپنا اور تمہارا پیٹ بھاڑ کر آنتیں باہر کھینچ لوں گا پھر فوٹو گرافروں سے کہوں گا کہ اب تصویر لے لو

میں تمہارا سر پھوڑ دوں گا۔۔۔ احمق آدمی۔۔۔ تم پاؤں سے گفتو کر رہے ہو

مجھے تین فوٹو گرافر چاہئیں اگر تم انتظام نہ کر سکو تو مین سر ڈیکن کو فون کر دوں

پاول نے فون اٹھا کر فنگر پرنٹ سیکشن کے تین فوٹو گرافر کو طلب کیا جو دس منٹ کے اندر اندر پاؤں کے آفس پینچ گئی اس دوران وہ عمران کو جرمن زبان می گالیں دیتا رہا یہ سمجھ کر کہ عم، ران جرمن سے نابلد ہے

عمران نے وہاں سے چلتے چلتے جرمن ہی میں کہا جب تم جھے دنیا کا سب سے بڑا سراغرساں بنا دو گے تو تمہیں لاچینی مس گالیاں دوں گا۔۔۔ ٹاٹا۔۔۔

پاول حیرت سے منہ پھاڑے اسدے جاتا دیکھتا رہا

عمران سب سے پہلے مردہ خانی پہنچا۔۔۔ چینی کی لاش پر نظر پڑتے ہی اس نے اسے پہچان لیا یہ وہی تھا جو پچھلی رات بروشو کا تعقب کرتا رہا تھا اور جسے عمران بے ہوش کر کے وہیں ڈال آیا تھا۔۔۔ اس کے سینے میں عمران کو زخم نظر آیا خنجر یا کسی دوسری دھاڑ دار زیز سے وارد دل کے مقام پر کیا گیا تھا۔۔۔ ایسا ہی زخم اسے بروشو کے سینے پر بھی دکھائی دیا۔

کسی نے بھی نہیں۔۔۔ وہاں شاید اسے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔ میں صبح ہی سے پریشان ہوں اس کی لاش اٹھوا کر آیا ہی تھا کہ پھر فون آیا کہ ایک اور لاش۔۔۔

ہائیں۔۔۔ ایک اور۔۔۔: عمران نے اجمقانہ انداز میں منہ کھول دیا۔۔۔

ایک چینی سور کی لاش تھیں چینیوں سے بڑی نفرت ہے۔۔۔

ہو کہاں ملی تھیں عمران نے مظطر بانہ انداز میں پوچھا۔۔۔

وہیں قریب ہیکسی نے اسے ریت میں دفن کرنے کی کوشش کی تھی

وہ لاشیں غالباً ابھی بھی مردوخانہ میں ہی ہوں گی

ہاں وہیں ہیں۔۔۔ لیکن مجھے اس کے زرہ بھر بھی پرواہ نہیں ہے کہ وہ چینی کون تھا میرا

بس چلے تو لندن میں ایک چینی بھی دکھائی نہ دے

اچھا تو اٹھو عمران نے اسے اٹھنے کا اشارہ کر کے کہا۔

کہاں چلوں نہیں اب میں کہیں نہیں جاؤں گا

اگر تم نہن جانا چاہتے تو یارڈ کے تین فوٹو میرے ساتھ کر دو

کیا کرو گے۔۔۔

تھے لیکن جب اس کا چھٹا بھائی یہاں آیا تھا تو آ رہندا نے ماہی گیرے قریب قریب ترک کر دی بھائی کی وجہ سے وہ پریشان تھا اور اسے دن رات کیبن میں ندرکھات تھا اکثر رات کیبن سے چیخیں بلند ہوتی اور دوسرے ماہی گیرے جھٹکے آ رہندا کے بھائی پر پھر دارہ پڑا ہے

آ رہندا کو کب سے جانتے ہو عمران نے ایک بوڑھے ماہی گیرے سے پوچھا

پچھلے دس سال سے جناب۔۔۔ ماہی گیرے نے جواب دیا

تم یہاں کب سے ہو۔ میرا مطلب اس گھاٹ سے ہے

چودہ سال کی عمر سے جناب۔۔۔ اب میرا بہتر واں سال شروع ہوا ہے

کیا آ رہندا۔۔۔ ہمیشہ کشتی پر رہتا تھا

نہیں جناب وہ کبھی کبھی۔۔۔ یہاں آتا تھا۔۔۔ لیکن جب سے اس کا بھائی آیا وہ رات یہیں رہتا تھا۔۔۔

لیکن آ رہندا کی مستقل قیام گاہ کہاں ہے۔

یہ شاید کسی کو بھی نہ معلوم ہو۔۔۔ اس نے کبھی کسی کو نہیں بتایا۔۔۔ ویسے شاید آپ

کو بحری پولیس کی چوکی سے معلوم ہو جائے کیونکہ وہاں ہمارے نام اور پتے نوٹ کیے جاتے ہیں ماہی گیروں کی طرف سے سمگلنگ اک خطرہ بھی رہتا ہے نا

مردہ خانہ سے نکل کر وہ فوٹو فرافروں سمیت بندرگاہ کی طرف روانہ ہوا اسے یقین تھا کہ وہسی ہا کپر آ رگندا کو ہین پاسکے گا چینی کے قتل سے ظاہر ہو رہا تھا سی ہا کی موجودگی ان حالات میں ناممکن تھی آ رہندا اسے کہیں اور لے جا کر اپنے لئے خود ہی کنواں کھودنے کی حماقت کبھی نہ کرتا۔۔۔ چینی کا قتل اس پر دلالت تھا کہ آ رہندا اسے وقت ہوشیار ہو گیا

تھا۔۔۔ برو شو کو ختم کر کے وہ عرشے کے اسی حصے میں آیا ہوگا۔ یہاں اس نے گوہن کو چھاڑا تھا اسے وہاں نہ پا کر وہ نیچے اترا ہوگا۔۔۔ پھر ظاہر ہے کہ اس کی نظر بے ہوش چینی پر پڑ گئی ہوگی۔۔۔ گوہن غائب۔۔۔ ایک بے ہوش چینی کی موجودگی۔۔۔ اس صورت میں۔۔۔ آ رہندا کا ہوشیار ہو جانا لازمی تھا

عمران کا خیال درست نکلا سی ہا کی موجود تھیلیکن آ رہندا غایب سے صبح ہی سے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ کشتی کا کیبن خالی پڑا تھا اس میں کسی قسم کا سامان بھی نہیں ملا کشتی بڑی تنگھی اور شالیں اسے ماہی گیرے کے لئے استعمال کیا جاتا رہا تھا کیونکہ عرشے کے ایک حصے میں جال پڑا تھا عمران نے فوٹو فرافروں کو کچھ حصے دکھائیجہاں انگلیوں کے نشانات تلاش کرنے تھے فوٹو گرافر بھورے رنگ کا پاؤڈر چھڑک کر تصویریں لیتے رہے عمران دوسرے ماہی گیروں سے کچھ پوچھ گچھ کرنے لگا

اس تفتیش کا محصل یہ تھا کہ آ رہندا ہی اس کشتی کا مالک تھا یا نہ آدی اس کا ہاتھ بٹاتے

لمبا آدمی۔۔۔۔۔ اس عمارت میں اتنا لمبا آدمی اور کوئی نہیں تھا۔۔۔ اور یہ آربندا۔۔۔  
 عمران سوچنے لگا آربندا بھی کم و بیش اتنا ہی لمبا رہا ہوگا۔۔۔ تو کای مکلا رنس۔۔۔ وہی  
 ہے۔۔۔۔۔ عمارت میں صرف وہی لمبا آدمی تھا۔۔۔ اور وہ نشان اس کرسی کے ہتھے پر ملا تھا  
 جس پر عمران نے اسے بیٹھتے دیکھا تھا۔۔۔ وہی نشان کشتی پر بھی موجود تھا۔۔۔ متعدد جگہوں  
 پر۔۔۔۔۔ پھر۔۔۔ وہی نشان بروشو کے تعویذ پر بھی تھا۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ آربندا نے لڑائی  
 کے دوران اس کا گلا گھر نٹنے کی کوشش کی ہو اور نتیجے کے طور پر بے خیالی میں اپنے انگلی کے  
 نشان یہیں چھوڑ گیا ہو

Released on 2008

(15)

Page 88



کہ اسے زیادہ تر ڈرایا دھمکا یا جاتا تھا مار پیٹ بھی ہوئی مگر زیادہ نہیں۔

مورگیٹ سٹریٹ کی پولیس چوکی سے اطلاع ملتے ہی خود سر ڈیکن وکیل سے ملنے کے لئے

گئے تھے۔۔۔۔۔ انہوں نے اس سے بات کر کے جو خاص بات معلوم کی تھی وہ کم از کم عمران کی نظروں میں عام بات تھی۔۔۔ وکیل کا بیان تھا کہ مکلا رنس ایک پست قد آدمی تھا۔۔۔ ویسے وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا کیونکہ اس کے چہرے پر سیاہ نقاب تھا۔۔۔ وکیل یہ بھی نہ بتا سکا کہ وہ اس کو کہاں لے گئے تھیں یا نہ کچھ دور چلنے کے بعد اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ گئی تھی۔۔۔ اور جب اس نے کھلا ہوا آسمان دیکھا تھا تو وہ بیہوشی کی حالت میں تھیں یعنی وہ اسے بے ہوش کر کے شاہراہ پر ڈال گئے تھے

بہر حال عمران اس کے علاوہ اور کچھ نہ سوچ سکا کہ گوہن پر اس قدر تشدد اس لئے کیا گیا ہو گا کہ کہیں وہ حقیقت نہ کھول دے۔۔۔ ڈچز پر تو اب وہ ہاتھ ڈالنے سے رہی کیونکہ پچھلے دنوں کی خبر کے مطابق ڈچز آف ونڈلیز مصلح فوگ کا ایک دستہ طلب کیا تھا جو ونڈلیز کے گرد گھیرہ ڈالے پڑا تھا ایسے حالت میں مکلا رنس یا اس کے آدمیوں کا گزرنا ناممکن تھا عمران دن بھر واقعات کی چالیں ملاتا رہا۔۔۔ ابھی تک گوہن کی زہنی حالت اتنی درست نہیں ہوئی تھی کہ اس کے بیان پر یقین کر لیا جاتا ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق وہ خطرے سے باہر ہا گیا تھا لیکن

آر بند مکلا رنس کا ہی ایک روپ ہو۔۔۔۔۔ کچھ لوگوں سے وہ اس شکل میں رابطہ رکھتا ہو۔۔۔ یہی ہو سکتا ہی۔۔۔۔۔ ورنہ وہ لوگ انتہائی تشدد سہنے کے بعد بھی مکلا رنس سے لاعلمی ظاہر نہ کرتے وہ اکثر اس کا کم کرتے ہوئے پولیس کے ہتھے چڑھ جاتے تھے

اس پر تو عمران کچ سو فیصد ہی یقین ہو گیا تھا کہ وہ لمبا نقاب پوش ایک آدمی ہی تھا پھر اسے خیال آ گا کہ لمبے نقاب پوش کے لہجے میں شائستگی بھی تھی۔۔۔۔۔ اس کے برخلاف آر بند والا لہجی جاہلوں اور نچلے طبقے والوں جیسا تھا گو کہ مماثلت تھی پر اب یہ خیال اس کے ذہن میں جڑ پکڑنے لگا کہ مکلا رنس بیک وقت مختلف شکلوں میں گروہ کے سامنے آتا تھا اس لئے اب اس کی صحیح شخصیت پر روشنی نہیں پڑ سکی تھی وہ مکلا رنس بن جاتا تو کبھی ایک ادنی آدمی

پھر ڈچز کے پرائیویٹ سیکرٹری گوہن کا معاملہ تھا ہو سکتا ہے کہ ڈچز سے مایوس ہو جانے کے بعد اس نے پرائیویٹ سیکرٹری کو کیلی کے متعلق علم ہو وہ اسے پہچانتا بھی ہو

ویسے اس بیچارے کا پورا جسم زخموں کی وجہ سے چھلنی ہو رہا تھا کئی جگہ آگ سے جلنے کے نشانات بھی تھے۔۔۔ بس ایسے لگا تھا کہ ازیت رسا نے کی آ کرے حسیں اس کے جسم پر آکت ختم ہو گئی ہوں۔۔۔ یہ اس بات اک پکا اثبات تھا کہ گوہن کیلی کے متعلق کچھ نہ کچھ ضرور جانتا تھا ورنہ اسے ایک معمولی زدہ کوب کے بعد چھوڑ دیا جاتا جیسے پیٹرین چنگ کار پوریشن کے مینیجر کو چھوڑ دیا تھا۔۔۔ اس طرح آج ہی پیٹرین کے وکیل کو بھی چھوڑ دیا گیا تھا۔۔۔ اس کا بیان تھا



میں داخل کروایا تھا مگر اس خیال سے نہیں کہ وہاں مکلا رنس کی دسترس سے محفوظ ہو سکے گا بلکہ ہو پہلا قریبی اسپتال تھا۔ یہاں عمران جلد سے جلد پہنچ سکتا تھا۔ یہ بات اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی مکلا رنس کو بہن کی تلاش کت سلسلے میں ہسپتالوں پر حملہ شروع کر دے گا۔

بہر حال اس واقعے سے وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ گوہن کی مکلا رنس کے لیے بڑی اہمیت ہے۔۔۔ دچز آف ونڈ لیمر اور کیلی کے وکیل سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔۔۔ ورنہ وہ اس لیے اتنی درد سہی کیوں مول لیتا۔ ظاہر ہے کہ اس طرح دن دھاڑے عام شہر بھر کے حصوں پر حملہ آور ہونا آسان کام نہیں تھا۔

چار بجے شام کو اطلاع ملی کہ سوہو کے علاقے میں دو مختلف پارٹیوں کے درمیان خوب گولیاں چلیں ان میں سے ایک پارٹی مکلا رنس کے نام کے نعرے بھی لگا رہی تھی۔۔۔ لیکن دوسری پارٹی کے متعلق کچھ نہیں معلوم ہو سکا تھا عمران سمجھ گیا کہ وہ سنگ ہی کے آدمیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سوہومی سنگ کی زریات کی آبدی بکثرت تھی۔

بعد کیا اطلاع تھی کہ کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آ سکی۔

عمران کے سامین ایک پروگرام تھا اور اس نے پاول کو بھی اس سے مطلع کر دیا تھا۔

پاول بڑی حد تک رام ہو چکا تھا اب وہ عمران سے بہر کم اختلاف کرتا تھا۔ سی باک

زہنی حالت قابل اعتبار نہیں تھی وہ بالکل ہوشمندی کی باتیں کرتا اور کبھی بالکل ہی بہک جاتا۔

اسی دب لندن میں دوپہر کو گویا زلزلہ آ گیا۔۔۔ کئی جگہ مکلا رنس کے ناکام حملے ہوئے لیکن وجہ کسی کی بھی سمجھ میں نہ آ سکی۔۔۔ یہ حقیقت ہے کہ مکلا رنس کے آدمی ہی اس نام سے فائدہ اٹھاتے تھے۔۔۔ وہ جہاں بھی حملہ آور ہوتے اس کے نام کا نعرہ ضرور بانٹتے۔۔۔ مکلا رنس کا نام سنتے ہی سرا سیمگی پھیل جاتی اور وہ اپنا مقصد حاصل کر کے نو دو گیارہ ہو جاتے۔

مگر آج حملی حیرت انگیز تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ زیادہ تر سرکاری ہسپتال میں ہوئے تھے۔۔۔ ان حادثات کی بنا پر سارے لندن میں بے چینی پھیل گئی۔۔۔ جنگ کے زمانے میں بھی دشمن بھی ہسپتالوں پر دیدہ بمبارے نہیں کرتے تھے۔۔۔ مگر یہ مکلا رنس۔ پولیس کا مجرم ہسپتالوں پت حملے کر رہا تھا۔۔۔ متعدد ہسپتال سے دل کے مریضوں کی اموات ہی اطلاعات مل رہی تھیں اور یہ اموات انہی حملوں کا نتیجہ تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لندن کی پولیس حیران تھی کہ آخر ہسپتالوں پر حملہ کیا مقصد ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سارے حملے قریب قریب سرکارے ہستالوں پر ہی ہوئے تھے صرف

عمران ان حملوں کا مطلب سمجھتا تھا۔۔۔ اس نے گوہن کو ایک پرائیویٹ اسپتال

میں ایک مکھی چوس باپ کا بیٹا ہوں۔

مکھی چوس کیا ہوتا ہے؟ پاول نے حیرت سے کہا۔

لایم جوس کا لٹا ہوتا ہے۔۔۔ مگر چچا پاول تم اس مہم می شراب نہیں پیو گے۔

لیکن پاول تو پہلے ہی سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈال کر بوتل نکال چکا تھا۔

کیوں نہ پیوں۔۔۔ کیا مصیبت ہے۔

اگر تم نشے میں ڈچر پر عاشق ہو گئے تو میں کیا کروں گا؟

تم اس کے کتوں سے کھیلنا۔۔۔ ملک معظم بھی مجھے شراب پینے سے نہیں روک سکتے

عمران کا موش ہو گیا وہ کار خود ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔ پاول نے کاک نکال کر دو تین گھنٹے  
لیئے پھر کاک بند کر کے بوتل کو گود میں ڈال لیا۔۔۔ وہ اسے اس طرح سہلارہا تھا جیسے کوئی ماں  
اپنے بچے کا تھپک تھپک کر سلاتی ہو۔

کیا تم اپنی ساری تنخواہ کی شراب ہی پی جاتے ہو۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

پھر کیا کروں؟

بیوی بچے نہیں ہیں؟

والے معاملے نے اس کی عقل درست کر دی تھی۔ اور اس نے عمران سے خوشامداندہ لہجے میں کہا  
تھا کہ وہ اس کی کوتاہی کا تذکرہ سرائیکسن سے نہ کرے۔ عمران نے اس شرط پر وعدہ کر لیا تھا کہ  
پاول اس کی تجاویز کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔

پروگرام یہ تھا کہ آج رات وہ دونوں ونڈلیمز جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ وہ کیسل کی حدود  
میں بلا روک ٹوک داخل ہو جائیں گے۔ کیونکہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کا شناختی نشان فوجیوں کے  
لیئے بھی بہت ہی اچھا ہوتا ہے جتنا کہ پولیس والوں کے لیئے۔

چھ بجے وہ دونوں کار میں بیٹھ کر ونڈلیمز کی رطف روانہ ہو گئے۔ آج موسم خوشگوار تھا اس  
لیئے عمران کو توقع تھی کہ پاول کی کار میں کہیں نہ کہیں وہسکی کی بوتل ضرور موجود ہوگی،

مگر اس بھاگ دوڑ کا مقصد تو تم نے بتایا ہی نہیں پاول نے جما ہی لیتے ہوئے کہا۔

میں نے ڈچر کو بہت دنوں سے نہیں دیکھا عمران نے ایک طویل سانس لے کر دردناک  
لہجے میں کہا۔ اس کی یاد دل میں چٹکیاں لے رہی ہے۔۔۔ آہ بھرنے کی کوشش کرتا ہوں تو دل  
میں اس طرح کھجلی ہونے لگتی ہے جیسے مچھر کاٹ رہے ہوں۔

ہا۔۔۔ پاول نے قہقہہ لگایا۔ آج تم نے ضرور پی رکھی ہے۔ تو پھر میرے ساتھ بھی پیو نا  
۔۔۔ تمہیں خالص نہیں پلاؤں گا۔ میرے پاس لایم جوس کی بوتلیں بھی ہیں۔۔۔

گیا تھا۔۔۔

وہ پھانک سے گزر کر ایک لمبی روش طے کرنے لگے جس کے دونوں طرف سدا بہار جھاڑیوں کی باڑ تھی سامنے قدیم وضع کی عمارت نیم تاریکی میں کھڑی تھی۔

کون آتا ہے۔۔؟ کسی نے انہیں للکارا۔۔ غالباً یہ ڈچز کے پہرہ دار کی آواز تھی دوست۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور ہودوؤں آگے بڑھتے رہے۔

اب ہوئی بھاری قدموں کی آوازیں بھی سن ہرے تھے۔۔۔ دفعتاً چھ مسلح پہرہ داران کے قریب آ کر رک گئے۔

اگلے پہریدار نے پوچھا۔ آپ کون ہیں؟

ہم اسکاٹ لینڈ یا رڈ سے آئے ہیں۔ ڈچز سے ملنا ہے۔ عمران نے کہا۔

پاول قطعی خاموش رہا کیونکہ اسے یہاں آنے کا مقصد ہی نہیں معلوم تھا۔

ہر ہائینس شاید اس وقت نہ مل سکیں۔۔۔ کیونکہ یہ آرام کا وقت ہے۔

اوہ تم اطلاع تو کراؤ ہماری۔۔۔ یہ بہت ضروری ہے۔

انکا حکم ہے کہ اطلاع نہ دی جائے۔

اس غمناک تذکرے کو نہ چھیڑو۔

: کیوں۔۔۔ کیا اس سے کوئی درد بھری کہانی وابستہ ہے؟

ہاں آں۔۔۔ پاول نے ٹھنڈی سانس لی۔ اسے جانے ہی دو۔

جاؤ بھائی۔ عمران نے اس انداز میں کہا جیسے پاول نے کسی آدمی کو چلے جانے کا مشورہ دیا

ہو۔

پاؤ پنادماغ گرمانے کے چکر میں تھا اس لیے اس نے اس پر دھیان نہیں دیا۔ ورنہ جھلا جاتا، اسے بڑی مشکل دیسے برداشت کر سکتا تھا کہ کوئی اس کا مضحکہ اڑالے۔۔۔ اپنے ساتھیوں

میں وہ کھٹکنے کتے کے نام سے مشہور تھا۔۔۔

تقریباً آٹھ بجے وہ قصبہ ونڈلیز میں داخل ہوئے۔۔۔ پھر کیسل تک پہنچنے میں انہیں کوئی دشواری نہیں ہوئی کیونکہ پاول پہلے بھی یہاں کئی بار آچکا تھا۔۔۔ کیسل کے باہر پڑی ہوئی فوج نے انہیں ٹوکا۔۔۔ لیکن اسکاٹ لینڈ یا رڈ والوں کا کون روک سکتا ہے۔ جیسے ہی انہوں نے اپنے بیچ لیفٹیننٹ کو دکھائے انہیں پھاٹک سے گزرنے کا راستہ دے دیا گیا۔

ڈچز جوڑ توڑ والی عورت تھی۔ اس کے ایک ہی اشارے پر اس کے لیے فوجی دستہ بھجوا دیا

جائیں گے۔

عمران بڑی نجی سی محسوس کر رہا تھا وہ جلد سے جلد ڈچز کے پاس پہنچ جانا چاہتا تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد پہرے داروں کے بھاری قدموں کی آواز پھر سنائی دی۔

آپ چل سکتے ہیں حضرت پہرہ داروں کے انچارج نے کہا۔ ہر ہائی نس آپ کو شرف بازیابی بخشیں گی۔

وہ دونوں پہرہ داروں کے پیچھے چلنے لگے۔۔۔ اصل عمرات تک پہنچنے میں پانچ یا چھ منٹ صرف ہوئے ہوں گے۔ پھر اس کے بعد بھی وہ دس منٹ تک ڈچز تک نہ پہنچ سکے کیونکہ یہاں پھر رسمی کاروائیاں شروع ہو گئی تھیں آٹھ یا دس آدمیوں کی جانچ پڑتال کے بعد وہ اس کمرے تک پہنچ سکے جہاں ڈچزان سے ملنے والی تھی۔۔۔ پھر اس نے بھی وہاں پہنچنے میں دس منٹ لے لیے۔۔۔ وہ اس وقت سیاہ سوٹ میں تھی او اس کا چہرہ زرد تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ آج کل دن رات صرف مکلانس کے بارے میں سوچتی رہی ہو۔

اس کی آمد پر دونوں تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ عمران میک اپ میں تھا اس لیے ڈچز اسے نہ پہچان سکی۔ اسنے سر کی خفیف سی جنبش سے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

ہاں کہو۔ اس نے پاول کی طرف دیکھ کر کہا۔

تو پھر ہم رات بھر یہیں کھڑے رہیں گے۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ اگر ہمارا ڈچز سے ملنا بہت ضروری نہ ہوتا تو کمانڈر ہمیں پھاٹک سے گزرنے ہی نہ دیتا۔

پہرہ دار کوئی جواب دینے کے بجائے ایڑھیوں پر گھوم گیا۔۔۔ اب وہ سب کھٹ کھٹ عمارت کی طرف چلے جا رہے تھے۔۔۔ پاول اور عمران وہیں کھڑے رہے۔۔۔ پاول نے کچھ دیر بعد برا سا منہ بنا کر کہا۔ تم کھڑے رہنا رات بھر۔۔۔ میں کار میں لیٹ کر سو جاؤں گا صبح ڈچز سے ضروری باتیں کرنے کے بعد مجھے جگادینا میں قطعی برا نہ مانوں گا اگر تم کار میں سوئے تو میں پیٹرول پی کر سو رہوں گا۔ سمجھے۔

اور یہی ہماری مصیبتوں کا واحد حل ہے۔ پاول نے بڑے خلوص سے کہا۔۔۔ پھر یک بیک غصیلے لہجے میں بولا۔ یہ کتیا کی بچی کیلی پیٹرن ہی اس مصیبت کی جڑ ہے۔ نہ یہ ہوتی نہ مکلانس کا قصہ پھر اٹھتا نا جانے وہ اس سے کیا چاہتا ہے۔۔۔ ویسے وہ پچھلے ایک سال سے بالکل خاموش بٹھا رہا تھا۔۔۔ ہم تو یہ سمجھے تھے مکلانس اپنی کسی مہم میں کام آ گیا ہوگا۔۔۔ مگر یہ کیلی پیٹرن خدا اسے غارت کرے۔

مگر پیارے اب آگے بڑھو۔ ہم کب تک یہاں کھڑے رہیں گے۔ عمران نے کہا۔

اس وقت تک جب تک ڈچز کی منظوری نہ آجائے ورنہ ہم اس کے کتوں کے منظر و نظر ہو

کیا ٹھیک ہے؟

ڈچز پہلے سے زیادہ حسین نظر آ رہی تھی میں ڈر رہا تھا کہ کہیں تم بھی ٹھنڈی آہیں نا بھرنے لگو۔ کیونکہ تمہارے پیچھے بھی ایک دردناک کہانی لگی ہے۔

میں بہت برا آدمی ہوں مجھ کو بنانے کے کوشش نہ کرو۔ پاول غرایا۔  
بوتل تمہاری جیب میں ہوگی۔

ہاں ہے تو۔ پاول جلدی سے بولا۔

جلدی سے دو چار گھونٹ لگا لو سردی بڑھ گئی ہے تمہیں زکام نہ ہو جائے۔

اوہ ہاں ہو سکتا ہے۔ پاول نے کہا۔۔۔ اور جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اسے خالی کیا۔ وہ اکثر چھوٹی چھوٹی شیشیاں بھی رکھتا تھا تاکہ جیبیں پھول رک بدنام نہ ہوں۔  
اتنے میں کیا دگا اور پیو۔۔۔

اوہو۔۔۔ تم حد سے زیادہ شریف ہوتے جا رہے ہو۔ پاول نے ہنس کر ایک اور شیشی

نکالی یہ کوٹ کی اندرونی جیب سے برآمد ہوئی تھی پھر چند لمحے بعد بولا۔

شکریہ اب میں خود کو بہتر محسوس کر رہا ہوں۔۔۔ ڈچز گوہ کہ بوڑھی ہے مگر ایسی بری بھی

ہم صرف آپ کی خیریت دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئی تھے۔ اوہر سے حکم آیا تھا اس کے لیے۔

خیریت تو ملازموں سے بھید دریافت کی جاسکتی تھی ڈچز نے چڑچڑے پن کا مظاہرہ کیا۔  
اب عمران شاید اسے اس کے حقیقی روپ میں دیکھ سکے۔ وہ یقیناً ایک چڑچڑی عورت تھی۔ عمران نے یہی رائے قائم کی تھی۔

دسرت ہے یور ہائینس۔ عمران نے بڑے ادب سے کہا۔ مگر ہمیں یہی حکم ملا تھا۔

ہاں۔۔۔ اچھا۔۔۔ ڈچز اٹھتی ہوئی بولی۔ میں ابھی تک خیریت سے ہوں اور کچھ؟

نہیں یور ہائینس۔ شکریہ۔ ہم کچھ دیر باہر کماؤنڈ میں چکر لگا کر واپس آ جائیں گے۔

ڈچز سر کو خفیف سی جنبش دے کر چلی گئی جیسے کہو ہو۔ جہنم میں جاؤ۔ پاول حیرت سے منہ کھولے عمران کو دیکھ رہا تھا پھر وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑاتا ہوا اس کے ساتھ باہر جانے لگا۔

کمپاؤنڈ میں پہنچتے ہی بڑبڑاہٹ بلند آواز میں بدل گئی۔

یا تمہاری کھوپڑی بالکل ہی الٹ گئی ہے کیا؟

نہیں صرف پچھتر ڈگری کے زاویے پر ہے تم اسکی پرواہ نہ کرو سب ٹھیک ہے۔

کون ہے۔۔۔ اندر سے بھرائی ہوئی آواز آئی۔

میں ہوں یا دروازہ کھولو۔ عمران نے کسی دیہاتی کے لہجے میں کہا۔

دروازہ کھلا، بوڑھا مالی سامنے کھڑا حیرت سے پلکیں جھپک رہا تھا۔

عمران بے دھڑکا ندر گھستا چلا گیا۔ پاول نے بھی اسکا ساتھ دیا۔

بیٹھو بھائی بیٹھو عمران نے مالی سے بیٹکلفانہ انداز میں کہا۔ ہمیں باہر سردی لگ رہی تھی ہم نے سوچا یہاں تھوڑا سا گرمالیں۔۔۔ آ تشدان میں دہکتے ہوئے کوئلے کتنے حسین معلوم ہوتے ہیں۔

جی ہاں۔۔ جناب۔ مالی نے مودبانہ انداز میں کہا۔ آپ لوگ بھی تشریف رکھیے اور

میرے لائین کوئی خدمت ہو تو بتائیے۔

بس ہمیں کچھ دیر یہاں گرم ہو لینے دو۔ عمران بولا۔

کہو تو رائی کی وہسکی پیش کروں پاول نے پوچھا۔

نہیں جنا بشکریہ۔ میں رات کے کھانے کے بعد کبھی نہیں پیتا۔

بہت اچھی عادت ہے۔ عمران بولا۔ مرتے دم تک تمہارا معدہ بڑا شاندار رہے گا۔

نہیں۔ اگر تم پر عاشق ہو جائے تو سمجھو تقدیر کھل گئی۔ ڈیڑھ سو کتے مفت ہاتھ آئیں گے۔

میں اس پر ڈورے دال رہا ہوں عمران نے رازدارانہ لہجے میں کہا۔ پچھتر کتے میرے پچھتر تمہارے۔

اوہ بہت بہت شکریہ۔ پاول نے اسکا ہاتھ گرمجوشی سے دباتے ہوئے کہا۔ جتنے زیادہ کتے ہوں اتنا ہی آدمی بڑا سمجھا جاتا ہے دو چار تو ہر ایک رکھ لیتا ہے۔

پاول نے تیسری شیشی پتلون کی جیب سے نکالی اور اسے بھی خالی کر دیا۔

لیکن۔۔۔ ڈچرز پر ڈورے دالنے سے پہلے ہمیں اس کے مالی کو پھنسانا پڑے گا۔۔۔ عمران نے کہا۔

ضرور پھانسو پاول نے وجہ پوچھے بغیر کہا۔ کیونکہ اس کے معدے میں تقریباً پانچ چھٹانک رائی کی خالص وہسکی پہنچ چکی تھی اور وہ کافی مگن تھا عمران نے آگے بڑھ کر پہرے داروں کو آگاہ کر دیا کہ وہ تھوڑی دیر تک کمپاؤنڈ میں ٹھہر کے حالات کا جائزہ لیں گے۔ انکو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا جبکہ آج کل حالات ہی ایسے تھے۔

پھر دونوں آگے بڑھ گئے، مالی کا کواٹر پھاٹک کے قریب تھا۔ یہاں انہوں نے پہریدار ہی سے معلوم کیا تھا۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر دروازے پر دستک دی۔



تھے میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ عارضی طور پر گئے ہیں یا ہمیشہ کے لیے۔

گوہن بہت اچھا آدمی ہے۔ کیوں تمہارا کیا خیال ہے؟

جی ہاں وہ شریف آدمی ہے۔۔۔ آسٹریلیا والے عمو ماثریف ہوتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ وہ ڈچز کے ساتھ ہی آسٹریلی سے آیا تھا۔

جی ہاں لیکن انہیں لندن بہت پسند ہے۔

ڈچز آسٹریلیا سے کب آئی تھیں شاید پانچ سال ہوئے جی ہاں اتنا ہی عرصہ گزرا ہوگا۔۔

میرا بھتیجا اس وقت ایک ماہ کا تھا۔ اب وہ پانچ سال کا ہے۔۔ مجھے اس لیے یاد ہے کہ ڈچز

نے اسے گود میں لے کر پیار کیا تھا۔۔۔ میری مالکہ بہت اچھی ہے جناب۔۔۔ آ۔۔۔

ہاں۔۔ کیا کہنے۔۔ ہمیں بھی اس کا اعتراف ہے۔۔ مگر آج وہ آئے تھے۔۔ ارے کیا نام تھا۔

دیکھا می نام بھول گیا۔۔ آج یہاں کون کون آیا تھا؟۔۔

میں کیا بتا سکتا ہوں جناب۔

کیا تمہیہاں آنے والوں کو نہیں جانتے؟

جوا کثر آتے رہتے ہیں۔ انہیں ضرور پہچانتا ہوں۔۔ ویسے آج ہی ایک صاحب ایسے آئے

تھے جنہیں میں نے پہلے لکھی نہیں دیکھا۔۔۔ ہر ہائینس ان سے ملی بھی نہیں وہ آج کل

ارے معدے کی آپ کیا کہتے ہیں میرے پیٹ میں معدہ سرے سے ہے ہی نہیں۔ اس نے سنجیدگی سے کہا۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں خدا کی شان ہے۔

ہاں بھئی ہے تو۔۔۔ ہم لوگ دراصل تمہارا مالکہ کی حفاظت کے لیے یہاں پہنچے ہیں۔ مگر سردی کتنی شدید ہے کوئی آدمی زیادہ دیر تک باہر نہیں رہ سکتا۔

جی ہاں جناب۔۔۔

عمران ایک اسٹول پر بیٹھ رک آتشدان میں اپنے ہاتھ سیکنے لگا۔ پاول نے بھی آتشدان کے قریب اسٹول کر لیا۔

یہاں میرا ایک دوست تھا گوہن عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا۔ مگر آج وہ نظر نہیں آ رہا۔

گوہن صاحب شاید یہاں سے چلے گئے ہیں مالی بولا۔

کہاں۔۔۔؟

یہ مجھے معلوم نہیں۔

یہ تو بہت برا ہوا۔ میرے پاس اس کے لیے اس کی والدہ کا ایک خط ہے۔۔ وہ کب گیا

یہاں سے؟

جی ہاں۔۔۔ شاید پچھلے ہی جمع کو مالی کچھ سوچنے لگا پھر بولا۔ پچھلے جمعے کو وہ نظر نہیں آئے



اجنبیوں سے نہیں ملتیں۔۔۔ حالانکہ وہ صاحب بہت دور سے آئے تھے۔

اچھا میں سمجھ گیا۔ عمران سر ہلا کر بولا۔ وہی صاحب رہے ہوں گے۔۔ کیا نام ہے انکا۔۔ میں نام بھولا جاتا ہوں۔۔۔ بہر حال وہ چھوٹے سے قد کے دبلے پتلے آدمی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے) ابھی ابھی قبر سے اٹھ کر آئے ہوں(۔۔۔۔

نہیں صاحب۔۔۔ میں نے اتنا لمبا چوڑا چنگا آدمی آج تک نہیں دیکھا۔۔۔ وی یقیناً بڑا شاندار آدمی تھا۔ لیکن ہر ہائینس نے ملنے سے صاف انکار کر دیا۔۔۔ کمپاؤنڈ میں بھی داخل نہیں ہونے دیا۔۔۔ لیفٹیننٹ نے اسے پھاٹک پر ہی روک کر اسکا کارڈ ہر ہائی نس کے پاس بھیجا تھا

اوہ۔۔۔ بہت اچھا کیا۔۔۔ ہر ہائی نس نے۔۔۔ کہ نہیں ملیں۔

مگر جناب یہ کیا قصہ ہے۔۔۔ یہاں فوج کیوں پڑی ہے۔

کائی خاص بات نہیں۔۔۔ آج کل ڈچز کے کچھ دشمن پیدا ہو گئے ہیں۔۔۔ اچھا عمران اٹھ کر طویل انگڑائی لیتے ہوئے بولا۔ اب ہم کافی گرم ہو گئے ہیں۔

وہ دونوں مالی کے کواٹر سے نکل کر پھاٹک کی طرف چلنے لگے۔۔۔ پاول کا دماغ اگر گرم نہ ہوتا تو شاید وہ عمران کو مار بیٹھتا۔۔۔ چونکہ اسے حالات کا علم نہیں تھا اس لیے وہ مالی سے اتنی

دیر تک بکواس کرتے رہنے کو تصنع اوقت ہی سمجھا تھا۔ مگر وہ کچھ نہیں بولا کیونکہ وہاں سے نکلنے

پر عمران نے چوتھی شیشی پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔

عمران لیفٹیننٹ کے ٹینٹ میں جا گھسا۔۔۔ مگر پاول اس کے ساتھ جانے کے بجائے دوسری طرف چلا گیا۔ کیونکہ اب اس کے پاس کوئی پانچویں شیشی نہیں تھی۔ اس نے سیٹ کے نیچے سے بوتل نکالی۔۔۔ اور دو تین گھنٹ بھر لیے۔۔۔ پھر کار سے ٹک کر سگریٹ سگانی لگا۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ عمران نے اس لمبے آدمی کے متعلق لیفٹیننٹ سے کچھ معلومات حاصل کیں اور ٹینٹ سے نکل کر کار کی رطف چل پڑا۔ کار تقریباً یہاں سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر تھی۔

اچانک اس نے پاول کی غراہٹ سنی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی سے لڑ پڑا ہو۔

پاول۔ عمران نے اسے آواز دی اور کار کی رطف دورا لیکن اس نے دوسرے پل کار اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی تھی عقبی سرخ روشنی اندھیرے میں چمک رہی تھی۔۔۔ عمر اپوری قوت سے دوڑنے لگا۔۔۔ کار کی عقبی روشنی دور ہوتی جا رہی تھی۔ لیکن وہ پاول کی کار نہیں تھی پاول کی کار تو وہیں کھڑی تھی۔

پاول عمران نے پھر اسے آواز دی۔ لیکن جواب نہ ملا۔۔۔ عمران نے بڑی پھرتی سے کار

۔۔ عمران سڑک کے نشیب میں اتر گیا۔۔ پھر ریوالور کا دستہ مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اس کار کی طرف پلٹا جس پر سیفایر ہو رہے تھے۔۔ اس نے اس دوران یہ بھی محسوس کیا تھا جیسے موٹر سائیکل کچھ دور جا کر رک گئی ہو۔۔ وہ نشیب میں پراہوا سڑک کی رطف ریگتا رہا۔۔

سڑک کے دونوں اطراف میں گھنی جھاڑیوں اور اونچے نیچے درختوں کے سلسلے کھرے ہوئے تھے۔ دفعتاً عمران نے محسوس کیا کہ اس کے قریب کوئی اور بھی موجود ہے۔

عمران جہاں تھا وہیں رک گیا۔۔ اچانک اس کے قریب ہی سے کار کی طرف ایک فائر ہوا۔۔ ایک چیخ بلند ہوئی اور پھر شاید برین گن کا رخ اسی طرف ہو گیا۔۔ عمران کو پھر نشیب میں کھسک جانا پڑا۔۔ گولیاں سائیں سائیں کرتی اس کے سر پر سے گزرتی رہیں کار کی طرف فائر کرنے والا کھسک کر عمران کے قریب آ گیا۔

لیفٹنینٹ ہایر۔ عمران نے آہستہ سے ہالیکن اسے جواب نہیں ملا۔ وہ ادھی پھر کھسکتا ہوا چڑھائی کی رطف جانے لگا۔ عمران نے پھر ایک فائر کی آواز سنی ایک چیخ پھر بلند ہوئی اور برین گن یک بیک خاموش ہو گئی۔ پھر کوئی اس کار سے کود کر بھاگا۔ اس بار عمران اور نامعلوم آدمی نے ایک ساتھ فائر کیے لیکن شادی بھاگنے والا دوسری طرف کی جھاڑیوں میں گھستا چلا گیا۔۔ یہ سنگ ہی تھا۔

اب وہ سیدھا کھرا ہو کر عمران کی طرف جا رہا تھا۔۔ عمران بھی اٹھا اور آواز بدلتے

اسٹارٹ کی اور کے پیچھے روانہ ہو گیا جس کی عقبی روشنی اب بھی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران رفتار تیز کرتا رہا پھر دونوں کاروں میں بہت تھوڑا فاصلہ رہ گیا۔ اچانک اگلی کار سے فائر ہوا اور گولی پاول کی کار کی ونڈ اسکرین توڑتی دوسری طرف نکل گئی۔۔ عمران بال بال بچا۔۔ شیشے کے ٹکڑے ٹوٹ کر اس کی گود میں گرے اس نے دوسرے ہی لمحے میں اپنی کار کی ہیڈ لائٹس دیں لیکن کار کی رفتار میں کوئی فرق نہیں آیا۔۔ اب اس نے ایک موٹر سائیکل کا شور سنا جو اس کی کار کے پیچھے اراہی تھی عمران نے سوچا ممکن ہے کوئی فوجی چل پراہو۔۔ موٹر سائیکل اس کی کار کے برابر آ گئی۔ عمران کو یقین تھا کہ وہ فوجی دستے کا لیفٹنینٹ ہی ہوگا، انہوں نے انسپیکٹر پاول کو پکڑ لیا ہے۔ عمران نے چیخ کر کہا۔ آگے والی کار۔

موٹر سائیکل آگے بڑھ گئی۔۔ اس کی اگلی روشنی آگے جانے والی کار کے پچھلے حصے پر پڑ رہی تھی۔ موٹر سائیکل کو ایک ہاتھ سے سنبھالے دوسرے ہاتھ سے فائر کرنا آسان نہیں تھا۔۔ اور فائر بھی کیسا جس نے ٹائر کے چھتیرے اڑا دیئے۔ وہ ای زوردار آواز کے ساتھ پھٹا اور اگلی کار گویا لنگڑا نے لگی۔ عمران نے بھی اپنی کار کی رفتار کم کر دی۔ اگلی کار رک گئی۔

اور اس پر سے گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ وہ شاید برین گن تھی۔ موٹر سائیکل فریٹے بھرتی ہوئی آگے نکل گئی عمران نے کار روک دی تھی اور چپ چاپ اندھیرے مین نیچے رینگ گیا تھا۔۔ اگلی کار کی اسری روشنیاں بھی گل ہو گئی تھیں اور اس پر سے برابر فائر ہو رہے تھے۔

گوہن کا کیا قصہ ہے؟ سنگ ہی نے پوچھا۔

میں نے یہ قصہ کہیں نہیں پڑھا مسٹر سنگ ہی کس مصنف نے لکھا ہے؟ ہاں۔۔۔ دفعتاً سنگ عمران کو گھورتا ہوا خاموش ہو گیا۔

پھر بولا۔ تو تم ہو۔۔۔ یہی میں سوچ رہا تھا کہ آنکھیں کچھ جانی پہچانی سی ہیں تمہیں میک اپ کرنا نہیں آتا بھیتجے اوہو۔۔۔ میں سمجھا۔۔۔ تم اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کے لیے کام کر رہے ہو۔

جب چچا اور بھتیجے میں نچا کی ہو جائے تو انجام یہی ہوتا ہے۔

خیر۔۔۔ کوئی بات نہیں مکلا رنس سے نپٹنے کے بعد تم سے سمجھوں گا۔

مکلا رنس میرا شکار ہے۔ مسٹر سنگ تم اسے نہ پاسکو گے۔ عمران نے اکڑ کر کہا۔

پہاڑ کے سامنے چیونٹی لاف وگراف کر رہی ہے۔ سنگ ہی تحقیر آمیز انداز میں ہنسا۔ میں کہتا ہوں۔۔۔ اس وقت تمہارا شکار تمہارے جبروں سے نکل گیا ہے۔

اوہ۔۔۔ تو کیا بھاگنے والا مکلا رنس تھا۔ عمران نے حیرت ظاہر کی۔

ہاں وہ مکلا رنس تھا اور کار خود ڈرائیو کر رہا تھا۔

یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا مسٹر سنگ۔

ہوئے بولا میں آپکا شکر گزار ہوں۔

سنگ ہی نے کوئی جواب نہ دیا وہ کار کا جائزہ لے رہا تھا۔ عمران بھی اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس میں دالاشیں نظر آئیں۔ ایک کے ہاتھ میں بریگن تھی اور پوال پچھلے سیٹ پر اوندھا پڑا ہوا تھا۔

پاول پاول عمران نے اسے جھنجھاڑ کر آواز دی۔

یار میں نہیں جانتا گوہن کون ہے،۔۔۔ کیوں پریشان کرتے ہو مجھے۔ پاول کا جواب نشے کی انتہائی منزلوں پر تھا۔

چلو نیچے اتر۔ عمران نے اسے کھینچ کر نیچے اتارتے ہوئے کہا۔ سنگ ہی نے ٹارچ کی روشنی میں دونوں کو غور سے دیکھ رہا تھا

اسکاٹ لینڈ یارڈ۔ اس نے آہستہ سے پوچھا۔

ہاں۔۔۔ مسٹر سنگ ہی۔ عمران نے جواب دیا۔

تم مجھے پہچانتے ہو

ہاں مسٹر سنگ ہی۔۔۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ سب کو پہچانیں۔ خیر تم جاسکتے ہو۔ ہم تم سے ان دولاشوں کے لیے جواب نہیں طلب کریں گے۔

اتنا ہی یا کچھ اور بھی۔۔۔ سنگ ہی کے لہجے میں شبہ تھا۔

اور کیا ہو سکتا ہے۔

تم چچا بھتیجے میرا دماغ کیوں چاٹ رہے ہو۔ پاول پھر غرایا۔

اگر میں اپنے چچا کا تعارف تم سے کرادوں تو تم یہیں گر کر ٹھنڈے ہو جاؤ عمران نے اکڑ کر کہا۔

تم دونوں جہنم میں جاؤ پاول لڑکھڑاتا ہوا ایک طرف چلنے لگا۔

اچھا بھتیجے پھر سہی۔ سنگ ہی نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ دو یا تین منٹ بعد عمران نے موٹر سائیکل اسٹارٹ کرنے کی آواز سنی۔

پھر وہ پوری رات بڑی مصروفیتوں میں گزری۔ عمران نے قصبہ ونڈلیمیر میں واپس آ کر اسکاٹ لینڈ یارڈ کے لئے تار دیا۔ جس میں ایک مردہ ڈھونے والی گاڑی اور دو فوٹو گرافر طلب کئے گئے تھے۔ فوٹو گرافر تقریباً ایک بجے پہنچے اور کار میں انگلیوں کے نشانات کی تلاش شروع ہو گئی۔

موقعہ واردات کے متعدد فوٹو لئے گئے۔۔۔۔۔ بہر حال رات گزر گئی۔

خیر ہوگا کار کے اسٹیرنگ ہر تمہیں اس کی انگلیوں کے نشان ضرور ملیں گے۔

مجھے افسوس ہے مسٹر سنگ اگر نشانات مل بھی گئے تو ہم انہیں کسی طرح بھی مکلا رنس کی انگلیوں کے نشان نہیں ثابت کر سکیں گے۔۔۔ بات یہ ہے مسٹر سنگ کہ ہمارے ہاں مکلا رنس کا ریکارڈ نہیں ہے۔۔

بڑی عجیب بات ہے۔ سنگ ہی نے طنزیہ انداز میں کہا۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ میں مکلا رنس کا کوئی ریکارڈ نہ ہو۔ یہ میرے لئے ناقابل یقین ہے۔

نہیں ہے۔۔۔۔۔ حقیقت ہے۔

باعث شرم ہے اسکاٹ لینڈ یارڈ کے لئے۔۔۔۔۔ اچھا بھتیجے اب چلا۔ مگر نہیں ٹھہرو۔۔

اچانک پاول غرایا۔ تم چلتے کیوں نہیں۔ میرا وقت برباد نہ کرو۔۔۔۔۔ اور یہ گوہن کا کیا قصہ ہے۔۔۔ تم نے مالی سے بھی اس کے متعلق پوچھا تھا۔

کیوں بھتیجے کیا تم گوہن کے متعلق کچھ جانتے ہو۔ سنگ ہی نے پوچھا۔ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ہم تینوں ہی یک بیک گوہن کی تلاش میں ہیں۔

بھئی گوہن سے میری جان پہچان تھی۔ اس وقت ڈچز سے ملنے گیا تھا۔ سوچا گوہن سے بھی ملتا چلوں۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ پچھلے جمعہ سے غائب ہے۔

لیکن لندن کے ہسپتالوں پر مکلا رنس کے آدمیوں کے حملے اب بھی جاری تھے۔ جہاں بھی انہیں موقع ملتا وار کر بیٹھتے۔ صرف عمران سمجھتا تھا کہ ہسپتالوں پر مکلا رنس ہی کی طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور اب تو چھوٹے موٹے پرائیویٹ ہسپتالوں کی بھی باری آگئی تھی۔ لیکن قبل اس کے کہ اس ہسپتال پر حملہ ہوتا جہاں گوہن تھا۔ عمران نے اسے ہٹا ہی دیا۔۔۔ اس کی حالت اب پہلے سے بہتر تھی اور وہ ہوشمندی کی باتیں کر رہا تھا۔

پھر عمران ہی کی تجویز پر شہر کے چھوٹے موٹے ہسپتالوں کے قرب وجوار میں سادہ لباس والے مسلح آدمیوں کی ٹولیاں گشت کرنے لگیں۔

اور اس وقت تو عمران بھی موجود تھا۔ جب ایک گشت کرنے والی فوجی ٹولی نے ایک چھوٹے سے ہسپتال پر ہلہ بول دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی پہلے تو یہی سمجھے کہ شاید وہ لوگ حملہ آور پر چھپے ہیں لیکن تھوڑی ہی دیر میں حقیقت واضح ہوگئی۔ اس ہسپتال میں ان فوجیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ تو پھر یہ سو فیصد مکلا رنس ہی کے آدمی تھے۔ جنہوں نے فوجی لباس پہن رکھے تھے اور اسی یونٹ کے لباس میں جس کے سپاہی لندن کی حفاظت کے لئے طلب کئے گئے تھے۔۔۔ عمران کا اشارہ پاتے ہی سادہ لباس والوں نے چھوٹی چھوٹی ٹامی گنیں نکال لیں۔

پہلے ہی حملہ میں مضوعی فوجیوں کی ٹولی منتشر ہوگئی۔۔۔ لیکن سادہ لباس والے ان کے

دوسرا دن لندن کے لئے یوم قیامت ہی تھا۔۔۔۔۔ یہ حقیقت ہے کہ لندن میدان حشر سے کسی طرح کم نہیں تھا اس دن۔۔۔۔۔ شاید ہی کوئی ایسی سڑک بچی ہو جس پر ہنگامے نہ ہوئے ہوں

خدا بہتر جانتا ہے کہ یہ سب کچھ مکلا رنس ہی کی طرف سے ہوا تھا یا دوسرے بھی مکلا رنس کی آڑ میں آپس کی دشمنیاں نکال رہے تھے۔

لندن لاشوں کا بازار بن گیا۔۔۔۔۔ اتنا زبردست کشت و خون امن کے زمانے میں شاید ہی کبھی ہوا ہو۔ کم از کم تاریخ تو اس کے بارے میں خاموش ہی تھی۔۔۔۔۔ البتہ لوگوں کا خیال تھا کہ لندن کی عظیم آتشزدگی کے بعد یہ دوسرا ہیجان آفرین واقعہ تھا۔

اسکاٹ لینڈ یارڈ والے بھی اسی نتیجے پر پہنچے تھے کہ اکیلا مکلا رنس ہی اس ہیجان کا ذمہ دار نہیں ہے۔ بلکہ کچھ دوسرے لوگ بھی اس کی آڑ میں وارداتیں کر رہے ہیں۔

ان حالات میں فوج طلب کئے بغیر کام نہ چلتا کیونکہ پوری طرح لاقانونیت پھیل گئی تھی۔ سارے بازار ویران پڑے تھے۔۔۔۔۔ اور سڑکوں پر صرف ملٹری کی گاڑیاں دوڑتی نظر آ رہی تھیں۔

پندرہ نفوس بیک وقت برآمدے کے فرش پر ڈھیر ہو گئے تھے۔۔۔۔۔ ان میں سے کچھ تڑپ رہے تھے کچھ دم توڑ رہے تھے اور کچھ گرتے ہی ختم ہو چکے تھے۔ پندرہ لاشیں۔۔۔ مگر ایک لاش عمران کے لئے بڑی پرکشش تھی۔ یہ ایک بہت لمبے اور زیادہ بھاری جسم کے آدمی کی لاش تھی۔ اور پھر اس نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس کے چہرے پر میک اپ کیا ہوا ہے۔

ایک گھنٹے بعد اسکاٹ لینڈ یارڈ میں بڑی مصروفیت نظر آنے لگی اور پھر وہاں ایک سنسنی پھیل گئی مسرت آمیز سنسنی کہنا مناسب ہوگا۔۔۔۔۔ پاول نے سرڈیکن کے دفتر میں داخل ہو کر اطلاع دی کہ وہی لمبا آدمی مکلا رنس تھا۔ کیونکہ اس کی انگلیوں کے نشانات ان نشانوں سے ملتے ہیں جو سی ہاک بروشو کے تعویذ اور اس عمارت میں ملے تھے جہاں ڈچز اور عمران کو پکڑ کر لے جایا گیا تھا۔۔۔۔۔ ویسے ہی نشانات اس کار کے اسٹیرنگ پر بھی پائے گئے تھے۔ جس پر کچھلی رات پاول کو اغواء کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔۔۔ اس ریڈیو کار کے اسٹیرنگ پر بھی نشانات تھے جس پر کیلی پیٹرن کا وکیل لے جایا گیا تھا۔

ہو سکتا ہے کہ وہ مکلا رنس کا کوئی ملازم ہو۔۔۔۔۔ سرڈیکن نے کہا۔

مگر جناب والا۔۔۔۔۔ اس عمارت کی کرسی پر اس کے نشانات ملے تھے۔ اس پر ایک جگہ پر اس کی انگلیوں کے نشانات کے علاوہ اور کسی قسم کے نشانات نہیں ملے۔ واضح رہے کہ بروشو اس کے مکان کی صفائی کیا کرتا تھا اور اس کرسی پر وہی لمبا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔ یہ عمران

گرد گھیرا ڈال چکے تھے۔۔۔۔۔ چونکہ ان کی کمانڈ سو فیصدی عمران کے ہاتھ میں تھی۔ اس لئے وہ اپنی مصلحتوں کو بروئے کار نہیں لاسکتے تھے۔ ویسے ہی عمران نے ان کی بزدلی کا مضحکہ اڑا کر انہیں اپنی زندگیوں سے بیزار کر دیا تھا۔

مکلا رنس کے آدمیوں کو مجبوراً پھر ہسپتال میں گھسنا پڑا۔ بری تیزی سے گولیاں چلنے لگیں۔ کچھ سادہ لباس والے عمران کے اشارے پر ہسپتال کی پشت پر چلے گئے۔ تاکہ وہ لوگ ادھر سے فرار نہ ہو سکیں۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ مکلا رنس کے آدمی عمارت میں داخل نہ ہو سکے تھے۔ کیونکہ ان کے باہر نکلنے ہی سارے دروازے اندر سے بند کر لئے گئے تھے۔ وہ برآمدے میں ستونوں کی اوٹ سے گولیاں چلاتے رہے۔ باہر بچاؤ کے لئے کافی سامان تھا۔ ادھر عمران نے ریڈیو کار سے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کرائی کہ مکلا رنس کے آدمی فلاں ہسپتال میں گھیر لئے گئے ہیں۔ دس منٹ کے اندر ہی اندر ساٹھ فوجیوں کا ایک دستہ ان کی مدد کو پہنچ گیا۔ اور آتے ہی پوزیشن لے کر اس نے باڑھ ماری۔ پھر دونوں طرف سے فائر ہوتے رہے۔ لیکن یہ سلسلہ پانچ منٹ سے زیادہ نہیں چل سکا۔ فوجی دستہ آہستہ آہستہ ہسپتال کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ایک بار انہیں غفلت میں ڈال کر اچانک چڑھ دوڑا اور مکلا رنس کے آدمی جان بچتی نہ دیکھ کر سامنے آ گئے۔ ان کی برین گنیں گولیاں اگل رہی تھیں۔ لیکن ایک منٹ کے اندر ہی اندر ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہ رہ گیا کہ اپنے پیروں پر کھڑا رہتا۔



Released on 2008

Page 103





کیا بکواس ہے۔۔۔۔ کیلی نے کہا۔ لیکن اس کے لہجے میں جھلاہٹ سے زیادہ خوف تھا۔

شوہر۔۔۔۔ آ جاؤ پیارے۔ عمران نے کسی کو آواز دی۔۔۔۔ دفعتاً قدموں کی آواز سنائی دی اور ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا یہ ڈچز کا گمشدہ سیکرٹری گوہن تھا۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا۔۔۔۔ ایک آدمی اپنی جگہ سے اٹھا۔

نہیں جناب۔ آپ براہ کرم بیٹھے رہے۔ عمران نے کہا۔ اس وقت اس کی آواز عجیب ہو گئی۔ وہ کھلند رے عمران کی آواز نہیں معلوم ہوئی تھی۔ وہ کسی انتہائی سفاک آدمی کی آواز تھی۔ خود سر ڈیکن بھی چونک پڑے وہ شدت سے بوکھلا گئے تھے۔ کیونکہ عمران نے جس آدمی کو بیٹھے رہنے کی تاکید کی تھی وہ سر و گفیلڈ تھا۔

سر و گفیلڈ تم مسٹر گوہن اور مسز گوہن کو بھی اچھی طرح پہچانتے ہو گے۔

اتر تم بے تکی بکواس کرو گے تو میں تمہیں دھکے دلوں کر نکلوں گا۔

تم ایسا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ابھی تک اسکاٹ لینڈ یارڈ نے مجھے میری خدمات سے سبکدوش نہیں کیا۔

عمران۔۔۔۔۔ سر ڈیکن نے اسے ڈانٹا۔

نہیں جناب۔ وہ مر جانے کے بعد بھی پاگل نہیں ہو سکا۔ آپ یقین کچئے۔

سنگ ہی اپنے دوست سر و گفیلڈ کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگا۔ لیکن شاید سر و گفیلڈ کو عمران کی بکواس بہت گراں گزر رہی تھی۔

یہ لڑکا بہت شاطر ہے سر و گفیلڈ سنگ ہی نے کہا۔

چھوڑو پیارے سنگ۔ سر و گفیلڈ بڑبڑایا۔ مجھے کتنی خوشی ہے کہ ہم اتنے دنوں کے بعد ملے ہیں۔ لندن میں تم کسی بات کی تکلیف نہ اٹھانا۔ میری تجویز ہر وقت تمہارے لئے کھلی رہے گی۔۔۔۔ اب ان تقریروں کو ختم ہونا چاہیے۔ میں اکتاہٹ کا شکار ہو رہا ہوں۔

اکتاہٹ تمہارا بہت پرانا مرض ہے سر و گفیلڈ۔

ہاں دوست سنگ۔ زندگی ایسی ہی ہے۔

ادھر عمران کی اوٹ پٹانگ بکواس جاری تھی۔ اچانک اس نے کیلی کو مخاطب کر کے کہا۔ وہ تمہارے شوہر کی تلاش میں تھا۔

اس پر پھر لوگوں نے عمران کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اور سر ڈیکن کے انداز سے تو ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اسے مار ہی بیٹھیں گے۔

ہاں کیلی پیٹرن میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ وہ تمہارے شوہر کی تلاش میں تھا۔

Released on 2008

Page 106

اس نے ایک برین گن نکال لی تھی۔۔۔۔۔ اس نے گرج کر کہا۔ تم سب کھڑے ہو جاؤ۔  
قطار بناؤ اور باہر نکل جاؤ۔ ورنہ میں سب کو یہیں ڈھیر کر دوں گا۔

اس دوران عمران کے آدمی اس کہانی میں کچھ اس طرح محو ہو گئے تھے کہ انہوں نے اپنے  
ریوالور دوبارہ ہولسٹروں میں ڈال لئے تھے۔

دفعۃً عمران نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور بولا۔ تمہاری آخری حسرت بھی نکل جائے تو  
اچھا ہے مائی ڈیئر مکلارنس کرو فائر۔۔۔۔۔ پرواہ نہ کرو ہم سب مر کر شہید ہو جائیں گے۔  
برین گن کھٹکھٹا کر رہ گئی۔ اس سے ایک بھی گولی نہ نکلی۔ سروگفیلڈ نے اسے مجمع پر کھینچ مارا  
اور اچھل کر بھاگا۔۔۔۔۔ لیکن ہال سے نکل جانا آسان کام نہیں تھا۔ عمران کے آدمی ہر دروازے  
پر موجود تھے۔ ویسے عمران کی زبان سے مکلارنس کا نام سن کر کئی آدمیوں کی چیخیں نکل گئی تھیں۔

سروگفیلڈ پاگلوں کی طرح پلٹ پڑا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے اس پر سادہ لباس والے ٹوٹ  
پڑے۔ عمران دور سے تماشہ دیکھ رہا تھا۔ لیکن پے درپے چیخیں ہال میں گونجیں اور حملہ آوروں  
میں سے کئی گر کر ٹپنے لگے۔ سروگفیلڈ کے ہاتھ میں بڑا سا چاقو چمک رہا تھا۔

پھر یک بیک کئی فائر ہوئے اور سروگفیلڈ کا جسم چھلنی ہو گیا۔ پانچ زخموں کے درمیان وہ  
بھی فرش پر ٹپ رہا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم اکڑ گیا۔

ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں پھر انہوں نے میری شادی اس لڑکی لارا سے کر دی۔۔۔۔۔ اور  
 وعدہ کیا کہ جب بھی ضرورت آئی اس کو کیلی پیٹرن بنا کر پیش کر دیا جائے گا۔ غالباً یہ لارڈ  
ہیوشام کی جائیداد حاصل کرنے کے لئے پیش بندی تھی۔۔۔ پھر لارا نے سروگفیلڈ یہاں  
ملازمت کر لی۔ ہماری شادی چوری چھپے ہوئی تھی۔ میرے پاس شادی کا سرٹیفکیٹ موجود ہے  
پھر جب مکلارنس نے فتنہ کھڑا کیا تو ایک شام ڈچز نے مجھے قید کر دیا۔۔۔۔۔ اس کے  
بعد میری آنکھیں ایک کشتی میں کھلیں اور وہاں ایک خوفناک آدمی مجھ پر تشدد کرنے کے لئے  
موجود تھا۔ اس کا مطالبہ تھا کہ کیلی کے کاغذات۔ لیکن میں نے تہیہ کر لیا کہ ہرگز نہ دوں گا۔ ورنہ  
موت ہی سے ملاقات ہوگی۔۔۔۔۔ پھر دوسری بار جب مجھے ہوش آیا تو ان صاحب کی نگرانی  
اور حفاظت میں تھا۔ گوہن نے عمران کی طرف

اشارہ کر کے کہا۔ ایک لمحہ خاموش رہا۔ پھر بولا۔ یہ عورت جو خود کو کیلی پیٹرن کہہ رہی ہے  
اس نے میرے ساتھ بیوفائی کی۔۔۔۔۔ یہ لیڈی وگفیلڈ بننے کے خواب دیکھنے لگی تھی۔

پھر تو نے میرا نام لیا۔۔۔۔۔ ذلیل۔۔۔۔۔ کتے۔ سروگفیلڈ دھاڑا۔

نہیں پیارے گوہن عمران احمقانہ انداز میں سر ہلا کر بولا۔ تم ان کا نام نہ لو۔ ان کا نام تو  
ابھی میں لوں گا۔۔۔۔۔ بات یہیں پر ختم نہ ہو جائے گی۔

دفعۃً لوگوں نے سروگفیلڈ کو اچھل کر پیچھے ہٹتے دیکھا۔۔۔۔۔ نہ جانے کہاں سے

Released on 2008

Page 108

Released on 2008

❖ Page 109 ❖